www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
روزنامہ LUCKNOW
avadhnama

نئی دہلی اسمبلی حلقے میں ایس آئی آر کی مسودہ ووٹر فہرست پر انتخابی افسر نے وضاحت پیش کی

نئی دہلی، 17 ستمبر (یو این آئی) دہلی کے اسمبلی حلقہ-40 (نئی دہلی) کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کی مسودہ ووٹر فہرست کو لے کر اٹھے تنازع پر انتخابی رجسٹریشن افسر (ای آر او) کے دفتر نے وضاحت جاری کی ہے۔ نئی دہلی اسمبلی کے ای آر او دفتر نے جمعرات کو میڈیا کی اس رپورٹ پر ردعمل ظاہر کیا، جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ 2025 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے شامل کیے گئے تقریباً 40 فیصد نام اب ایس آئی آر کے مسودے میں موجود نہیں ہیں۔ ای آر او دفتر نے کہا کہ ایس آئی آر کا عمل الیکشن کمیشن کی ہدایات کے تحت کرایا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ کوئی اہل شہری ووٹر فہرست سے باہر نہ رہے اور کوئی نااہل شخص فہرست میں شامل نہ ہو۔ بوتھ لیول افسران (بی ایل او) نے گھر گھر جا کر گنتی کے فارم تقسیم کیے اور تصدیق کی۔

مودی روزگار میلے میں ہفتے کو 51 ہزار تقرر نامے کریں گے تقسیم

نئی دہلی، 18 ستمبر (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی ہفتے کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 20 ویں روزگار میلے میں مختلف سرکاری اداروں میں نئے منتخب ہونے والے افراد میں 51,000 سے زیادہ تقرری نامے تقسیم کریں گے۔ اس موقع پر وہ ان سے خطاب بھی کریں گے۔ وزیراعظم کے دفتر نے جمعہ کو بتایا کہ یہ روزگار میلہ ملک بھر میں 45 مقامات پر منعقد کیا جائے گا۔ نئے منتخب ہونے والے ملازمین مرکزی حکومت کی مختلف وزارتوں اور شعبوں میں ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ ان میں محکمہ محصولات، وزارت ریلوے، وزارت داخلہ، وزارت صحت و خاندانی بہبود، محکمہ مالیاتی خدمات اور وزارت دفاع سمیت دیگر شعبے شامل ہیں۔ روزگار میلہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور ملک کی ترقی کے سفر میں ان کی زیادہ سے زیادہ شرکت یقینی بنانے کے سلسلے میں حکومت کی مسلسل کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۴۶) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۱۹-ستمبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۶/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 346 Saturday , September 19 2026 Pages -8

ٹی ایم سی انتخابی نشان کیلئے ممتا سپریم کورٹ سے رجوع

ممتا بنرجی کا سوال، الیکشن کمیشن میری پارٹی کے نشان کو کیسے منجمد کرسکتا ہے؟، دونوں گروپ کو کمیشن نے نیا نام اور انتخابی نشان فراہم کیا، ایک کو ملا 'فٹبال کھلاڑی' اور دوسرے کو 'لفافہ'

کولکاتہ/نئی دہلی: (ایجنسی) ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے انتخابی نشان کے معاملے پر ممتا بنرجی نے جمعہ کو سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ اس سے ایک روز قبل الیکشن کمیشن نے 'آل انڈیا ترنمول کانگریس' نام اور 'پھول گھاس' والے اصل انتخابی نشان کے استعمال پر پابندی عائد کردی تھی۔ مغربی بنگال کی دو اسمبلی نشستوں نندی گرام اور ریجی نگر میں 6 اکتوبر کو ضمنی انتخابات ہونے ہیں۔ ٹی ایم سی کے دونوں دھڑوں نے اصل پارٹی نام اور انتخابی نشان کے ساتھ الیکشن لڑنے کا مطالبہ کیا تھا۔

الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مغربی بنگال کے رضی نگر و نندی گرام اسمبلی حلقوں میں 6 اکتوبر کو ہونے والے ضمنی انتخاب کے پیش نظر ممتا بنرجی اور باغی گروپ کو نیا نام دے دیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے اعلان کیا ہے کہ ممتا بنرجی کی پارٹی کا نام 'ممتا آل انڈیا ترنمول کانگریس' رہے گا، جبکہ باغی رتبرت کے گروپ کو 'ڈیموکریٹک ترنمول کانگریس' کے نام سے پہچانا جائے گا۔ دونوں ہی پارٹیوں کو الگ الگ انتخابی نشان بھی مل گیا ہے۔ انتخابی نشان کی شکل میں ممتا کی پارٹی کو جہاں 'فٹبال پلیئر' ملا ہے، وہیں رتبرت کی پارٹی کو 'لفافہ' حاصل ہوا ہے۔ اب دونوں دھڑے ضمنی انتخابات میں نئے پارٹی نام اور انتخابی نشان کے ساتھ میدان میں اتریں گے۔ دونوں نشستوں کے نتائج 9 اکتوبر کو جاری کیے جائیں گے۔

اس سے قبل جمعہ کو الیکشن کمیشن کے فیصلے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے کہا کہ الیکشن کمیشن میری پارٹی کا وہ انتخابی نشان کیسے منجمد کرسکتا ہے جو 28 سال سے ہمارے پاس ہے؟ ہم نہ سر جھکائیں گے اور نہ ہی ہار مانیں گے۔ ہم لڑیں گے اور واپسی کریں گے۔ ممتا نے ٹی ایم سی کے باغی دھڑے پر بھی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ٹی ایم سی کے باغی بی جے پی کی 'اے ٹیم' ہیں۔ جو لوگ ہمارے انتخابی نشان پر منتخب ہوئے تھے، وہی اب اس نشان کو چیلنج کر رہے ہیں۔

مغربی بنگال کی نندی گرام اور ریجی نگر اسمبلی نشستوں پر 6 اکتوبر کو ضمنی انتخابات ہوں گے۔ ریتبرت بنرجی کی قیادت والے باغی ٹی ایم سی دھڑے کی جانب سے محمد احتشام الحق نندی گرام اور صفی الدین شیخ ریجی نگر سے انتخاب لڑیں گے۔ دوسری جانب سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی ٹی ایم سی نے اتوار کو نندی گرام سے سنچیتا پردھان (ڈے) اور ریجی نگر سے ربیع العالم چودھری کو امیدوار بنانے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم سنچیتا نے جمعہ کو اپنا نام واپس لے لیا۔

قابل ذکر ہے کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخاب میں شکست کے بعد ترنمول کانگریس میں پھوٹ پڑ گئی تھی۔ اس کے بعد دونوں گروپوں نے پارٹی پر اپنا حق ظاہر کیا تھا۔ یہ معاملہ الیکشن کمیشن میں پہنچ گیا تھا، جس کے بعد ادارہ نے ترنمول کانگریس کے نام اور انتخابی نشان '2 پھول اور گھاس' کو فریز کر دیا تھا۔ اب الیکشن کمیشن نے دونوں ہی گروپوں کو نیا نام اور انتخابی نشان فراہم کر دیا ہے، جس سے انھیں ضمنی انتخاب میں امیدوار کھڑے کرنے میں آسانی ہوگی۔ حالانکہ الیکشن کمیشن نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ یہ حکم عبوری ہے۔ الیکشن کمیشن نے گزشتہ روز دونوں ہی ترنمول گروپوں سے نئے نام اور انتخابی نشان کے لیے مشورہ طلب کیا تھا۔

اس کے بعد ممتا اور رتبرت دونوں نے ہی پارٹی کے لیے 3-3 نام اور 3-3 انتخابی نشان کا متبادل جمع کیا تھا۔ دونوں گروپوں کے مشوروں کو سامنے رکھتے ہوئے ہی الیکشن کمیشن نے انھیں پارٹی کا نام اور انتخابی نشان الاٹ کیا ہے۔ نیا نام ملنے کے بعد رتبرت بنرجی کا ردعمل بھی سامنے آ گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ "ہم مجموعی طور پر فیصلہ لیتے ہیں اور ہم نے 3 نام دیے تھے۔ ہمیں 'ڈیموکریٹک ترنمول کانگریس' نام ملا ہے اور انتخابی نشان 'لفافہ' دیا گیا ہے۔"

انکم ٹیکس قانون کی دفعہ 147 اے پر سپریم کورٹ کی عبوری روک، اسیسمنٹ کارروائی بھی معطل

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 147 اے سے متعلق ایک اہم معاملے میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے فیصلے پر عبوری روک لگا دی ہے۔ ہائی کورٹ نے 10 ستمبر کو دفعہ 147 اے کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اس کے تحت جاری ری اسیسمنٹ سے متعلق نوٹس بھی منسوخ کر دیے تھے۔ سپریم کورٹ نے جمعہ کو مرکز اور محکمہ انکم ٹیکس کے دیگر افسران کی جانب سے دائر خصوصی اجازت کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے یہ عبوری حکم دیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ معاملے کا حتمی فیصلہ ہونے تک متعلقہ اسیسمنٹ کی کارروائی آگے نہیں بڑھائی جائے گی۔ معاملے کی اگلی سماعت 3 دسمبر 2026 کو ہوگی۔ یہ تنازعہ انکم ٹیکس قانون میں 2026 میں شامل کی گئی دفعہ 147 اے سے متعلق ہے۔ اس دفعہ کو یکم اپریل 2021 سے سابقہ اثر کے ساتھ نافذ کیا گیا تھا۔

روس، ایران پابندیوں کے قانون پر ہندوستان کا بڑا اعلان

تجارت اور اقتصادی مفادات کے تحفظ کے لیے تمام اقدامات ہوں گے: ترجمان وزارت خارجہ

نئی دہلی، 18 ستمبر (یو این آئی) ہندوستان نے کہا ہے کہ وہ امریکہ کے روس-ایران پابندیوں سے متعلق قانون کے پیشِ نظر اپنی تجارت اور اقتصادی مفادات کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو امریکی کانگریس میں منظور کیے گئے اس قانون کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت اس قانون کے اثرات سے نمٹنے کے لیے ملک کی تجارتی اور صنعتی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں جاری بیان میں ہندوستان کا موقف پہلے ہی واضح کیا جا چکا ہے اور اس بات کا اعادہ کیا جاتا ہے کہ ہندوستان اپنی تجارت اور اقتصادی مفادات کی حفاظت کے لیے تمام ضروری قدم اٹھانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے اثرات کو کم کرنے کے لیے حکومت مقامی تجارتی اور صنعتی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہندوستان امریکہ کے ساتھ متوازن اور باہمی تجارتی تعلقات کا خواہاں رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان امریکی انتظامیہ کو پہلے ہی آگاہ کر چکا ہے کہ اس قانون کا ہندوستان کی توانائی کی سکیورٹی، بین الاقوامی توانائی مارکیٹوں اور دونوں ملکوں کے تعلقات پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ امریکی پارلیمنٹ کی جانب سے منظور شدہ لنڈسے اوگراہم سینکشننگ روس اینڈ ایران ایکٹ آف 2026 روس اور ایران پر سخت اقتصادی پابندیاں عائد کرنے والا ایک نیا بل ہے۔ اس قانون کے تحت امریکی صدر کو روس سے خام تیل یا قدرتی گیس خریدنے والے سرفہرست پانچ ملکوں نیز پابندیوں سے بچنے میں مدد کرنے والوں پر 100 فیصد تک درآمدی ڈیوٹی عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

نیٹ پیپر لیک معاملہ پر سپریم کورٹ کا سخت رخ

این ٹی اے کے دفتر کا دورہ، امتحانی نظام کا جائزہ ممکن

نیٹ پیپر لیک معاملہ پر سماعت کے دوران آج سپریم کورٹ نے نظامِ امتحان اور 'نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی' (این ٹی اے) کی تیاریوں کو لے کر اہم تبصرہ کیا۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے کی بنچ نے اپنا سخت رخ ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ این ٹی اے کے دفتر کا دورہ کرسکتی ہے۔ اس دوران یہ دیکھا جائے گا کہ امتحان کے انعقاد کے لیے تیار کیا گیا نظام زمینی سطح پر کس طرح کام کر رہا ہے اور امتحان سے متعلق انتظامات کافی ہیں یا نہیں۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے کہا کہ این ٹی اے کے دفتر کا دورہ کر نظامِ امتحان سے متعلق انتظامات کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ اس دوران امتحان کے انعقاد کے لیے بنائے گئے نظام کی حقیقی صورت حال دیکھی جائے گی۔ ساتھ ہی یہ بھی جانچ کی جائے گی کہ امتحان کرانے کے لیے این ٹی اے کے پاس کافی عملہ اور دیگر ضروری انتظامات موجود ہیں یا نہیں۔ عدالت نے سماعت کے دوران یہ بھی واضح کیا کہ ہائی پاورڈ کمیٹی کی سفارشات صرف رپورٹ تک محدود نہیں رہنی چاہئیں۔ ان سفارشات کو حقیقی طور پر نافذ کیا جانا چاہیے، تاکہ نظامِ امتحان میں ضروری اصلاحات زمینی سطح پر نظر آئیں۔ سپریم کورٹ نے این ٹی اے کو اپنے کام کاج اور نظامِ امتحان میں کی جانے والی اصلاحات کی پیش رفت سے متعلق معلومات اپنی ویب سائٹ پر دستیاب کرانے کی ہدایت بھی دی ہے۔

ترنمول کانگریس کے نام، نشان پر الیکشن کمیشن کے فیصلے کی تنقید

راہل گاندھی نے بی جے پی اور کمیشن پر سنگین الزامات عائد کیے

نئی دہلی: کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے جمعہ کو الیکشن کمیشن کے اس فیصلے پر تنقید کی جس میں ترنمول کانگریس کے حریف دھڑوں کو مغربی بنگال کے ضمنی انتخابات کے دوران پارٹی کا نام اور "پھول اور گھاس" کا انتخابی نشان استعمال نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں الیکشن کمیشن کی آئینی ذمہ داری عوامی فیصلے کا تحفظ کرنا ہے، وہیں اس کے برعکس وہ انہی قوتوں کی مدد کر رہا ہے جو عوام کے فیصلے کو پلٹ دیتی ہیں۔ ایکس (سابقہ ٹویٹر) پر ایک پوسٹ میں راہل گاندھی نے ہندی میں لکھا، "پہلے شیو سینا، پھر این سی پی، اور اب ترنمول کانگریس۔ ہر بار یہی طریقہ کار اپنایا جاتا ہے، بی جے پی اور الیکشن کمیشن مل کر پارٹی کو تقسیم کرتے ہیں۔ پھر، اس کا انتخابی نشان چھین لیا جاتا ہے۔" لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر نے تبصرہ کیا کہ اگر پوری کی پوری پارٹی چوری کی جا سکتی ہے، تو اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ کروڑوں ہندوستانیوں کے ووٹ بھی چوری کیے جا سکتے ہیں۔ گاندھی نے کہا، "ووٹ چوری، حکومت چوری، اب پارٹی چوری، یہ سب ہمارے جمہوری زوال کی علامت بن چکے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا، "الیکشن کمیشن کی آئینی ذمہ داری عوامی مینڈیٹ کا تحفظ کرنا ہے، لیکن اس کے بجائے، وہ انہی قوتوں کی مدد کر رہا ہے جو عوام کے فیصلے کو پلٹ دیتی ہیں۔" گاندھی نے کہا، یہ لڑائی صرف ممتا بنرجی کی نہیں ہے۔ یہ ہر اس سیاسی جماعت اور ہر اس ووٹر کی جنگ ہے جو منصفانہ انتخابات کی خواہش رکھتا ہے۔ "جمعرات کو کانگریس نے الیکشن کمیشن کے اس فیصلے کی مذمت کی جس میں آل انڈیا ترنمول کانگریس (اے آئی ٹی سی) کے حریف دھڑوں کو مغربی بنگال کے ضمنی انتخابات کے دوران پارٹی کا نام اور "پھول اور گھاس" کا نشان استعمال نہ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ یہ الیکشن کمیشن کی جانب سے اپنی آئینی ذمہ داری سے دستبردار ہونے کے مترادف ہے۔ کانگریس نے مزید دعویٰ کیا کہ اے آئی ٹی سی کے نام اور نشان کو منجمد کرنا چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کی جانب سے وزیراعظم نریندر مودی کو دیا گیا 'دیر رات کا سالگرہ کا تحفہ' تھا۔ الیکشن کمیشن نے اے آئی ٹی سی کے حریف دھڑوں کو ضمنی انتخابات کے دوران پارٹی کا نام یا انتخابی نشان استعمال نہ کرنے کی ہدایت کی ہے اور ان سے کہا ہے کہ وہ جمعہ کی صبح تک اپنی پسند کے نام اور نشانات جمع کرائیں۔ جمعرات کی رات جاری ہونے والے ایک عبوری حکم میں، کمیشن نے ممتا بنرجی اور اروپ رائے کی قیادت والے دونوں دھڑوں کے رہنماؤں کا مؤقف سننے کے بعد یہ بیان دیا کہ اسے الیکشن سمبلز (ریزرویشن اینڈ الاٹمنٹ) آرڈر، 1968 کی دفعات کے تحت اس معاملے پر ایک ٹھوس فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے عبوری حکم میں الیکشن کمیشن نے کہا کہ، ریکارڈ پر موجود تمام معلومات پر مکمل غور و خوض کے بعد، کمیشن کی یہ رائے ہے کہ آل انڈیا ترنمول کانگریس کے اندر دو حریف دھڑے موجود ہیں، ایک کی قیادت محترمہ ممتا بنرجی کر رہی ہیں اور دوسرے کی قیادت جناب اروپ رائے کر رہے ہیں۔" کمیشن نے مزید کہا، چونکہ اب دونوں دھڑے خود کو اصل پارٹی ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں، اس لیے کمیشن کو الیکشن سمبلز (ریزرویشن اینڈ الاٹمنٹ) آرڈر، 1968 کے پیراگراف 15 کے تحت اس معاملے پر ایک ٹھوس فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔

نندی گرام ضمنی انتخاب: ممتا بنرجی نے کانگریس امیدوار کی حمایت کا کیا اعلان، سنچیتا پردھان نے واپس لے لیا تھا نام

مغربی بنگال کے نندی گرام اسمبلی حلقہ میں آئندہ 6 اکتوبر کو ضمنی انتخاب ہونا ہے، لیکن اس سے پہلے بڑی سیاسی ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے۔ ممتا بنرجی گروپ کی امیدوار سنچیتا پردھان ڈے نے وزیر اعلیٰ سوبھندو ادھیکاری سے ملاقات کے بعد آج اپنی نامزدگی واپس لے لی۔ اس کے بعد سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے بی جے پی پر کئی الزامات عائد کیے، اور ساتھ ہی اس سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخاب میں کانگریس امیدوار کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ آج سنچیتا پردھان ڈے کی جانب سے امیدواری واپس لیے جانے کے بعد ممتا بنرجی نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ میڈیا کے سامنے انہوں نے اعلان کیا کہ ان کا گروپ نندی گرام میں کانگریس امیدوار ملن پردھان کی حمایت کرے گا اور اب اس سیٹ پر اپنا کوئی امیدوار نہیں اتارے گا۔ انہوں نے یہ بھی جانکاری دی کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو انہیں فون کیا تھا۔ ممتا نے انڈیا اتحاد کے تئیں مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "سب مل کر لڑیں گے۔" انہوں نے اروند کیجریوال کی پوسٹ کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ سب مل کر لڑائی لڑیں گے۔ واضح رہے کہ نندی گرام ضمنی انتخاب کے لیے ممتا بنرجی کی قیادت والے گروپ نے سنچیتا پردھان ڈے کو امیدوار بنایا تھا۔ 13 ستمبر کو ان کے نام کا اعلان کیا گیا تھا۔

پاکستان: خیبر پختونخوا صوبے میں دھماکہ، 21 کی موت، 50 زخمی

اتحاد المجاہدین پاکستان نامی تنظیم نے ذمہ داری قبول کی

پشاور، 18 ستمبر (ایجنسی) پاکستان کے صوبے خیبر پختونخوا کے ضلع کوہاٹ میں پولیس لائنز کی مسجد کے قریب جمعہ کو ہونے والے ایک خودکش کار بم حملے اور بعد ازاں دہشت گردوں کی جانب سے پولیس تنصیبات کو نشانہ بنانے کے الگ الگ واقعات میں کم از کم 21 افراد ہلاک ہو گئے، جن میں 15 پولیس اہلکار شامل ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ان حملوں میں 80 سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ خیبر پختونخوا کے پولیس انسپکٹر جنرل (آئی جی پی) ذوالفقار حامد نے جیو نیوز کو بتایا کہ دھماکے سے پہلے دھماکہ خیز مواد سے لدی ایک گاڑی اولڈ پولیس لائنز کے گیٹ سے ٹکرا گئی۔ انہوں نے کہا، "گاڑی گیٹ سے ٹکرائی اور پھر اس میں دھماکہ ہو گیا اور فائرنگ بھی ہوئی۔" انہوں نے بتایا کہ دہشت گردوں کے ساتھ فائرنگ کے تبادلے کے دوران پولیس کی خصوصی شاخ کی عمارت میں ایک اور خودکش دھماکہ ہوا۔ آئی جی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ دھماکہ کوہاٹ پولیس لائنز کی ایک مسجد میں ہوا۔ اس میں کہا گیا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دھماکہ خیز مواد سے لدی گاڑی کو عمارت سے ٹکرایا گیا۔ بعد میں انہوں نے کہا کہ خصوصی شاخ کی عمارت کے قریب ایک خودکش حملہ آور نے خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ انہوں نے بتایا کہ 'فتنہ الخوارج' کے دہشت گردوں کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ جاری تھا۔ انہوں نے کہا، "فتنہ الخوارج کے مکمل خاتمے تک کارروائی جاری رہے گی۔" انہوں نے کہا کہ پولیس کا حوصلہ بلند ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 'فتنہ الخوارج' اس اصطلاح کا حصہ ہے جسے پاکستان حکومت کالعدم تحریک طالبان پاکستان سے وابستہ دہشت گردوں کے لیے استعمال کرتی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ تقریباً 3:30 بجے تک تلاشی اور حفاظتی کارروائی آخری مرحلے میں تھی۔ بیان میں بتایا گیا کہ دھماکے کے بعد 7 دہشت گردوں نے پولیس لائنز میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے کہا، "اب تک ایک خودکش حملہ آور سمیت 6 دہشت گرد مارے جا چکے ہیں۔" 2021 میں طالبان کے افغانستان پر قبضے کے بعد سے پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

جہازوں کی ٹکر کے معاملے میں ہندوستان نے پاکستان کے الزامات مسترد کیے، معاہدوں کا احترام کرنے کی ہدایت دی

نئی دہلی، 18 ستمبر (یو این آئی) مغربی بحیرہ عرب میں ہندوستانی بحریہ اور پاکستانی بحریہ کے دو جہازوں کے درمیان ٹکر کے معاملے میں ہندوستان نے پاکستان کے الزامات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے اس سے متعلقہ معاہدوں کی دفعات کا احترام کرنے اور پاکستان کے فوجی دستوں کو مستقبل میں احتیاط برتنے کی ہدایت دی ہے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو یہاں ہفتہ وار میڈیا بریفنگ میں اس سلسلے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں صورتحال واضح کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں پاکستان کا رویہ ہمیشہ کی طرح ٹال مٹول اور سچائی کو چھپانے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے پر ہندوستان نے یہاں قائم پاکستان کے ناظم الامور کو طلب کر کے سخت احتجاج درج کرایا تھا، لیکن اس پر پاکستان کا جو جواب آیا ہے اسے ہندوستان یکسر مسترد کرتا ہے۔ ترجمان نے کہا، "ہم نے جو احتجاج درج کرایا تھا اس پر پاکستان کا جواب دیکھا ہے۔ یہ وہی ہمیشہ کی طرح ٹال مٹول اور سچائی کو چھپانے کی کوشش ہے جس کی ہمیں امید بھی تھی کہ اس قسم کا جواب وہاں سے آئے گا۔ ہم اس میں لگائے گئے الزامات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں۔" انہوں نے صورتحال واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہ ٹکر پاکستان کے جہاز کے غیر ذمہ دارانہ رویے کے باعث ہوئی۔ انہوں نے کہا، "میں اس معاملے میں کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں اور دہرانا چاہتا ہوں کہ آئی این ایس کولکاتا مغربی بحیرہ عرب میں تعینات تھا اور تبھی پاکستانی بحریہ کے جہاز پی این ایس حنین نے سمندر میں ناقابلِ قبول اور غیر پیشہ ورانہ رویہ اپنایا جس کے نتیجے میں یہ ٹکر ہوئی۔" مسٹر جیسوال نے کہا کہ پاکستان کے جہاز نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ انہوں نے کہا، "پی این ایس حنین کی جانب سے خطرناک طریقے سے آگے نکلنے کی کوشش اپریل 1991 کے ملٹری ایکسرسائز، دفاعی حرکات و سکنات اور فوجیوں کی نقل و حمل کے بارے میں پہلے سے اطلاع دینے کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے درمیان معاہدے کی دفعہ 10 کی سنگین خلاف ورزی تھی۔"

یوگی حکومت 818 منتخب امیدواروں کو آج دے گی تقرری خط

وزیر اعلیٰ لوک بھون میں 21 امیدواروں کو خود کریں گے تقسیم

لکھنؤ۔ اتر پردیش حکومت ہفتہ کو 818 منتخب امیدواروں کو تقرری خط دے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ لوک بھون میں 21 امیدواروں کو خود تقرری خط فراہم کریں گے، جبکہ دیگر امیدواروں کو متعلقہ محکموں کی جانب سے تقرری خط دیا جائے گا۔ ان میں 357 ایکسرے ٹیکنیشن، آیوش محکمہ کے 404، ہنرمندی ترقی کے 48 اور صنعت محکمہ کے 9 منتخب امیدوار شامل ہیں۔ یوگی حکومت ریاست کے نوجوانوں کو روزگار اور سرکاری خدمات سے جوڑنے کی سمت میں ہفتہ کو ایک اور اہم قدم اٹھانے جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ ہفتہ کو لوک بھون سبھا گار میں منعقد ہونے والے تقرری خط تقسیم پروگرام میں مختلف محکموں میں منتخب 21 امیدواروں کو تقرری خط فراہم کریں گے، جبکہ باقی 797 امیدواروں کو محکمے کی جانب سے تقرری خط دیا جائے گا۔ کل 818 امیدواروں کو تقرری خط دیا جائے گا۔ 19 ستمبر کو منعقد ہونے والے تقرری خط تقسیم پروگرام میں پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقی و صنعت کاری محکمہ، اتر پردیش صنعت ڈائریکٹوریٹ، طبی و صحت خدمات اور آیوش محکمہ سے وابستہ امیدوار شامل ہوں گے۔ تقرری خط حاصل کرنے والے امیدواروں میں پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقی و صنعت کاری محکمہ کے تحت مختلف ٹریڈز کے انسٹرکٹر بھی شامل ہیں۔ اس زمرے میں کل 48 امیدواروں کا انتخاب ہوا ہے۔ ان میں مکینک (ٹریکٹر)، پینٹر (جنرل)، سروئیر، مکینیکل میڈیکل الیکٹرانکس، لیدر گڈز میکر، وائر مین اور پلمبر جیسے عہدے شامل ہیں۔ پلمبر کے عہدے پر منتخب امیدواروں کی تعداد 31 ہے، جبکہ مکینک (ٹریکٹر) کے 6، وائر مین کے 4 اور پینٹر (جنرل) کے 4 امیدواروں کو تقرری خط دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سروئیر، مکینیکل میڈیکل الیکٹرانکس اور لیدر گڈز میکر کے ایک ایک امیدوار کو تقرری خط دیا جائے گا۔ ان تقرریوں سے مختلف تربیتی اداروں میں تکنیکی تعلیم اور تربیت سے متعلق سرگرمیوں کو تقویت ملے گی۔

جموں میں روہنگیا خاندانوں کی جبری بے دخلی

گھروں کے ساتھ برسوں کی جمع پونجی بھی کوڑیوں کے بھاؤ فروخت

جموں: (ایجنسی) میانمار میں مبینہ ظلم و ستم سے فرار ہو کر بھارت پہنچنے والے روہنگیا خاندانوں کو جموں کے نروال علاقے سے اچانک بے دخلی کے باعث ایک نئے انسانی بحران کا سامنا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے زمین مالکان کو نوٹس جاری کیے جانے کے بعد گزشتہ تقریباً 15 برس سے قائم عارضی بستیوں میں رہنے والے متعدد خاندان اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیے گئے کچے مکانات اور جھونپڑیوں کو خود ہی منہدم کرنے پر مجبور ہیں۔ بے دخلی کی مقررہ مدت کم ہونے کے باعث کئی خاندانوں کے سامنے نہ صرف سر چھپانے کی جگہ کا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے بلکہ برسوں میں جمع کیے گئے گھریلو سامان کو بھی انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنا پڑ رہا ہے۔ پنکھے، فریج، کھانا پکانے کے برتن، ٹین کی چادریں، لکڑی اور ترپال سمیت دیگر ضروری اشیاء بستی سے باہر لے جانے یا فروخت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ای ٹی وی بھارت کے نمائندے محمد اشرف گنائی نے ٹوٹی ہوئی اس بستی کا دورہ کیا۔ بستی کے ایک رہائشی پناہ گزین محمد عارف، جو 2012 سے یہاں مقیم ہیں، نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ سال 18 ہزار روپے میں فریج خریدا تھا، تاہم اب بے دخلی کے باعث اسے محض 2500 روپے میں فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جھونپڑیوں کی تعمیر کے لیے ٹین کی چادریں 500 سے 600 روپے فی چادر کے حساب سے خریدی گئی تھیں، لیکن اب یہی چادریں صرف 50 سے 100 روپے میں فروخت ہو رہی ہیں محمد عارف کے مطابق، "ہر جھونپڑی بنانے میں ہماری برسوں کی محنت اور جمع پونجی لگی ہے۔ ہم پہلے ہی مشکلات کا شکار ہیں اور اس طرح سامان اونے پونے داموں فروخت کرنے سے ہماری مشکلات مزید بڑھ گئی ہیں۔ دوسری جانب کئی خاندانوں کا کہنا ہے کہ وہ گزشتہ کئی دنوں سے متبادل رہائش کی تلاش میں ہیں، تاہم انہیں نہ زمین مل رہی ہے اور نہ ہی کرائے پر کمرہ فراہم کیا جا رہا ہے۔ ایک اور رہائشی صدام حسین نے بتایا کہ وہ پانچ، چھ دن سے زمین یا کرائے کے کمرے کی تلاش میں ہیں، لیکن انہیں کہیں جگہ نہیں مل رہی۔ ان کے مطابق گھر کا تقریباً 12 ہزار روپے مالیت کا سامان بھی انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنا پڑ رہا ہے صدام حسین نے کہا، چھوٹے بچوں اور بزرگ خواتین کو لے کر ہم کہاں جائیں؟ ہمارے پاس اب کوئی سہارا نہیں ہے۔ ان پناہ گزینوں کے مطابق عارضی گھروں کا انہدام محض رہائش ختم ہونے کا معاملہ نہیں بلکہ ان کے لیے برسوں سے قائم ایک عارضی وابستگی کے خاتمے کی علامت بھی ہے۔ ان خاندانوں نے کئی برس ان بستیوں میں گزارے، محنت مزدوری کر کے روزگار حاصل کیا اور اپنی محدود آمدنی سے گھریلو سامان جمع کیا، لیکن اچانک منتقلی کے باعث وہ اپنی بیشتر اشیا ساتھ لے جانے سے قاصر ہیں۔

آبنائے ہرمز میں کشیدگی، ایران کا آئل ٹینکر پر حملے کا دعویٰ

امریکہ کا ایران نواز حوثیوں سے رابطہ، سعودی عرب کے تنہا پڑ جانے کا خدشہ

ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز سے گزرنے کی کوشش کرنے والے ٹوگو کے پرچم بردار آئل ٹینکر ''ٹرینڈ'' کو نشانہ بنایا ہے۔ ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق پاسداران انقلاب نے حملے کا جواز پیش کرتے ہوئے کہ یہ ٹینکر ''غیر قانونی طور پر (آبنائے ہرمز سے) گزرنے کی کوشش'' کررہا تھا۔ ایرانی حکام نے خبردار کررکھا ہے کہ آبنائے ہرمز سے ''غیر مجاز'' گزرنے والے جہازوں کو تباہ کردیا جائے گا۔ ایران کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے 28 فروری کو جنگ شروع ہونے کے بعد سے وہ اس آبی گزرگاہ پر کنٹرول برقرار رکھے ہوئے ہے۔ دوسری جانب برطانوی میری ٹائم سکیورٹی ادارے (UKMTO) نے اطلاع دی ہے کہ عمان کے قریب ایک بحری سکیورٹی واقعہ پیش آیا، تاہم عملہ محفوظ رہا اور ماحولیاتی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ یہ واضح نہیں کہ آیا یہ وہی واقعہ تھا، جس کا ایران نے ذکر کیا ہے۔ علیحدہ طور پر UKMTO نے بتایا کہ آبنائے ہرمز میں ایک اور آئل ٹینکر نامعلوم نوعیت کے گولے یا میزائل سے نشانہ بنا، جس سے آگ لگ گئی، تاہم بعد میں آگ پر قابو پا لیا گیا۔ ادھر جنوبی کوریا نے کہا ہے کہ وہ اپنے بحری جہازوں اور تیل کی سپلائی لائنوں کے تحفظ کے لیے خلیج عدن میں موجود اپنی بحری فورس کے دائرہ کار کو بڑھانے پر غور کر رہا ہے، لیکن وہ ایران کے خلاف جنگ میں براہِ راست مداخلت یا فوجی دستے بھیجنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ جنوبی کوریائی صدر لی جے میونگ نے کہا کہ ملک کی معیشت اور بحری تجارت کے تحفظ کے لیے اقدامات ضروری ہیں، تاہم ''ایسی کوئی فوجی تعیناتی نہیں کی جائے گی جو جنگ میں شمولیت یا مداخلت کے مترادف ہو۔'' دریں اثنا اٹلی بھی بحیرہ احمر اور باب المندب میں اپنے تجارتی جہازوں کی حفاظت کے لیے نئے اقدامات کا جائزہ لے رہا ہے۔ اطالوی وزیر دفاع نے متعلقہ حکام کو ممکنہ حفاظتی اقدامات اور فوجی انتظامات کا جائزہ لینے کی ہدایت دی ہے۔

امریکہ اور انصار اللہ، جسے حوثی بھی کہا جاتا ہے، کے درمیان براہِ راست رابطے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں، جو یمن میں جاری تنازع کی صورت حال اور اس کی حرکیات کو تبدیل کرسکتی ہیں اور ریاض کو ان یمنی باغیوں کے حملوں سے بڑی حد تک خود نمٹنا پڑسکتا ہے۔ سفارتی ذرائع نے جمعرات کو ریاض سے جرمن خبر رساں ادارے ڈی پی اے کو بتایا ہے کہ یمن میں دوبارہ شروع ہونے والی لڑائی کے دوران امریکی حکومت کے نمائندوں نے حوثی ملیشیا کے نمائندوں سے براہ راست مذاکرات کیے ہیں۔ ذرائع کے مطابق عمان میں امریکی سفارت خانے میں ہونے والی ایک ملاقات کے دوران حوثیوں نے یقین دہانی کرائی کہ وہ بحیرۂ احمر میں آبنائے باب المندب اور خلیج عدن کے گرد موجود امریکی یا اسرائیلی بحری جہازوں پر حملہ نہیں کریں گے۔ امریکہ اور حوثیوں کے درمیان براہ راست ملاقات کی یہ خبر نیوز ایجنسی روئٹرز نے بھی دی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ ملاقات یمن کے بحیرۂ احمر کے ساحلی علاقوں میں حوثیوں کی تیز رفتار پیش قدمی کے بعد ہوئی۔ روئٹرز نے ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ خطے میں طویل عرصے سے ثالثی کا کردار ادا کرنے والی عمانی حکومت نے اس ملاقات کے انتظام میں مدد کی۔

قبل ازیں صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہفتے کو کہا تھا کہ حوثیوں نے ان کی انتظامیہ سے فون پر رابطہ کرکے امریکہ سے یمن کی جنگ سے دور رہنے کی درخواست کی تھی۔ نائب صدر جے ڈی وینس نے پیر کو کہا تھا کہ امریکہ حوثیوں کے ساتھ براہِ راست رابطے میں ہے۔ چند ہفتے قبل یمن میں ایرانی حمایت یافتہ حوثیوں اور سعودی حمایت یافتہ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ حکومت کے درمیان دوبارہ لڑائی شروع ہونے کے بعد سے سعودی عرب کو شدید حملوں کا سامنا ہے۔ ایران نواز حوثی ملیشیا نے اس سے قبل سعودی بحری جہازوں کو ہدف بناتے ہوئے ''بحری ناکہ بندی'' کا اعلان کیا تھا اور بعد ازاں متعدد سعودی بحری جہازوں پر مبینہ حملے کیے یا انہیں اپنا راستہ تبدیل کرنے پر مجبور کیا۔ ذرائع نے ڈی پی اے کو بتایا کہ امریکی نمائندوں نے سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کو حوثیوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرات کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے۔ ریاض کے سفارتی ذرائع کے مطابق سعودی قیادت حوثیوں کے حملوں کو روکنے کے لیے امریکہ سے مزید فوجی مدد حاصل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ خیال رہے کہ مکہ دفاعی اتحاد کے رکن پاکستان اور ترکی نے یمن میں کسی بھی جنگی کارروائی میں حصہ لینے کے امکان کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے، جبکہ امریکہ اور برطانیہ نے حوثیوں کے ٹھکانوں پر فضائی حملے کرنے کی درخواستیں بھی مسترد کر دی ہیں۔

ایران میں امریکہ کے جنگی جرائم کے مرتکب ہونے کے معقول شواہد ملے، اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے معقول شواہد موجود ہیں، جن کی بنیاد پر یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ امریکہ نے ایران میں دو حملوں کے دوران جنگی جرائم کا ارتکاب کیا۔ انڈیپینڈنٹ انٹرنیشنل فیکٹ فائنڈنگ مشن آن ایران کی نئی رپورٹ کے مطابق فروری میں مناب کے ایک پرائمری اسکول اور لامرد کے ایک اسپورٹس کمپلیکس پر میزائل حملے 'اندھا دھند حملوں' کے زمرے میں آتے ہیں، جن کے نتیجے میں شہری ہلاکتیں ہوئیں اور شہری بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا۔ امریکہ اس سے قبل لامرد پر حملہ کرنے کی تردید کر چکا ہے جبکہ میناب میں پیش آنے والے واقعے کی تحقیقات جاری رکھنے کا اعلان کیا تھا۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک اہلکار نے کہا کہ امریکہ اس رپورٹ میں پیش کیے گئے نتائج کو قابل اعتبار نہیں سمجھتا۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے اپنی اس رپورٹ میں کہا کہ 28 فروری کو میناب کے ایک پرائمری اسکول اور لامرد کے ایک اسپورٹس کمپلیکس پر ہونے والے حملوں میں معقول بنیادیں موجود ہیں کہ امریکہ ملوث تھا۔ ان حملوں میں کم از کم 177 شہری، جن میں بڑی تعداد بچوں کی تھی، ہلاک ہوئے۔ ماہرین کے مطابق دونوں مقامات واضح طور پر شہری علاقے تھے اور ان کے فوجی استعمال کے شواہد نہیں ملے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنوری میں حکومت مخالف بڑے احتجاجی مظاہروں کے خلاف کارروائی کے دوران ایرانی حکام نے انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا۔ ماہرین کے مطابق سکیورٹی فورسز کی جانب سے ہلاکتیں ایران کے تمام 31 صوبوں میں ''حیران کن اور غیر معمولی پیمانے'' پر ہوئیں۔ ایران نے تاحال ان نتائج پر کوئی تبصرہ نہیں کیا، تاہم وہ ماضی میں انسانی حقوق کی منظم خلاف ورزیوں کے الزامات کو مسترد کرتا رہا ہے۔

سعودی عرب کا دفاع کیا جائے گا، پاکستانی فوج

پاکستان کے فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ ان کا ملک اپنے اتحادی سعودی عرب کے دفاع کے لیے ''کسی بھی حد تک جائے گا''۔ پاکستان فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری کا یہ بیان ایک ایسے وقت پر سامنے آیا ہے، جب یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے سعودی عرب پر حملوں میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس ہفتے حوثی فورسز نے سعودی فضائی حملوں کی نئی اطلاعات دی ہیں، جبکہ ریاض نے حوثیوں پر اسلام کے مقدس شہر مکہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کا الزام بھی عائد کیا ہے۔ سعودی عرب نے اس حملے کو ''بزدلانہ'' قرار دیا، جس کے بعد مسلم دنیا میں شدید ردعمل سامنے آیا۔ تاہم ایران نواز حوثی باغیوں نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ جمعرات کو عرب نیوز کو دیے گئے ایک انٹرویو میں پاکستان کے فوجی ترجمان نے کہا کہ پاکستان سعودی عرب کی حمایت ''سفارتی اور عملی دونوں سطحوں پر'' کرے گا۔ انہوں نے کہا، ''حرمین شریفین اور مملکت سعودی عرب کی سلامتی کے لیے ہم کسی بھی حد تک جائیں گے۔'' گزشتہ ماہ پاکستان، سعودی عرب اور ترکی نے نام نہاد مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے، جس کے تحت تینوں ممالک میں سے کسی ایک پر حملے کی صورت میں باہمی دفاع کا عہد کیا گیا ہے۔ یہ معاہدہ ایسے وقت پر سامنے آیا جب خطے میں امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ جاری ہے اور ایران کی حمایت یافتہ حوثی باغی مختلف حملے کر رہے ہیں۔

وارن بفیٹ برکشائر ہیتھ وے کی چیئرمین شپ سے مستعفی، بیٹے ہاورڈ سنبھالیں گے کمان

نیویارک، 18 ستمبر (یو این آئی) معروف سرمایہ کار وارن بفیٹ نے برکشائر ہیتھ وے کے چیئرمین کے عہدے سے سبکدوش ہونے کا اعلان کیا ہے۔ ان کے بیٹے ہاورڈ بفیٹ نئے چیئرمین کی حیثیت سے ان کی جگہ لیں گے۔ 96 برس کی عمر کو پہنچ چکے وارن بفیٹ بورڈ میں برقرار رہیں گے اور چیئرمین ایمیریٹس کی حیثیت سے اپنی خدمات انجام دیتے رہیں گے۔ وارن بفیٹ نے اپنی ویلیو انویسٹنگ کی حکمت عملی استعمال کرتے ہوئے برکشائر ہیتھ وے کو دنیا کی سب سے قیمتی کمپنیوں میں سے ایک بنا دیا۔ وہ دنیا کے 10 امیر ترین افراد میں شامل ہیں اور بڑے مخیر حضرات میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ ایک انڈیکس کے مطابق اس وقت ان کی مجموعی دولت 145 ارب ڈالر ہے۔ ان کے اعلان کے بعد برکشائر کے حصص کی قیمت میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں دیکھی گئی۔ بفیٹ گزشتہ سال کے اختتام پر کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کی حیثیت سے کئی دہائیوں پر محیط اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگئے تھے۔ بفیٹ نے جمعہ کو برکشائر کے شیئر ہولڈرز کے نام ایک خط میں کہا کہ وہ اس لیے عہدہ چھوڑ رہے ہیں کیونکہ موجودہ سی ای او گریگ ایبل ان کی توقعات سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ تاہم، انہوں نے خط میں اپنی بڑھتی عمر کا بھی ذکر کیا اور مزاحیہ انداز میں لکھا کہ ان کا ایک سالہ پڑپوتا ان دنوں ان سے کچھ تیز چلتا ہے۔ بفیٹ نے لکھا کہ وقت ہمیشہ جیتتا ہے، لیکن وہ ان کے ساتھ مہربان رہا ہے اور اس نے انہیں برکشائر کو اس مقام تک پہنچانے کا موقع دیا جہاں وہ کمپنی کے مستقبل کے بارے میں پہلے سے کہیں زیادہ پُراعتماد ہیں۔ گریگ ایبل نے وارن بفیٹ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ امریکی کاروبار کی تاریخ میں برکشائر اور اس کے شیئر ہولڈرز پر وارن بفیٹ کے اثرات کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بفیٹ نے اپنی زندگی میں خطیر رقم عطیہ کی ہے۔ 2010 میں انہوں نے بل گیٹس اور میلنڈا فرنچ گیٹس کے ساتھ مل کر 'دی گیونگ پلیج' شروع کیا تھا، جس کا مقصد دنیا کے امیر ترین افراد کو اپنی دولت کا کم از کم نصف حصہ خیراتی کاموں کے لیے عطیہ کرنے کا عہد کرنے کی ترغیب دینا تھا۔ شیئر ہولڈرز کے نام 2025 کے خط میں بفیٹ نے واضح کیا تھا کہ ان کی وفات کے وقت ان کی 99 فیصد سے زیادہ دولت مختلف خیراتی اداروں کو منتقل کر دی جائے گی۔ اس وقت تک ان کی جانب سے دیے گئے عطیات کی مجموعی مالیت 60 ارب ڈالر تک پہنچ چکی تھی۔

روس میں پارلیمانی الیکشن کا انعقاد، مکمل نتائج پیر کو

روس میں جمعہ کے روز سے پارلیمانی انتخابات کا آغاز ہوگیا ہے، جنہیں صدر ولادیمیر پوٹن نے یوکرین جنگ کے حوالے سے عوامی حمایت کا پیمانہ قرار دے دیا ہے۔ انتخابی عمل جمعہ تا اتوار تین روز تک جاری رہے گا۔ یہ انتخابات فروری 2022 میں یوکرین پر روس کے مکمل حملے کے بعد ہونے والے پہلے پارلیمانی انتخابات ہیں۔ اس ووٹنگ کے نتیجے میں 450 نشستوں پر مشتمل ایوانِ زیریں کی نئی تشکیل طے ہوگی۔ توقع کی جارہی ہے کہ پوٹن کی حامی حکمران جماعت یونائیٹڈ رشیا ایک مرتبہ پھر اپنی برتری برقرار رکھے گی، کیونکہ روس کا سیاسی نظام سخت سرکاری کنٹرول میں سمجھا جاتا ہے۔ جنگ مخالف بیشتر امیدواروں کو انتخابی عمل سے باہر کر دیا گیا ہے۔ روس کی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ جنگ بندی کی حامی لبرل جماعت یابلوکو نے انتخابی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے، جس کے باعث جماعت کو بڑے پیمانے پر انتخابات سے خارج کر دیا گیا۔ تاہم یابلوکو کے بعض رکن بطور آزاد امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں۔ انتخابات سے قبل قوم سے اپنے ٹیلی ویژن خطاب میں پوٹن نے کہا کہ ووٹ ڈالنا یوکرین میں روس کی فتح کو یقینی بنانے اور بیرونی دباؤ کے مقابلے میں قومی عزم کا اظہار کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ روسی صدر دفتر کریملن کا کہنا ہے کہ قومی اتحاد اس لیے ضروری ہے کیونکہ یوکرین کی خفیہ ایجنسیاں اور روس کے دیگر دشمن ملک کے اندر بے چینی اور بدامنی پھیلانے کی کوششیں تیز کر رہے ہیں۔ یہ ووٹنگ ایسے وقت میں ہو رہی ہے، جب رائے عامہ کے جائزوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض روسی شہری اس بات پر زیادہ فکرمند ہیں کہ یوکرین جنگ ان کی روزمرہ زندگی کو متاثر کر رہی ہے۔ روسی معیشت بھی دباؤ کا شکار ہے اور حکام ممکنہ طور پر ان انتخابات کو یہ جانچنے کے لیے استعمال کریں گے کہ معاشرے میں جنگ سے پیدا ہونے والی بے چینی کس حد تک بڑھ چکی ہے۔ یوکرینی ڈرون حملوں کے باعث بعض علاقوں میں ایندھن کی قلت پیدا ہوئی ہے، جبکہ کاروباری ادارے بلند شرح سود، افرادی قوت کی کمی اور مغربی پابندیوں جیسے مسائل سے نبرد آزما ہیں۔ ابتدائی اور جزوی نتائج اتوار کو متوقع ہے، جبکہ تقریباً مکمل نتائج پیر کے روز سامنے آجائیں گے۔

ترکیہ دنیا کے سب سے بڑے فضائی نیٹ ورکس میں شامل: دعوی

انقرہ، 18 ستمبر (یو این آئی) صدر ایردوان کا کہنا ہے جب انہوں نے 2002 میں وزارتِ عظمی کا عہدہ سنبھالا تھا تو فعال ہوائی اڈوں کی تعداد 26 تھی اور آج یہ تعداد 58 تک جا پہنچی ہے۔ انہوں نے کہا ''ہم نے ترکیہ کو دنیا کے وسیع ترین فضائی نیٹ ورک کے حامل ممالک میں سے ایک بنا دیا ہے۔'' انہوں نے بتایا کہ صرف استنبول میں ہوابازی کے شعبے کی مد میں 604.4 بلین لیرے سمیت، نقل و حمل اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں موجودہ قیمتوں کے حساب سے مجموعی طور پر 2.12 ٹریلین لیرے کی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ ترک صدر نے کہا: ''2026 کے پہلے آٹھ ماہ میں پورے ملک میں ہوائی سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد 167.5 ملین سے تجاوز کر گئی، جو ہماری آبادی کے لگ بھگ دوگنا کے برابر ہے۔'' ایردوان نے کہا: ہمارا ہدف جمہوریہ ترکیہ کو سرمایہ کاریوں، تعمیرات اور خدمات کے ذریعے ترقی سے ہمکنار کرنا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''ہماری جانب سے خدمت میں لایا جانے والا چوتھا مرکزی رن وے اور اضافی سرمایہ کاری، استنبول ہوائی اڈے، جو کہ عالمی رابطوں میں دنیا میں سرِ فہرست ہے، کو کافی زیادہ تقویت ملے گی۔''

امریکہ کی سعودی عرب کو 48 ایف-35 طیارے فروخت کرنے کی ممکنہ منظوری

واشنگٹن، 18 ستمبر (یو این آئی (امریکہ نے سعودی عرب کو 48 جدید ایف-35 لائٹننگ ٹو جنگی طیارے فروخت کرنے کی ممکنہ منظوری دے دی ہے۔ مجوزہ دفاعی معاہدے کی مالیت 24.3 ارب ڈالر بتائی گئی ہے امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق ممکنہ فروخت کے پیکیج میں 48 ایف-35 طیاروں کے علاوہ 49 انجن، مواصلاتی اور الیکٹرانک جنگی نظام، اسپیئر پارٹس، تربیتی ساز و سامان، سمیولیٹرز اور دیگر معاون آلات شامل ہیں۔ معاہدے کو حتمی شکل دینے کے لیے امریکی کانگریس کی منظوری ضروری ہوگی۔ ایف-35 لائٹننگ ٹو اسٹیلتھ ٹیکنالوجی سے لیس جدید لڑاکا طیارہ ہے۔ سعودی عرب کئی برس سے ایف-35 طیارے حاصل کرنے میں دلچسپی کا اظہار کرتا رہا ہے اور اپنی فضائی دفاعی صلاحیتوں کو جدید بنانے کے لیے امریکہ کے ساتھ دفاعی تعاون بڑھا رہا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے مطابق مجوزہ فروخت سے سعودی عرب کی دفاعی صلاحیت اور امریکی و اتحادی افواج کے ساتھ باہمی تعاون بہتر ہوگا، جبکہ واشنگٹن کا کہنا ہے کہ اس سے خطے میں بنیادی فوجی توازن تبدیل نہیں ہوگا۔

روس اور یوکرین کے حملوں میں متعدد افراد زخمی

ماسکو، کیف، 18 ستمبر (یو این آئی) روس اور یوکرین نے جمعہ کی شب ڈرون حملوں کا تبادلہ کیا، یوکرینی حکام نے مختلف علاقوں میں 12 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع دی جبکہ روسی حکام نے ڈرون کے ملبے کے گرنے سے نقصانات کی خبر دی ہے۔ کیف میں ایک روسی ڈرون حملے میں پانچ افراد زخمی ہوئے جن میں تین بچے بھی شامل ہیں، کیف شہری عسکری انتظامیہ کے سربراہ تیمور تکاچینکو کا کہنا ہے کہ حملے میں ایک مکان تباہ اور ایک کو نقصان پہنچا ہے۔ یوکرینی فضائیہ نے کہا کہ روسی افواج نے کل شب 93 ڈراون لانچ کیے اور فضائی دفاع نے 69 ڈراون یا تو مار گرائے یا جیم کر دیے۔ خارکیف کے علاقے میں متعدد روسی حملوں کے دوران تین افراد زخمی ہوئے، علاقائی دفترِ اٹارنی کا کہنا ہے کہ رہائشی املاک، عمارتیں اور ایک گاڑی کو نقصان پہنچا ہے۔ یوکرینی داخلہ وزارت نے بتایا ہے کہ زاپوریژیا میں ایک روسی حملے میں ایک شاپنگ سینٹر کو نشانہ بنایا گیا، جس سے ایک شخص زخمی ہوا اور جائے وقوعہ پر آگ بھڑک اٹھی۔ امدادی کارکنوں نے بعد ازاں آگ بجھا دی۔ اودیسا کے علاقے میں گورنر اولے کیپر کے بقول شہری انفراسٹرکچر پر جسے انہوں نے بڑا حملہ قرار دیا، تین مزید افراد زخمی ہوئے۔ رہائشی علاقے، ایک ادارہ، اسٹوریج ٹینک اور گوداموں کو نقصان پہنچا۔ یہ تازہ حملے ایک وسیع روسی حملہ مہم کے بعد ہوئے جن کے بارے میں یوکرینی حکام نے کہا کہ جمعرات کو ملک بھر میں شہری ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ماسکو کے میئر سرگئی سوبیانن نے کہا کہ 350 سے زائد یوکرینی ڈرون ماسکو کی طرف داغے گئے جن میں سے بیشتر دارالحکومت تک پہنچنے سے پہلے تباہ کر دیے گئے اور 64 کو ماسکو کے قریب ناکارہ بنایا گیا۔

جنوبی کوریا کا آبنائے ہرمز میں جنگی کردار سنبھالنے سے انکار، جنگی مقاصد کی تعیناتی نہیں ہوگی

سیئول، 18 ستمبر (یو این آئی) جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے تنگ ہرمز میں موجود صورتحال کے جواب میں جنگی فوجی دستے تعینات کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ سیئول ایسی فوجی نفری نہیں بھیجے گا جو اسے بیرونِ ملک تنازعے میں کھینچ سکتی ہو۔ جنوبی کوریا کے صدر لی جے میونگ نے اعلان کیا کہ سیول آبنائے ہرمز کو جنگی دستے نہیں بھیجے گا۔ لی نے کہا کہ ان کا ملک بیرون ملک کسی تنازع یا جنگ میں شامل نہیں ہوگا۔ تاہم لی نے کہا کہ جنوبی کوریا کو اپنی شہریوں اور اس اہم پانی کے راستے کے ذریعے خام تیل کی آمد و رفت کے راستوں کی حفاظت کے لیے کم از کم سطح کی سرگرمیاں انجام دینی ہوں گی۔ چیونگائے جنوبی کوریا کے چیونگائے ملٹری یونٹ نے پہلے ہی خطے میں اپنے فرائض کا دائرہ بڑھا دیا ہے۔ لی نے اشارہ کیا ہے کہ سیول اپنی حفاظتی سرگرمیوں کو مضبوط بنانے کے لیے اضافی اقدامات کا جائزہ لے رہا ہے۔ دی چوسن ڈیلی کے مطابق انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا جنگی تعیناتی نہیں ہوگی اور دہرایا کہ جنوبی کوریا غیر مداخلت اور غیر ملوث رہنے کے اپنے اصول کو برقرار رکھے گا۔ یہ بیانات اس وقت سامنے آئے جب ساؤتھ کوریا واشنگٹن کے دباؤ کے درمیان آبنائے ہرمز کے ذریعے نیویگیشن کو محفوظ بنانے کی کوششوں میں ممکنہ شراکتوں پر غور کر رہا تھا۔ مبینہ طور پر زیرِ غور اثاثوں میں بحری نگرانی کے طیارے، دھماکہ خیز اشیاء کو بے اثر کرنے والی ٹیمیں اور بحری مینوں کا پتہ لگانے اور انہیں صاف کرنے کے لیے بغیر پائلٹ کے نظام شامل ہیں، اگرچہ حکومت نے کہا کہ فی الحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ آبنائے ہرمز جنوبی کوریا کے لیے ایک اہم توانائی گزرگاہ ہے، اور ایران کے ساتھ تنازعے اور یمن کے حوثی گروپ کی بڑھتی سرگرمیوں نے جہاز رانی اور خام تیل کی فراہمی کے حوالے سے خدشات پیدا کر دیے ہیں۔ لی نے کہا کہ تنازعے کے ابتدائی دور میں جب جہاز خطرناک پانیوں سے گریز کر رہے تھے تو جنوبی کوریا کے لیے خام تیل کا حصول دشوار ہوگیا تھا۔

نیتن یاہو کا غزہ میں نسل کشی کی تعریف کرتے ہوئے انتخابی مہم کا آغاز

تل ابیب، 18 ستمبر (یو این آئی) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اپنی لیکوڈ پارٹی کی انتخابی مہم کا آغاز ایک خطاب کے ساتھ کیا جس میں زیرِ محاصرہ غزہ میں فلسطینیوں کے قتلِ عام اور لبنان، شام کے بعض حصوں میں اسرائیلی دراندازی اور ایران پر حملوں کو اجاگر کیا گیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اپنی لیکوڈ پارٹی کی انتخابی مہم کا آغاز ایک خطاب کے ساتھ کیا جس میں زیرِ محاصرہ غزہ میں فلسطینیوں کے قتلِ عام اور لبنان، شام کے بعض حصوں میں اسرائیلی دراندازی اور ایران پر حملوں کو اجاگر کیا گیا۔ عالمی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کی جانب سے غزہ میں جنگی جرائم کے الزام میں مطلوب نیتن یاہو کی حکومت کو تنقید کا نشانہ بننا پڑا تھا کہ وہ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی قیادت میں اسرائیل پر ہونے والے حملے کو روکنے میں ناکام رہی، مگر جمعرات کو اس نے اصرار کیا کہ وہ اور ان کی پارٹی واحد ہیں جو اسرائیل کی سلامتی کی ضمانت دے سکتے ہیں''۔ اس نے 2023 کے بعد ایران، لبنان، شام اور غزہ میں ہونے والی اسرائیلی جارحیت کی فہرست دی۔ اس نے کہا ''مشن مکمل ہونا چاہیے؛ ہمیں ایرانی نظام کو گرانا ہوگا اور حزب اللہ اور حماس کو مکمل طور پر تباہ کرنا ہوگا۔'' نیتن یاہو نے اپنے حریفوں پر ''سرزمین سے دستبرداری'' کرنے کے ارادے کا الزام بھی لگایا، اور لبنان، شام اور غزہ میں اسرائیلی فوجیوں کی موجودگی کو اس بات کا ثبوت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم زمین دینے کے بجائے لیتے ہیں''۔ وزیر اعظم نے دوبارہ کہا کہ ''میں نے مشرقِ وسطیٰ کا چہرہ بدل دیا ہے'' اور ایک بار پھر اسے بدلنے کا عندیہ دیا، مگر اس بارے میں تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ نیتن یاہو اسرائیل کی تاریخ کی سب سے انتہا پسند حکومت کی سربراہی کر رہا ہے۔ اس نے اپنے ملک کو نسل کشی اور متعدد جنگوں میں دھکیل دیا ہے جبکہ مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی صہیونی بستیوں کی تعمیر میں اضافہ کیا ہے۔ دریں اثنا، اسرائیل روزانہ کی بنیاد پر غزہ میں نسل کشی جاری رکھے ہوئے ہے، جو ایک طرفہ جنگ بندی کی خلاف ورزی ہے، اور جنوبی لبنان میں حملے اور قبضہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ نیتن یاہو پہلے ایسے وزیر اعظم ہیں جنہیں فوجداری مقدمے کا سامنا ہے؛ ان پر متعدد بدعنوانی کے الزامات عائد ہیں جن سے وہ انکار کرتے ہیں۔ رائے عامہ کے جائزے ظاہر کرتے ہیں کہ 27 اکتوبر کے انتخابات سخت مقابلہ ہوں گے۔

نائیجیریا: حراست کے دوران غیر قانونی کان کنی کے 37 مشتبہ افراد ہلاک

لاگوس، 18 ستمبر (یو این آئی) نائیجیریا میں غیر قانونی کان کنی کے الزام میں حراست میں لیے گئے کم از کم 37 افراد کی مشتبہ حالات میں دم گھٹنے سے موت ہوگئی۔ واقعے کے بعد پھوٹنے والے تشدد اور مقامی باشندوں کے احتجاج کے درمیان پولیس نے معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ بی بی سی کے مطابق نائیجیریا کی سکیورٹی فورسز نے منگل کے روز نائجر ریاست کے بورگو علاقے میں سونے کی غیر قانونی کان کنی میں ملوث ہونے کے شبہے میں 50 سے زائد نوجوانوں کو گرفتار کیا تھا۔ حراست میں لیے جانے کے دو روز بعد نیم فوجی دستے کے حراستی مرکز کے اندر 37 قیدی مردہ پائے گئے۔ متاثرین کے اہل خانہ کے مطابق، قیدیوں کی موت انتہائی بھیڑ والے لاک اَپ میں ہوا کی مناسب آمد و رفت نہ ہونے اور شدید حبس و گرمی کے باعث دم گھٹنے سے ہوئی۔ دوسری جانب سکیورٹی ایجنسی نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اموات ڈفتھیر یا بیماری کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہیں۔ تاہم، ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر نے بعد میں واضح کیا کہ اموات کی اصل وجہ کی تصدیق طبی اور لیبارٹری تحقیقات کے بعد ہی ہوسکے گی۔ واقعے کی خبر پھیلتے ہی مشتعل کان کنوں اور مرنے والوں کے اہل خانہ نے بینا شہر میں احتجاج شروع کر دیا اور سرکاری املاک اور عوامی بسوں پر پتھراؤ کیا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے پولیس نے آنسو گیس کے گولے داغے۔ نائجر ریاست کے گورنر محمد عمر باگو نے واقعے کو ''افسوسناک اور تکلیف دہ'' قرار دیتے ہوئے ریاست میں تین روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے صورتحال کی سنگینی کے پیش نظر جنوری میں ہونے والے آئندہ انتخابات کی انتخابی مہم بھی ملتوی کر دی ہے۔ اس کے علاوہ غفلت کے الزامات کے تحت متعلقہ سکیورٹی فورس کے کمانڈر کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

ایران: حکومت کے حق میں ریلی، لاکھوں ایرانی شہری یکجا

تہران، 18 ستمبر (یو این آئی) لاکھوں ایرانیوں نے جمعہ کو حکومت کے زیرِ اہتمام مظاہرے میں شرکت کی، جو مہینوں کی جنگ کے بعد اس نوعیت کا عظیم ترین اجتماع تھا، انہوں نے ہتھیار اٹھانے کی آمادگی کا عندیہ دیا۔ یہ امریکہ اور اسرائیل کے فروری میں ایران پر حملے کے بعد سب سے بڑی ریلی تھی۔ حکومتِ ایران نے، امریکی بحری محاصرے اور واشنگٹن کی نئی پابندیوں کے تحت مزید بگڑنے والی معیشت کہ جن کا مقصد تہران پر دباؤ بڑھانا ہے، کے باوجود عوام کو ایک جگہ جمع کرنے اور قومی یکجہتی پر زور دینے کی کوشش کی ہے۔ محدود فوجی تربیت لینے اور جان فدائے ایران'' کے نام سے جانی جانے والی ایک مہم کے تحت ملک کا دفاع کرنے کے لیے تیار ہونے والے رضا کاروں کی تعداد کا قطعی تعین نہیں ہو سکا۔ رضا کار وسطی تہران سے جنگی وردیوں میں مارچ کرتے ہوئے اور پرچم اٹھائے نظر آئے، جبکہ تماشائیوں نے تالیوں اور نعرہ بازی سے ان کے حوصلے بلند کیے۔ سرکاری میڈیا کئی دنوں سے ایرانیوں کو اس مہم میں شامل ہونے کی ترغیب دے رہا تھا اور اعلان کیا تھا کہ رائفل چلانے کی تربیت جلد شروع ہوگی۔ یہ رضا کار پاسدارانِ انقلاب اسلامی اور اس کی رضا کارانہ بسیج فورس کے ساتھ مل کر ملکی تحفظ کے ایک اضافی یونٹ کو تشکیل دیں گے۔ تہران کے آئی آر جی سی کے سربراہ جنرل حسن حسن زادہ نے سرکاری ٹیلی ویژن سے کہا کہ شرکت کے لیے چھ لاکھ سے زائد افراد نے رجسٹریشن کروائی ہے اور توقع ہے کہ ایک ملین سے زائد لوگ تربیت حاصل کریں گے۔ جمعہ کی صبح سرکاری ٹی وی نے اندازہ لگایا کہ تین لاکھ سے زائد افراد سڑکوں پر ہیں۔ بسیج کے نئے سربراہ حسین طائب نے کہا کہ یہ رضا کار مکمل دفاع کے لیے تیار ہوں گے اور مشابہ اجتماعات عنقریب دوسرے شہروں میں بھی منعقد کیے جائیں گے۔ طائب نے کہا کہ تربیت یافتہ افراد ایران کے دشمنوں کے لیے ایک ''ڈراونا خواب بن جائیں گے'' جب کہ صدر مسعود پزشکیان، فوجی کمانڈرز اور دیگر سینیئر حکام نے اس مارچ پاسٹ کا معائنہ کیا۔ کچھ شرکاء نے امریکی اور اسرائیلی پرچموں کو زمین تلے مسلا، جبکہ دیگر نے ''امریکہ مردہ باد'' اور اسرائیل مردہ باد'' کے نعرے لگائے۔ اپنے شوہر اور ننھے بچے کے ساتھ مظاہرے میں شریک 24 سالہ مرزیہ آفاقی نے کہا کہ ''میں یہاں ٹرمپ کو بتانے آئی ہوں کہ ہم ایرانی اپنی دھرتی کے خلاف ان کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے۔ تاریخ میں کسی نے ایران پر حملہ کر کے وہاں مستقل قیام نہیں کیا۔ یہ ریلی ایران کو فوجی ساز و سامان کی نمائش کرنے کا موقع بھی فراہم کرتی رہی۔ ہوائی فائرنگ بیٹریاں نمائش کے لیے رکھی گئیں، جبکہ پاسدارانِ انقلاب کے وومن ونگ کی اراکین ٹرکوں پر نصب مشین گنز کے پاس بیٹھی دکھائی دیں۔ آئی آر جی سی نے ایسے ڈرونز بھی دکھائے جو آبنائے ہرمز میں جہازوں کے خلاف وسیع پیمانے پر استعمال کیے گئے ہیں اور جن کے باعث خلیجی تیل اور قدرتی گیس کی عالمی منڈیوں تک رسد شدید متاثر ہوئی۔ جمعے کے واقعات نے یہ بھی اشارہ دیا کہ ایران کی قیادت کے اندر سخت رویہ رکھنے والے عناصر مستقبل میں حکومت کے خلاف مظاہروں کو دبانے کے لیے بہتر طور پر تیار ہو سکتے ہیں۔ جنوری میں، جنگ سے کچھ وقت قبل، ایران نے اپنی تاریخ کے کچھ بڑے ملک گیر مظاہروں کا مشاہدہ کیا۔ یہ مظاہرے ابتدا میں کمزور معیشت کے خلاف شروع ہوئے لیکن بعد میں وسیع تر شکایات کا دائرہ اختیار کر گئے۔ کارکنوں نے کہا کہ بعد کے کریک ڈاؤن میں سات ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے، جبکہ لاکھوں افراد کو حراست میں لیا گیا۔ حکومتی عہدیداروں نے مئی میں کہا تھا کہ ایران کی کل آبادی جسے تقریباً 90 ملین مانا جاتا ہے، اس میں سے 30 ملین سے زائد افراد نے آن لائن فارم یا عوامی اجتماعات کے ذریعے اس مہم میں رضا کارانہ شمولیت کی درخواست دی تھی۔ اس اعداد و شمار کی آزادانہ تصدیق ممکن نہیں تھی۔

رسولِ اسلام جیسی شخصیت دنیا میں نہ کبھی تھی، نہ قیامت تک ہوگی: آیت اللہ عبدالمجید حکیم الٰہی

نوجوانوں کو دین اور دنیا کا علم حاصل کرنا چاہیے: دانش آزاد انصاری ☆ رسولِ خدا نے انسانیت کا عظیم پیغام دیا: مولانا یعسوب عباس ☆ رسولِ خدا کی ولادت کا یہ سلسلہ دنیا کے وجود سے بھی قدیم ہے: مولانا سید صائم مہدی نقوی ☆ جہاں حق کی بات ہو، وہاں سمجھوتہ نہیں ہوسکتا: پروفیسر علی خان محمود آباد ☆ آج دنیا کو سیرتِ نبیؐ پر چلنے کی سب سے زیادہ ضرورت: ڈاکٹر عباس علی مہدی ☆ قرآن کی ہر آیت میں محمد ﷺ کی شان دکھائی دیتی ہے: پروفیسر عزیز حیدر ☆ رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے 1500 سال مکمل ہونے پر پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ۔ رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے 1500 سال مکمل ہونے کے موقع پر شیعہ کالج، لکھنؤ کی جانب سے ایک عظیم الشان جشنِ مرسلِ اعظم کا انعقاد شیعہ کالج، وکٹوریہ اسٹریٹ، بجاجہ، چوک، لکھنؤ میں کیا گیا۔ پروگرام میں بڑی تعداد میں علما، خطبا، انجمنوں کے عہدیداران، شعرائے اہل بیت، ماہرینِ تعلیم، سماجی تنظیموں کے نمائندگان اور مومنین نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز قاری ندیم نجفی نے تلاوتِ کلامِ پاک سے کیا۔ جشن کی نظامت پروفیسر عباس رضا نیئر جلال پوری نے کی۔ اس موقع پر محرم سمیت مختلف ماتمی اور مذہبی جلوسوں کو پُرامن اور بحفاظت اختتام تک پہنچانے اور قانون وانتظام برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرنے والے لکھنؤ پولیس اور شہر کے سینئر افسران، امن وشانتی کمیٹی اور مختلف اداروں کو انجمن ہائے ماتمی کی جانب سے اعزاز سے نوازا گیا۔ آیت اللہ عبدالمجید حکیم الٰہی اور مولانا یاسوب عباس کے ہاتھوں افسران اور نمائندگان کو ایوارڈ پیش کیے گئے۔ ان میں ڈی سی پی ویسٹ لکھنؤ، اے ڈی سی پی ویسٹ لکھنؤ، اے سی پی چوک، اے سی پی بازار کھالا، انسپکٹر چوک، انسپکٹر بازار کھالا، انسپکٹر سعادت گنج اور انسپکٹر ٹھاکر گنج، پارشد لئیق آغا چھمن، شاعرِ اہل بیت اعجاز زیدی، عمران قریشی سمیت دیگر افسران اور ادارے شامل رہے۔ پروگرام میں آئے مہمانوں کا گل پوشی کر کے استقبال بھی کیا گیا۔

جشن میں خصوصی طور پر ہندوستان میں ایران کے رہبرِ اعلیٰ کے نمائندے حجۃ الاسلام مولانا ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایسی عظیم شخصیت ہیں، جن جیسی شخصیت دنیا میں نہ کبھی تھی اور نہ قیامت تک ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبرِ اسلام نے فرمایا کہ مجھے خدا اور حضرت علیؑ کے علاوہ کسی نے نہیں پہچانا، جو میری جان اور میرا نفس ہیں۔ اتر پردیش حکومت کے وزیرِ مملکت جناب دانش آزاد انصاری نے کہا کہ اسلام ہمیں نیکی اور بھلائی کی طرف لے جاتا ہے۔ خاص طور پر ہمارے نوجوانوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے مذہبی پروگراموں کے انعقاد سے نوجوانوں کو دین کے ساتھ ساتھ دنیا کا علم بھی حاصل ہوتا ہے۔ مولانا یعسوب عباس نے اپنے خطاب میں رسولِ خدا ﷺ کے اخلاق اور انسانیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ رسولِ خدا نے اپنی سیرت کو پوری دنیا کے سامنے اس طرح پیش کیا کہ جو خاتون آپ پر کچرا پھینکا کرتی تھی، اس کے بیمار ہونے پر آپ اس کی خیریت دریافت کرنے اس کے گھر گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پوری دنیا کے لیے ایک بڑا پیغام ہے کہ زمانہ آپ کے ساتھ کیسا بھی سلوک کرے، لیکن آپ کو انسانیت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ مولانا سید صائم مہدی نقوی نے کہا کہ تاریخ کے حوالے سے رسولِ خدا کی ولادت کو 1500 سال مکمل ہوئے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سلسلہ اس وقت سے ہے جب دنیا کا وجود بھی نہیں تھا۔ پروفیسر علی خان محمود آباد نے قرآن کی آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کی راہ میں گواہی دو، چاہے وہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ جہاں حق کی بات ہوتی ہے، وہاں کسی طرح کا سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔

ڈاکٹر عباس علی مہدی، وائس چانسلر، ایرا یونیورسٹی نے کہا کہ آج دنیا میں جو حالات ہیں، انہیں دیکھتے ہوئے مسلمانوں کو سیرتِ نبیؐ پر چلنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ پروفیسر عزیز حیدر نے کہا کہ پورا قرآن قصیدۂ محمد اور آلِ محمد ہے۔ جب اسے علم کی نگاہ سے دیکھا جائے تو قرآن کی ہر آیت میں محمد ﷺ کی شان نظر آئے گی۔ مولانا اعجاز اطہر نے اپنے بیان میں کہا کہ رسولِ خدا پوری کائنات کے لیے رحمت ہیں۔ ان کی ولادت کے وقت کئی بادشاہوں کے تخت الٹ گئے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ سرکار کی آمد نے یہ پیغام دیا کہ تخت کا دور ختم اور منبر کا دور شروع ہو گیا۔ دنیا میں آنے سے پہلے ہی خدا نے اپنے محبوب کے استقبال کی تیاری کی: عباس مرتضیٰ شمسی عباس مرتضیٰ شمسی، منیجر، شیعہ کالج نے کہا کہ خدا نے اپنے محبوب کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے زمین کا فرش بچھایا اور آسمان کا شامیانہ سجا کر اپنے حبیب سے محبت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ان کے دنیا میں تشریف لانے کے 1500 سال مکمل ہو گئے ہیں۔ پروگرام کے آخر میں پروفیسر شبیہہ رضا باقری، پرنسپل، شیعہ پی جی کالج نے پروگرام میں موجود تمام مہمانوں اور لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد شعرائے کرام اعجاز زیدی، حسن فراز اور تاج کانپوری نے بارگاہِ رسالت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ جشن میں حضرت علما، حضرت خطبا، انجمن ہائے ماتمی، شعرائے کرام، قومی اداروں، مدارسِ عربیہ اور بڑی تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔ پروگرام عقیدت، بھائی چارے اور پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت وتعلیمات کے پیغام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اگر آپ چاہیں تو میں اسی خبر کی مزید مختصر، دو منزلہ سرخی یا اخباری انداز میں قدرے زیادہ رواں شکل بھی تیار کر سکتا ہوں۔

مکہ معاہدے کی حیثیت صرف کاغذی ہے: مولانا کلب جواد

لکھنؤ ۱۸ ستمبر: مکہ معاہدے پر تنقید کرتے ہوئے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے کہا کہ مکہ معاہدہ کی حیثیت صرف کاغذی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ غلاموں کے درمیان ہوا ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں۔ مولانا نے کہا کہ اگر اسرائیل پاکستان یا ترکیہ پر حملہ کرے تو کیا سعودی عرب معاہدے پر عمل کرتے ہوئے اسرائیل پر حملہ کرے گا؟ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ امریکہ کے اشارے پر ہوا ہے جس کو عملی شکل دینا ممکن نہیں۔ مولانا نے آگے کہا کہ یہ معاہدہ پہلے ہی دن ختم ہوگیا تھا جب سعودی عرب پر حملے کے بعد ان ملکوں نے کہا کہ یہ پرانا معاملہ ہے اس کا تعلق ہم سے نہیں۔ مولانا نے سعودی عرب کے ذریعہ مکہ پر حملے کی افواہوں کو پھیلا کر مسلمانوں کے جذبات برانگیختہ کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ مکہ پر منصوبہ بند سازش کے تحت ڈرون گرایا گیا تاکہ اس کا الزام حوثیوں پر عائد کر کے مسلمانوں کی رائے کو ان کے خلاف کر دیا جائے۔ لیکن سعودی عرب کا یہ منصوبہ ناکام ہوگیا۔ مولانا نے کہا کہ سعودی عرب امریکہ اور اسرائیل کا غلام ہے۔ عرب حکومتوں نے کبھی مسلمانوں کے مفاد میں کام نہیں کیا بلکہ ہمیشہ امت کے مفاد کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ مولانا نے کہا کہ اگر آزادی اور ظلم کے خلاف استقامت کا درس لینا ہے تو ایران سے لینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ایران آج بھی ظالموں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ڈٹا ہوا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس وقت امریکہ اور اسرائیل جیسی طاقتیں مسلمانوں میں اختلاف اور انتشار کے لئے کوشاں ہیں لہذا مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بغیر اتحاد کے کامیابی ممکن نہیں لہذا اپنے اتحاد کی طاقت کو ہرگز کمزور نہ ہونے دیں۔ اگر آج امریکہ ایران میں ناکام ہوا ہے تو اسکی بڑی وجہ ایرانی قوم کا اتحاد ہے۔ ایران میں ظلم کی شکست ہوئی اور مظلومیت کی فتح ہوئی ہے۔ مولانا مزید کہا کہ امریکہ خلیج فارس سے اتنی رسوائی کے ساتھ نکلے گا کہ دوبارہ آنے کی ہمت نہیں ہوگی۔

موتی مسجد میں مجلس آج

لکھنؤ۔ انجمن غنچۂ مظلومیہ کے صاحب بیاض اسد رضوی موہانی کی والدہ کی مجلسِ ششماہی کا انعقاد ہفتہ (19 ستمبر) کو موتی مسجد مہتاب باغ میں نمازِ مغرب کے بعد کیا جائے گا۔ تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہونے والی مجلس کو مولانا فیض عباس مشہدی خطاب کریں گے۔

لکھنؤیونیورسٹی میں چھٹے نیشنل فارماکوویجیلنس ہفتہ کے تحت بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ انسٹی ٹیوٹ آف فارماسیوٹیکل سائنسز (SNPC)، لکھنؤ یونیورسٹی، وائس چانسلر پروفیسر جے پی سینی کی رہنمائی میں، چھٹے نیشنل فارماکوویجیلنس ہفتہ 2026 کے حصے کے طور پر ایک بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ہفتہ 17 سے 23 ستمبر تک منایا جارہا ہے۔ پروگرام کا مقصد B.Pharm، M.Pharm میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ آخری سال اور بین الاقوامی طلباء فارماکوویجیلنس، ایڈورس ڈرگ ری ایکشن (ADDR) رپورٹنگ، ادویات کا عقلی استعمال اور مریض کی حفاظت۔ یہ پروگرام نیشنل کوآرڈینیشن سنٹر-فارماکوویجیلنس پروگرام آف انڈیا (NCPCI)، انڈین فارماکوپیا کمیشن، وزارت صحت، حکومت ہند کے زیر اہتمام ICAR-DGP لکھنؤ اور فارماکولوجی ڈیپارٹمنٹ، ڈاکٹر RMLIMS لکھنؤ کے تعاون سے منعقد کیا گیا تھا۔ افتتاح کا آغاز ڈائریکٹر پروفیسر پشپیندر کمار ترپاٹھی کے خطبہ استقبالیہ سے ہوا۔ انہوں نے کہا کہ فارمیسی پروفیشنلز کی ذمہ داری ہے کہ وہ مشتبہ IQs کی شناخت اور رپورٹنگ کو یقینی بنائیں۔ تکنیکی سیشن میں، ڈاکٹر ربی شنکر بھٹہ، سینئر پرنسپل سائنسدان، نے پی ایچ سی کا تعارف کرایا اور حفاظتی معلومات جمع کرنے اور اس کا جائزہ لینے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے پی ایچ سی کے رضا کار مراکز اور آئی سی ٹی رپورٹنگ کو آسان بنانے میں ان کے کردار کے بارے میں بھی بتایا۔ شری انوپ کمار، ریسرچ سائنٹسٹ (سینئر فارماکوویجیلنس ایسوسی ایٹ) نے فارماکوویجیلنس کے تاریخی پس منظر، تھیلیڈ ومائڈ سانحہ اور جدید نظام کے ارتقاء، فارماکوڈ-19 اور فارماکوڈ-19 مانیٹرنگ سینٹر نیٹ ورک، اسٹیک ہولڈرز کے کردار اور رپورٹنگ کے عمل کی وضاحت کی۔ سیشن میں پیکیج داخل کرنے، مریض کی معلوماتی کتابچہ، اور عمر کے لحاظ سے مخصوص پابندیوں، لازمی اور رضا کارانہ ICD-10 رپورٹنگ، رپورٹنگ فارم، ہیلپ لائنز، اور ای میل کے درمیان فرق کے بارے میں معلومات شامل تھیں۔ اس کی وضاحت کی گئی کہ مشتبہ ICD-10 کی بروقت اطلاع دینا ضروری ہے یہاں تک کہ جب کوئی وجہ رشتہ قائم نہ کیا جا سکے۔ ڈبلیو بی کے کام کے بارے میں، یہ وضاحت کی گئی کہ موصول ہونے والی رپورٹس کا تجزیہ PIP کے ذریعے کیا جاتا ہے اور ڈیٹا کو ICMR اور پھر NCERT کو عالمی نگرانی کے لیے بھیجا جاتا ہے، جس سے خسرہ کی وبا پر ریگولیٹری کارروائی کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر پرنتی سریواستو نے پروگرام کی نظامت کی۔ آخر میں، انشی سنگھ، چوتھے سال کی B. فارم۔ طالب علم نے شکریہ کا ووٹ پیش کیا۔ پروگرام آیئے مریضوں کی حفاظت کے لیے CHHP کے ساتھ مل کر اقدامات کریں کے عہد کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مہلوک شوہر کی بیوی کی ایف ڈی سے 20 لاکھ روپے نکالنا ایس بی آئی کو پڑا مہنگا

عدالت کا اظہار ناراضگی، نفرت آمیز اور بینکنگ کے طریقہ کار کو تکلیف دہ قرار دیا، ٹھونکا ایک لاکھ کا جرمانہ

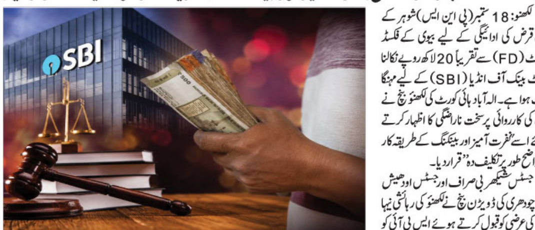

لکھنؤ: 18 ستمبر (پی این ایس) شوہر کے بینک قرض کی ادائیگی کے لیے بیوی کے فکسڈ ڈپازٹ (FD) سے تقریباً 20 لاکھ روپے نکالنا اسٹیٹ بینک آف انڈیا (SBI) کے لیے مہنگا ثابت ہوا ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے بینک کی کارروائی پر سخت ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے "نفرت آمیز اور بینکنگ کے طریقہ کار سے واضح طور پر تکلیف دہ" قرار دیا۔

جسٹس شیکھر بی صراف اور جسٹس اودھیش کمار چودھری کی ڈویژن بنچ نے لکھنؤ کی رہائشی نیہا مشرا کی عرضی کو قبول کرتے ہوئے ایس بی آئی کو حکم دیا کہ وہ اس کی ایف ڈی سے نکالے گئے 19,90,693 روپے واپس کرے۔ بینک کو ضروری ہے کہ وہ رقم چار ہفتوں کے اندر اسی شرح سود پر واپس کرے جس پر عورت کی ایف ڈی چل رہی تھی۔ عدالت نے ایک لاکھ روپے بطور تعزیری معاوضہ ادا کرنے کا بھی حکم دیا۔ عدالت نے کہا کہ ایس بی آئی کے پاس نیہا مشرا کے آنجہانی شوہر کے قرض کی وصولی کے لیے اس کے اکاؤنٹ سے وصولی کوئی قانونی بنیاد نہیں ہے۔ عدالت نے نوٹ کیا کہ اس قرض کے حوالے سے خاتون کا بینک سے کوئی معاہدہ نہیں تھا۔ مشرا کے شوہر، جو لکھنؤ کے ایک اسپتال میں اسسٹنٹ پروفیسر تھے، نے 3 نومبر 2020 کو ایس بی آئی سے 15 لاکھ کا قرض لیا تھا۔ عدالتی حکم کے مطابق، نیہا مشرا نہ تو قرض پر دستخط کرنے والی تھیں، نہ ہی شریک درخواست گزار، شریک قرض لینے والی، ضامن۔ یہ قرض ایس بی آئی جنرل انشورنس کی طرف سے انشورنس کور کے ذریعے کور کیا گیا تھا۔ متوفی نے مبینہ طور پر 8,803 روپے کا پریمیم ادا کیا تھا۔ ان کا انتقال 6 مئی 2021 کو COVID-19 سے ہوا۔

ایس بی آئی نے پھر نیہا مشرا سے بقایا قرض کی رقم کا مطالبہ کیا اور 23 ستمبر 2025 کو ایک قانونی نوٹس بھیجا، جس میں سود کے ساتھ 13,87,382 کا مطالبہ کیا گیا۔ جب بات چیت چل رہی تھی، بینک نے نیہا کے نام پر ایک ایف ڈی کیش کی اور اس کے اکاؤنٹ سے 19,90,693 روپے نکال لیے۔ کیس میں، ایس بی آئی نے گریجویٹی اور ریٹائرمنٹ کے فوائد سے قرضوں کی وصولی سے متعلق کچھ فیصلوں کا حوالہ دیا، لیکن ہائی کورٹ نے انہیں اس معاملے میں قابل اطلاق نہیں سمجھا۔ عدالت کے حکم کے بعد، ایس بی آئی کو اب پوری رقم سود کے ساتھ واپس کرنی ہوگی اور 1 لاکھ روپے معاوضہ بھی ادا کرنا ہوگا۔

لکھنؤیونیورسٹی کی کیڈٹ سریشتی پانڈے نے آل انڈیا آرمی کیمپ میں شرکت کی

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ سریشتی پانڈے، لکھنؤ یونیورسٹی میں بی اے کے دوسرے سال کی طالبہ اور 63ویں یوپی بٹالین این سی سی کی کیڈٹ نے دہلی میں منعقدہ باوقار آل انڈیا آرمی کیمپ (AIAS) کو کامیابی سے مکمل کیا۔ اس نے فائرنگ کے مقابلے میں اتر پردیش ڈائریکٹوریٹ کی نمائندگی کی۔ کیڈٹ سریشتی نے اے آئی ٹی ایس سی کے لیے منتخب ہونے سے پہلے لگاتار پانچ ٹریننگ اور سلیکشن کیمپ کامیابی سے مکمل کیے۔ اس عمل کے لیے سخت تربیت، نظم و ضبط، جسمانی تندرستی، اور مسلسل بہترین کارکردگی کی ضرورت تھی۔ اس قومی سطح کے کیمپ نے سریشتی کو ہندوستان کی متنوع ثقافتوں اور فلسفوں کو تلاش کرتے ہوئے ملک بھر کی مختلف ریاستوں کے کیڈٹس کے ساتھ بات چیت کرنے اور شرکت کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس تجربے نے اس کے اعتماد، نظم وضبط اور استقامت کو مزید مضبوط کیا۔

ہائی کورٹ نے آئی اے ایس افسر ابھیشیک پرکاش کو دی بڑی راحت

ویجیلنس جانچ رد، 5فیصد کمیشن کو لے کر شروع ہوا تھا تنازعہ

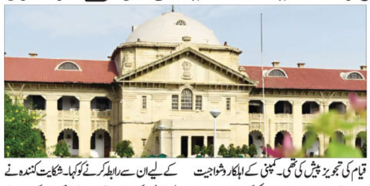

لکھنؤ: 18 ستمبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے آئی اے ایس افسر اور لکھنؤ کے سابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ابھیشیک پرکاش کو راحت دی ہے۔ ان کے خلاف شروع کی گئی ویجلنس تحقیقات کو رد کر دیا گیا ہے۔ جسٹس راجیو سنگھ کی سنگل بنچ نے ابھیشیک پرکاش کی عرضی کو منظور کرتے ہوئے 20 سے 28 مارچ 2025 تک جاری کیے گئے سرکاری احکامات کو بھی منسوخ کر دیا۔ عدالت نے پوری ویجلنس تحقیقات کو بھی منسوخ کر دیا ہے۔ یہ پورا معاملہ اتر پردیش میں ایک بڑے سولر پروجیکٹ کی منظوری سے متعلق تھا۔ ایک کمپنی نے انویسٹ یوپی کو سولر سیل اور سولر ماڈیول مینوفیکچرنگ یونٹ کے قیام کی تجویز پیش کی تھی۔ کمپنی کے اہلکار وشواجیت دت نے 20 مارچ 2025 کو ایک شکایت درج کرائی۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ انویسٹ یوپی کے ایک سینئر افسر نے انہیں نکانت جین کا موبائل نمبر دیا اور پروجیکٹ کی منظوری حاصل کرنے کے لیے ان سے رابطہ کرنے کو کہا۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ نکانت جین نے منظوری کے بدلے پروجیکٹ کی کل لاگت کا پانچ فیصد حصہ مانگا۔ اس الزام کی بنیاد پر نکانت جین کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ انویسٹ یوپی کے اس وقت کے سی ای او اور انڈسٹریل ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری ابھیشیک پرکاش کے خلاف محکمانہ کارروائی شروع کی گئی اور ویجلنس جانچ بھی شروع کی گئی۔ تاہم، کمپنی کے اہلکار وشواجیت دت نے بعد میں ہائی کورٹ میں ایک حلف نامہ داخل کرتے ہوئے کہا کہ 20 مارچ 2025 کو درج کی گئی شکایت غلط فہمی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ دت نے کہا کہ انہیں بعد میں معلوم ہوا کہ زمین کی دستیابی اور پروجیکٹ سے متعلق دیگر اہم معلومات YEIDA اور UPPCL سے مانگی گئی تھیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت پروجیکٹ کی منظوری کے عمل میں کچھ معلومات ابھی تک زیر التواء تھیں۔

مرحومین کی خدمات یاد رکھنا ہم سب کی ذمہ داری: عبدالوکیل ندوی

دینی علمی ادبی و سماجی خدمات انجام دینے والوں کو دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں

لکھنؤ، 18 ستمبر (پریس ریلیز): حال ہی میں انتقال کرنے والی متعدد علمی، ادبی، سماجی اور سیاسی شخصیات اور مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد کے انتقال پر مولانا عبدالوکیل بارہ بنکوی ندوی نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے پسماندگان سے تعزیت اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موت ایک اٹل حقیقت ہے، لیکن کسی عزیز، بزرگ، عالم، ادیب یا سماجی شخصیت کا دنیا سے رخصت ہوجانا متعلقین اور اہل علم ودانش کے لیے ایک بڑا صدمہ ہوتا ہے۔ مرحومین کی دینی، علمی، ادبی اور سماجی خدمات کو یاد رکھنا اور ان کے لیے دعائے خیر کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ مولانا عبدالوکیل بارہ بنکوی ندوی نے جن شخصیات اور افراد کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا، ان میں خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی کے امام وخطیب مولانا قاری سلیمان میواتی دہلی، معروف افسانہ نگار بینا عرفان، ڈاکٹر جاوید اقبال لکھنؤ، سابق وزیر عبدالجلیل بہار، نجیب الحسن ندوی صدیقی کی پھوپھی رسول پور آنٹ سندیلہ، لدھورا کے سابق پردھان حافظ محمد عثمان رام نگر بارہ بنکی، محمد دلشاد ایڈووکیٹ ڈالی گنج، متعلم محمد ریاض میواتی وقف دارالعلوم دیوبند، مولانا محمد اسجد قاسمی حسین پور لکھنؤ، متقی پور کے امام حافظ شرف الدین کے والد محمد سلیم رحیم آباد سیتاپور، حاجی کلیم اللہ شاہ لکھنؤ، انوار حسین ماسٹر بسواں سیتاپور، شاکر علی امرئی گاؤں چنہٹ لکھنؤ، قاری محمد ساجد خان قاسمی ٹمکور بنگلور، معروف خطیب مولانا قاری عبدالحنان صدیقی، مولانا احسان الحق صاحب شیخ الحدیث، جلیلیہ گرلس کالج کے سکریٹری محمد نعیم اردات نگر ڈالی گنج، مولانا کمال الدین مظاہری، سلیم تمل ناڈو، فیض الحق قریشی مکارم نگر ڈالی گنج لکھنؤ، مولانا عبدالرب قاسمی مہتمم دارالقرآن اور ماسٹر سید محمد اشفاق عرف مولوی للن میاں باغ میر بھٹو امئو وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ان تمام مرحومین کے انتقال سے ان کے اہل خانہ کے ساتھ ساتھ متعلقین، احباب اور ان کے حلقۂ اثر میں بھی غم کی کیفیت پیدا ہوئی ہے۔ بعض مرحومین نے دینی و تعلیمی میدان میں خدمات انجام دیں، بعض نے ادب وصحافت اور سماجی شعبوں میں اپنی شناخت قائم کی، جبکہ بعض افراد اپنے علاقے اور برادری میں فعال کردار کے لیے معروف تھے۔ ان کی وفات سے پیدا ہونے والے خلا کو آسانی سے پر نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے تمام سوگوار خاندانوں سے دلی تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، ان کی دینی، علمی، ادبی اور سماجی خدمات کو شرفِ قبول عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

راجدھانی کی ایک اور قاتل بیوی: شوہر کا قتل کر باکس میں چھپائی لاش

لکھنؤ: 18 ستمبر (پی این ایس) عشق میں پاگل ایک بیوی نے اپنے ہی شوہر رام کشور بالمیکی کو قتل کر اس کی لاش لکڑی کے باکس میں چھپایا اور ای رکشا سے نہر میں پھینک دیا۔ آج پولیس نے اس قتل کا معمہ حل کرلیا ہے۔ پولس کے مطابق شوہر اس کے عشق میں رکاوٹ بن رہا تھا، اس لئے اسے اس ہی راستے سے ہٹا دیا۔ موہن لال گنج پولیس نے جمعہ کو صوفیہ بانو سمیت تین ملزمین کو گرفتار کرلیا۔ ایک نابالغ کو بھی پولیس نے حراست میں لے لیا ہے۔ پولیس نے قتل میں استعمال ہونے والا چاقو اور واردات میں استعمال ہونے والا ای رکشہ برآمد کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق کویتا دیوی کی شکایت پر 17 ستمبر کو قتل اور لاش چھپانے کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ واردات کی جانچ کے لیے پولیس کی چار ٹیمیں تشکیل دی گئیں۔ ٹیموں نے ای رکشا کے ممکنہ راستوں پر نصب تقریباً 170 سے 180 سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کا جائزہ لیا۔ تکنیکی اور دستی شواہد کی بنیاد پر پولیس ملزم تک پہنچ گئی۔ پولیس پوچھ تاچھ کے دوران صوفیہ نے انکشاف کیا کہ وہ تقریباً چار سال سے رام کشور کے ساتھ تعلقات میں تھی اور تقریباً دو سال قبل ان کی شادی ہوئی تھی۔ پولیس کے مطابق، رام کشور کو بعد میں صوفیہ کے منّا کے ساتھ تعلقات کا علم ہوا، جسے مچھا بھی کہا جاتا ہے، جس کی وجہ سے دونوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ رام کشور نے اپنی پہلی بیوی کویتا سے ملنے جانا شروع کر دیا تھا اور اسے مالی مدد فراہم کی تھی جس کی صوفیہ نے مخالفت کی۔ پولیس کے مطابق 14/15 ستمبر کی رات صوفیہ نے منا اور اس کے دوست محمد اقبال، جسے وصیر احمد کے نام سے جانا جاتا ہے، کو اپنے گھر بلایا۔ دروازہ کھلا چھوڑنے کے بعد وہ اندر داخل ہوئے اور سوئے ہوئے رام کشور پر چاقو سے وار کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ قتل کے بعد فرش پر پلستر کر کے شواہد مٹانے کی کوشش کی گئی۔ پھر صوفیہ نے اپنے تقریباً 16 سالہ بیٹے کو بلایا۔ پولیس کے مطابق انہوں نے لاش کو لکڑی کے ڈبے میں رکھ کر بستر کے نیچے چھپا دیا۔ 15/16 ستمبر کی رات کو، لاش کو ایک ای- رکشہ لوڈر میں رکھا گیا۔

70 سالہ خاتون کا اس کے گھر میں ہی قتل، پولس جانچ میں مصروف

لکھنؤ: 18 ستمبر (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ کے بنتھرا تھانہ علاقے میں واقع گاؤں خرم پور میں ایک دردناک واردات پیش آئی ہے۔ نامعلوم حملہ آوروں نے اپنے گھر میں اکیلی رہ رہی 70 سالہ خاتون چھیدنا پر وحشیانہ وار کیا۔ جمعہ کی صبح اس کی لاش گھر کے اندر ایک چارپائی پر پڑی ہوئی ملی جو خون میں لت پت تھی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گاؤں میں کہرام مچ گیا اور لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوگئی۔ معلومات کے مطابق گاؤں والوں نے جمعرات کی رات تقریباً 9:30 بجے چھیدنا کو اس کے گھر کے باہر دیکھا، جس کے بعد وہ اندر چلی گئی۔ جمعہ کی صبح، تقریباً 7:30 بجے، جب گاؤں کی خاتون، آشا، معمول کے مطابق دودھ پہنچانے کے لیے پہنچی تو بار بار پکارنے کے باوجود کوئی کنڈی یا دروازہ نہیں کھلا۔ کسی ناخوشگوار خوف سے آشا نے مین گیٹ کے اندر جھانکا، تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ چھیدنا چارپائی پر خون میں لت پت پڑی ہوئی تھی اور اس کی سانسیں تھم چکی تھیں۔ چھیدنا کے شوہر شنکر لال گوتم کا تقریباً چھ سال قبل انتقال ہوگیا تھا۔ ان کی دو بیٹیاں ہیں، رام جانکی اور ارچنا، جو اب شادی شدہ ہیں اور اپنے سسرال والوں کے ساتھ بالا گنج اور ٹھاکر گنج میں رہتی ہیں۔ خاندان میں کوئی اور خاندانی فرد نہ ہونے کی وجہ سے چھیدنا گاؤں میں اکیلی رہتی تھی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بنتھرا پولیس فرانزک ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچی اور شواہد اکٹھے کر کے تحقیقات کا آغاز کر دیا۔ پولیس نے لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔

اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے بس بیڑے کو مضبوط بنانے کے لیے 250 نئی الیکٹرک بسوں کی خریداری کی منظوری

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (UPSRTC) کے بسوں کے بیڑے کو جدید بنانے اور پبلک ٹرانسپورٹ خدمات کو مزید ماحول دوست بنانے کی سمت میں ایک اہم فیصلہ لیتے ہوئے، ریاستی حکومت نے 250 نئی الیکٹرک بسوں کی خریداری کے لیے 400 کروڑ روپے کی مالی منظوری دی ہے۔ یہ منظوری مالی سال 2026-27 میں کارپوریشن کے بس بیڑے کو مضبوط بنانے کے لیے دی گئی تھی۔ سرکاری حکم کے مطابق، الیکٹرک بسوں کی خریداری سے ریاست میں صاف، محفوظ اور جدید عوامی نقل وحمل کے نظام کو فروغ ملے گا، ساتھ ہی آلودگی پر قابو پانے اور سبز نقل وحمل کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ منظور شدہ فنڈز وقتاً فوقتاً جاری کیے گئے مالیاتی قواعد اور حکومتی رہنما خطوط کے مطابق خرچ کیے جائیں گے۔ بسوں کی خریداری کے عمل میں شفافیت، معیار اور قائم کردہ معیارات کی مکمل تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا۔ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کو ہدایت دی گئی ہے کہ منصوبہ کے رہنما خطوط پر عمل کرتے ہوئے اس منصوبے کو بروقت نافذ کرے۔ سرکاری حکم کے مطابق 400 کروڑ کی منظور شدہ رقم کے علاوہ، تقریباً 50.25 کروڑ کی باقیہ ضرورت ٹرانسپورٹ کارپوریشن اپنے وسائل سے برداشت کرے گی۔ ریاستی حکومت کا یہ فیصلہ مسافروں کو بہتر، آرام دہ اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اتر پردیش میں سبز اور پائیدار ترقی کے اہداف کو آگے بڑھانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔

اودھ نامہ

نئے عالمی معاشی نظام کی تلاش

دنیا اس وقت ایک ایسے عالمی تغیر کے مرحلے سے گزر رہی ہے جہاں طاقت کے پرانے مراکز اپنی جگہ برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، مگر دوسری طرف دنیا کے ابھرتے ہوئے ممالک اپنے لیے ایک نئے اور زیادہ متوازن عالمی نظام کی تلاش میں ہیں۔ آج یہ تسلیم کیا جارہا ہے کہ برکس نام کا جو گروپ کبھی برازیل، روس، بھارت اور چین کی معاشی صلاحیتوں کے تناظر میں ایک اصطلاح کے طور پر سامنے آیا تھا، وہ وقت کے ساتھ باقاعدہ ایک سیاسی و معاشی تعاون کے پلیٹ فارم میں تبدیل ہوگیا۔ جنوبی افریقہ کی شمولیت کے بعد اس کی وسعت بڑھی اور حالیہ توسیع نے اسے مشرقِ وسطیٰ، افریقہ اور جنوب مشرقی ایشیا تک پھیلا دیا ہے۔

چنانچہ آج برکس گروپ میں مسلم دنیا کے کئی اہم ممالک بھی شامل ہیں۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران، مصر اور دیگر ممالک کی موجودگی کی وجہ سے اسے مسلم دنیا کے لیے بھی ایک اہم معاشی و سفارتی امکان کی شکل میں دیکھا جارہا ہے۔ تاہم اس امکان کو حقیقت میں تبدیل کرنے کے لیے محض رکنیت کافی نہیں ہے۔ ضرورت مشترکہ وژن، باہمی اعتماد، مؤثر انتظام، طویل المدتی منصوبہ بندی اور اپنے وسائل پر حقیقی اختیار کی ہے۔ مسلم دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار قدرتی، انسانی اور جغرافیائی وسائل عطا کیے ہیں۔ اس لئے مسئلہ یہ نہیں کہ ہمارے پاس وسائل نہیں ہیں، اصل سوال یہ ہے کہ ان وسائل کا مالک کون ہے، ان کی قدر افزائی کون کرتا ہے، ان سے پیدا ہونے والی دولت کہاں جاتی ہے اور ان کے ذریعے مستقبل کی معیشت کون تعمیر کرتا ہے۔ فریقہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ براعظمِ افریقہ معدنیات، توانائی، زرعی زمین اور نوجوان انسانی آبادی کے اعتبار سے بے پناہ امکانات رکھتا ہے۔ لیکن خام مال کی برآمد اور تیار مصنوعات کی درآمد پر قائم معاشی ڈھانچہ اکثر افریقی ممالک کو قدرِ افزائی کے عالمی سلسلے میں کمزور مقام پر رکھتا ہے۔ نتیجتاً دولت موجود ہونے کے باوجود خوش حالی ہر جگہ دکھائی نہیں دیتی۔ یہی سوال مسلم دنیا سے بھی کیا جانا چاہیے۔ کیا ہم اپنے وسائل کو محض خام مال کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کرتے رہیں گے یا ان وسائل کو علم، صنعت، ٹیکنالوجی اور انسانی ترقی میں تبدیل کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کریں گے۔ یہ آفاقی صداقت ہے کہ قدرتی دولت خود بخود قومی طاقت میں تبدیل نہیں ہوتی۔ جیسے اگر کسی ملک کے پاس تیل ہے مگر اسے پٹرولیم کیمیکل، جدید صنعت، توانائی کی ٹیکنالوجی اور اعلیٰ قدر رکھنے والی مصنوعات میں تبدیل کرنے کی صلاحیت نہیں، تو وہ اپنی اصل معاشی قوت کا ایک بڑا حصہ دوسروں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی ملک کے پاس سونا اور دیگر معدنیات ہیں مگر وہ معدنیات کی تلاش، نکاسی، پروسیسنگ اور عالمی مارکیٹ کی قیمت سازی میں خود فیصلہ کن صلاحیت نہیں رکھتا، تو محض زیرِ زمین دولت اسے طاقتور نہیں بنا سکتی۔ وسائل طاقت کا امکان ہیں؛ انہیں طاقت میں تبدیل کرنے کے لیے بصیرت، نظم و نسق اور خود اعتمادی بھی بہت ضروری ہے۔

برکس گروپ کو مغرب کے خلاف محض ایک سیاسی محاذ سمجھنا اس کی پوری حقیقت کو سمجھنے کے مترادف نہیں ہوگا۔ اس کے اندر ایک اہم پہلو یہ ہے کہ گلوبل ساؤتھ کے ممالک عالمی مالیاتی، تجارتی اور سیاسی اداروں میں زیادہ مؤثر نمائندگی چاہتے ہیں۔ خود برکس کے سرکاری تعارف میں عالمی اداروں میں زیادہ منصفانہ نمائندگی، معاشی تعاون، پائیدار ترقی اور گلوبل ساؤتھ کے کردار کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ جس کا بنیادی مقصد ابھرتی اور ترقی پذیر معیشتوں میں بنیادی ڈھانچے اور پائیدار ترقی کے منصوبوں کے لیے مالی وسائل فراہم کرنا ہے۔ اگر مسلم ممالک اس وسیع تر پلیٹ فارم کو محض سفارتی تصویروں، اجلاسوں اور مشترکہ بیانات تک محدود رکھنے کے بجائے تجارت، توانائی، خوراک، ٹیکنالوجی، تعلیم، دفاعی صنعت، مالیاتی نظام اور انفراسٹرکچر میں حقیقی تعاون کے لیے استعمال کریں تو صورتِ حال بہت مختلف ہوسکتی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ ڈالر آج بھی عالمی مالیاتی نظام کا سب سے اہم ستون ہے، اور اسے یک دم ختم کر دینا نہ آسان ہے اور نہ ہی برکس کا فوری ہدف۔ تاہم مختلف ممالک کی جانب سے مقامی کرنسیوں میں تجارت، متبادل ادائیگی کے نظام اور مالیاتی تعاون کے امکانات پر بڑھتی ہوئی توجہ اس بات کی علامت ضرور ہے کہ عالمی معیشت میں تنوع کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ حالیہ برکس اجلاس میں بھی مقامی کرنسیوں میں تجارت اور سرحد پار ادائیگی کے نظام کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے پیچھے ایک بڑا سوال موجود ہے، کہ کیا دنیا ایک ایسے عالمی مالیاتی نظام کی طرف بڑھ رہی ہے جہاں ایک ہی کرنسی، ایک ہی مالیاتی مرکز اور چند طاقتور اداروں پر انحصار کم ہو۔ 70 کی دہائی کے بعد عالمی مالیاتی نظام میں ایک ایسا ڈھانچہ مضبوط ہوا جس میں تیل کی تجارت، ڈالر اور امریکی مالیاتی نظام ایک دوسرے سے گہرے طور پر جڑ گئے۔ خلیجی تیل برآمد کرنے والے ممالک نے ڈالر کے نظام میں اہم کردار ادا کیا، جب کہ ان کے تیل سے حاصل ہونے والے ڈالر کے ذخائر عالمی مالیاتی منڈیوں میں دوبارہ گردش کرتے رہے۔

اسی لیے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات جیسے ممالک کے لیے برکس سے قربت صرف نظریاتی یا سیاسی معاملہ نہیں، بلکہ اپنے معاشی اور جغرافیائی مفادات کو مختلف سمتوں میں متوازن کرنے کی حکمتِ عملی بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ جب عالمی معیشت کا مرکز ایک نئی سمت میں منتقل ہو رہا ہو، جب ایشیا کی معاشی اہمیت بڑھ رہی ہو اور جب گلوبل ساؤتھ اپنے لیے زیادہ مؤثر آواز کا مطالبہ کر رہا ہو، تو کیا مسلم ممالک کو بھی اپنی معاشی حکمتِ عملی پر ازسرِ نو غور نہیں کرنا چاہیے۔

جی ڈی پی اور مہنگائی کا رشتہ کیا کہلاتا ہے؟

ڈاکٹر سلیم خان

برکس سربراہ کانفرنس کی ہوا سازی کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک ہفتہ قبل 7.8 فیصد مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی ترقی کے لئے عوام کی آڑ میں اپنی پیٹھ تھپتھپانے کی کوشش کی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کامیابی جنگ، عدم استحکام اور سپلائی چین میں رکاوٹوں کے باوجود حاصل ہوئی ہے۔ اسی کے ساتھ گودی میڈیا نے ڈھول بجانا شروع کردیا کہ جی ڈی پی کے میدان میں امریکہ، چین اور جاپان سمیت ساری دنیا کو ہندوستان نے پیچھے چھوڑ دیا ہے اور کا سہرہ مودی جی کے سر باندھ دیا گیا۔ اس طرح ہر طرف شادیانے بجنے لگے لیکن اسی دن ظاہر ہونے والے مہنگائی اور اس دو چار دن پہلے سرکار کے نیتی آیوگ کی جانب سے پیش کیے جانے والے بیروزگاری کے اعداد و شمار نے عوام کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے اور لوگ سوچنے لگے کہ آخر جی ڈی پی کے چورن اور مہنگائی کے بھوجن کا یہ رشتہ کیا کہلاتا ہے؟ اوپر سے بیروزگاری کی مار کا انکار تو خود سرکاری رپورٹ بھی نہیں کرسکی۔ 'ری امیجننگ اِسکلنگ فارِوکست بھارت "47 @ کے عنوان سے جاری کی جانے والی مودی سرکار کے نیتی آیوگ کی تازہ رپورٹ نے تصدیق کردی کہ ملک میں اس وقت 15/ سے 29/ سال کے 8/کروڑ 70/لاکھ نوجوان ایسے ہیں جو نہ زیر تعلیم ہیں، نہ برسر روزگار اور نہ ہی کوئی ہنر سیکھ رہے ہیں۔ ایسے میں جی ڈی پی کی افیون پر غالب کا یہ شعر معمولی ترمیم کے ساتھ صادق آتا ہے

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو جی ڈی پی کیا ہے؟

سوال یہ ہے کہ نوجوانوں کی اتنی کثیر تعداد نہ تو پڑھتی لکھتی ہے، نہ کوئی کام دھام کرتی ہے اور نہ ہنرمندی کی جانب مائل ہے تو آخر کرتی کیا ہے؟ حکومتِ وقت نے انہیں مختلف کاموں میں الجھا رکھا ہے مثلاً کانوڑ یاترا میں لاکھوں بلکہ کروڑ سے زیادہ طالب علم اور نوجوانوں نے شرکت کی ہوگی۔ وہ اگر اسکول و کالج جارہے ہوتے یا کسی کارخانے و دفتر میں ملازم ہوتے تو کیا کانوڑ اٹھا کر چلم کی دم لگاتے پھرتے؟ سرکاری رپورٹ میں تو سفارش کی گئی ہے کہ نوجوانوں کو کم خرچ پر اور سبسیڈی دے کر ہنر سیکھنے کی سہولت فراہم کی جائے لیکن یوگی جی ان پر پھول برسا رہے ہیں اور پولس اہلکاران کے پیر دبا رہے ہیں۔ کیا ان حماقتوں سے نوجوانوں کی مشکلات حل ہوجائیں گی؟ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جہاں مالی مشکلات زیادہ ہوں وہاں خصوصی مالی معاونت بھی فراہم کی جانی چاہیے لیکن خزانہ تو سرکار دربار کی ملمع سازی میں خرچ ہوجاتا ہے۔ یوگی جی نے اپنی تشہیر پر خرچ کے معاملے میں مودی جی کو بھی مات دے دی ہے۔ ان لوگوں یاترا کے دوران تو بھنڈارا لگا کر کھانا کھلوا دیا جاتا ہے لیکن بھوک تو بعد میں بھی لگتی ہے۔ اس یاترا کے دوران منشیات کے عادی بن جانے والے بیروزگار نوجوان باقی دنوں میں اپنے خاندان کے لیے مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ ان کے اندر کا غم و غصہ کبھی تو جنتر منتر کے مظاہرے میں نظر آتا ہے تو کبھی منی پور کے موسیقار چونگتم وکرم سنگھ کی ماب لنچنگ سے ظاہر ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے اس سرکاری رپورٹ نے تعلیم اور روزگار کے محاذ پر مودی سرکار کی قلعی کھول دی اور اپوزیشن کو نوجوانوں کا مستقبل تباہ کرنے کی الزام تراشی کا نادر موقع عطا کردیا۔

جی ڈی پی میں خاطر خواہ اضافے کے ساتھ ہی مہنگائی کا دھماکہ بھی ہوگیا کیونکہ سرکاری تیل کمپنیوں نے ماہِ ستمبر کے پہلے دن ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کردیا۔ اس سے جی ڈی پی کی خوشی ہوا ہوائی ہوگئی کیونکہ 19 کلو کے کمرشل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں اضافہ ہوگیا۔ فروری کے آخر میں مغربی ایشیا بحران شروع ہونے کے بعد، کمرشل ایل پی جی کی قیمت میں 1,373 روپے فی 19 کلوگرام سلنڈر بڑھا دی گئیں تھیں۔ اس کے بعد مسلسل اضافہ جاری رہا یعنی فروری میں جو سلنڈر 1,740.50 روپے مل رہا تھا اس کی قیمت جون میں 3,113.50 روپے تک پہنچ گئی۔ عالمی سطح پر حالات میں بہتری آئی تو 19 کلوگرام کے سلنڈر کی قیمت میں یکم اگست کو 192 روپے اور یکم جولائی کو 183.5 روپے کی کمی کی گئی تھی مگر اب ممبئی کی مہانگر گیس نے سی این جی کی قیمتوں میں دو روپے فی کلو اور گھریلو پاپڈ نیچرل گیس (پی این جی) میں ایک روپئے فی معیاری مکعب میٹر (ایس سی ایم) کے اضافے کا اعلان کردیا۔ ایسا کرنے کے لیے کمپنی نے مشرق وسطیٰ کی کشیدگی کے سبب ان پٹ لاگت میں اضافہ کا حوالہ دیا۔

ممبئی کے صارفین کو اب سلنڈر 2,701 روپئے میں دستیاب ہے۔ فی الحال گیس کا استعمال باورچی خانہ کے علاوہ سڑک پر بھی ہوتا ہے۔ ممبئی، تھانے، رائے گڑھ، رتنا گیری، لاتور اور مہاراشٹر میں دھاراشیو اور کرناٹک میں چتر درگا اور داونگیرے میں تقریباً 13 لاکھ سی این جی گاڑیاں ایم جی ایل کے سپلائی نیٹ ورک پر منحصر ہیں۔ ان کو بھی اس مہنگائی نے متاثر کیا کیونکہ یکم ستمبر کی آدھی رات سے کمپریسڈ نیچرل گیس (سی این جی) کی نئی قیمت ممبئی اور اس کے آس پاس 88 روپئے فی کلوگرام ہوگئی۔ مہنگائی کے اس قہر سے قومی دار الحکومت اور آس پاس کے علاقے بھی محفوظ نہیں رہے بلکہ وہاں پر گیس فراہم کرنے والی اندرا پرستھ گیس کی جانب سے سی این جی کی قیمتوں میں 3.89 روپے فی کلوگرام اضافے کا اعلان ہوگیا۔ گھریلو پی این جی کی قیمت اس اضافے کے سبب 30 لاکھ گھریلو صارفین کے لیے گیس کی فی ایس سی ایم میں ایک روپئے کا اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ تجارتی سلنڈر کی قیمت میں 9.50 روپے کا اضافہ ہوا ہے، جس سے نئی شرح 2,747.50 روپے ہوگئی۔ چنئی کا حال اور بھی برا ہے وہاں پر نئی قیمت 2,916.50 روپئے تک بڑھ گئی ہے۔ کولکاتہ، حیدرآباد، اور بھونیشور جیسے شہروں میں مقامی ٹیکسوں کی وجہ سے قیمتوں میں 11.50 روپئے تک کا اضافہ دیکھا گیا۔

تیل کمپنیاں ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو ایل پی جی کے نئی قیمتوں کا اعلان کرتی ہیں۔ یہ ایڈجسٹمنٹ بین الاقوامی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں اور ڈالر کے مقابلے میں ہندوستانی روپئے کے شرح پر غور کرنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ اس بار تہوار کے موسم کا خیال رکھ کر گھریلو سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا گیا مگر بکرے کی اماں کب تک خیر منائے گی؟ عوام کی ضروریات میں ایندھن کے ساتھ دودھ بھی شامل ہے۔ ستمبر 2026ء کے دوران ممبئی میں دودھ کی قیمتوں میں 9 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے بعد وہاں ہول سیل نرخ 102 روپے فی لیٹر تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ غیر معمولی جھٹکا تہواروں کے موسم میں لگ گیا جبکہ مٹھائی کے اندر دودھ اور چینی کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چینی کی قیمت پہلے ہی بڑھ چکی ہے۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ شادیوں کا موقع آئے تو سونے کی قیمتیں بڑھ جائیں اور تہوار کے آتے ہی دودھ و چینی مہنگی ہوجائے۔ کیا یہ محض اتفاق ہے یا سازش کے تحت عام لوگوں کا استحصال ہے؟ دوسری صورت ہو تو حکومت اس کو کیوں نہیں روکتی؟ کہیں وہ خود بھی اس لوٹ مار کی حصہ دار تو نہیں ہے؟

ممبئی کے اندر دودھ فراہم کرنے والی بمبئی ملک پروڈیوسرز ایسوسی ایشن (BMPA) نے یکم ستمبر 2026ء سے دودھ کی قیمتوں میں 9 روپے کا اضافہ نافذ کردیا۔ اس کی وجہ مویشیوں کے چارے (اجناس، کھل اور ہرا چارہ) کی قیمتوں میں 25 فیصد تک اضافہ اور ٹرانسپورٹ کے اخراجات کا بڑھنا بتایا گیا۔ سوال یہ ہے کہ مویشیوں کے چارے میں یہ غیر معمولی اضافہ کیونکر ہوگیا؟ کیا اس پر کوئی کنٹرول نہیں ہے کیونکہ تیل کی مانند اسے ڈالر میں درآمد کرنے کی مجبوری بھی نہیں ہے۔ ملک کے اندر مہنگائی کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس سے قبل مئی 2026ء میں ملک بھر کی مختلف ڈیری کمپنیوں (جیسے مدر ڈیری اور امول) نے بھی پیداواری لاگت بڑھنے کے باعث قیمتوں میں 2 روپے فی لیٹر کا اضافہ کیا تھا ایک قلیل وقفہ میں دوسری بار عوام پر مصیبت آن پڑی۔ عام لوگ تو مہنگائی کے سبب مرے جارہے ہیں مگر اقتدار کے خمار میں مست مودی جی فرما رہے ہیں ''میں ملک کے لوگوں کو 7.8 فیصد جی ڈی پی کی ترقی پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ یہ ان کے اجتماعی عزم اور کوششوں سے ہی ممکن ہوا ہے''۔ ان کی بات کو درست مان لیا جائے تب بھی عوام کی محنت نے تو یہ چمتکار کردیا مگر مہنگائی کو کم کرنے کے لیے انہوں نے لفاظی کے سوا کیا سعی کی؟ پہلے وہ عوامی جلسوں میں جاکر جملہ بازی کرتے تھے۔ وہاں لوگوں پیسے دے کر لانا پڑتا تھا اب وہ جھنجھٹ بھی ختم ہوگئی ہے۔ وزیر اعظم کو گھر بیٹھے ریل بنا کر شائع کرنے کا شوق لگ گیا ہے۔ اسی پر کبھی اپنی اور کبھی پارٹی کی پیٹھ تھپتھپا کر خوش ہوجاتے اور بھگتوں کا یہ عالم ہے کہ

وہ آئیں ویڈیو میں میرے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی مودی جی کو دیکھتے ہیں

چھوڑو کل کی باتیں۔۔۔

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز

17 ستمبر کو ہر سال سقوطِ حیدرآباد کا غم اور ہزاروں شہیدوں کی یاد منائی جاتی ہے اور انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ 13 ستمبر تا 17 ستمبر 1948ء آپریشن پولو کے نام پر حیدرآباد میں جو تباہی مچائی گئی، اس کے عینی شاہدین شاید ہی باقی رہ گئے ہوں گے۔ اگر کچھ ہیں بھی تو انہوں نے شاید ہی کچھ دیکھا ہوگا یا پھر انہیں کچھ یاد ہوگا۔ کچھ کتابوں کے اوراق اور کچھ اپنے بزرگوں کی زبانی جو کچھ ہم نے پولیس ایکشن کے نام پر سنا ہے، وہ یقیناً تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ یقیناً ماضی کی غلطیوں اور سانحات سے سبق لے کر ہمیں پہلے حال اور پھر مستقبل کو سدھارنا چاہئے۔ 78 برس پہلے کے واقعات اور آج کے حالات میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا۔ پولیس ایکشن سے پہلے کے جو حالات تھے، وہ اس وقت کے جذباتی، جوشیلے قائدین کی حماقتوں کا نتیجہ تھے، جنہوں نے حالات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی، نہ اپنی اصل طاقت سے واقف تھے اور نہ ہی حیدرآباد کو ہندوستان میں شامل کرنے والی فوج کی طاقت کا ان کو اندازہ تھا۔ جذباتی نعروں نے دوسروں کو مشتعل کیا اور ہم خود اپنی عظمت، شان و شوکت، حکومت سے محروم ہوگئے۔ 78 برس کے دوران ہم نے کوشش کی کہ دوبارہ اپنے پیروں پر آپ کھڑا ہوسکیں، کامیاب بھی ہوئے، اللہ تعالیٰ نے نئے راستے مہیا کئے، وسائل سے نوازا، مگر ہم نے اس کی قدر نہیں کی۔ خود کو ماضی کی بھول بھلیوں میں بھٹکتا چھوڑ دیا، جس کا فائدہ 78 برس کے دوران ہماری مذہبی اور سیاسی قیادت نے خوب اٹھایا اور آج کے حالات کو اگر 1948ء اور 1947ء سے کہیں زیادہ بدتر قرار دیا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ ملک کی تقسیم کے نام پر شمالی ہند کے مسلم فسادات، ایک برس بعد پولیس ایکشن کے نام پر مسلمانوں کا قتل عام ہوا، جاگیریں چھین لی گئیں، ملازمتیں برخاست کردی گئیں اور پھر 70 برس کے بعد کا جائزہ لیتے ہیں تو لگتا ہے کہ تاریخ

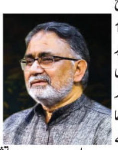

اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ بی جے پی کے زیرِ اقتدار ریاستوں میں ڈنکے کی چوٹ پر مسلمانوں کے خلاف ہر شعبہ حیات میں کارروائی کی جارہی ہے۔ انہیں غیر ملکی قرار دینے کی سازشیں کامیاب ہو رہی ہیں اور انہیں پہلے بے گھر اور پھر ملک بدر کیا جارہا ہے۔ مذہبی تشخص، تہذیب، زبان کو مٹانے کی طاقت کے زور پر کوشش کی جارہی ہے۔ تازہ مثال مغربی بنگال کی مسلم خاتون آئی پی ایس عہدیدار بشریٰ بانو ہیں، جنہیں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ سے آن لائن خطاب کے دوران "السلام علیکم" اور "جزاک اللہ" کہنے پر دوسرے مقام پر نہ صرف تبادلہ کردیا گیا بلکہ ان کے عہدے کو گھٹا دیا گیا۔ یہ ہندوستان کی تاریخ کا بدترین واقعہ ہے، کیونکہ "السلام علیکم"، "ان شاء اللہ" اور "جزاک اللہ" تو بیشتر غیر مسلم حضرات بھی کہتے ہیں اور یہ مسلمانوں کا مذہبی معاملہ ہے۔ ان سے ان کا یہ حق چھینا نہیں جاسکتا، مگر یہ اندھیر نگری، چوپٹ راج کا دور ہے۔ چونکہ ہم تعداد اور ملک میں دوسری بڑی اکثریت ہونے کے باوجود بے وزن ہیں، ہماری قیادت بے دم ہے، جس کی سزا پوری قوم بھگت رہی ہے۔ ہندو پولیس عہدیدار لاؤڈ اسپیکر پر اذان، نماز، اجتماعات پر پابندی عائد کر رہے ہیں۔ علی الاعلان مسلمانوں کو دھمکی دی جارہی ہے اور خود ہندو دھارمک جلسوں اور جلوسوں میں خاکی وردی پہن کر شرکت کر رہے ہیں، ناچ رہے ہیں اور ان کے رتبے بلند کئے جارہے ہیں۔ مذہبی منافرت پھیلانے والے غنڈوں کو دیش بھگت قرار دیا جارہا ہے اور تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کو دیش دروہی قرار دے کر مقدمہ چلائے بغیر برسوں سے جیلوں میں سڑایا جارہا ہے۔ ایک طرف وزیر اعظم عرب اور مسلم دیشوں کا دورہ کرکے وہاں کے حکمرانوں سے اس طرح گرم جوشی سے گلے ملتے ہیں، گویا برسوں پہلے کسی میلے میں بچھڑے ہوئے دو بھائی اچانک مل جاتے ہیں اور ملک میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم، ناانصافیوں پر خاموش رہتے ہیں۔ سب سے برا حال یوپی، آسام، اتراکھنڈ، بہار کا ہے، جہاں جنگل کا راج ہے۔ پولیس کی موجودگی میں سابق ایم پی اور ایم ایل اے رہنے والے کو گولی ماردی جاتی ہے اور چیف منسٹر دوسروں کو دھمکی دیتا ہے کہ ان کا حال بھی عتیق احمد جیسا کرے گا۔ پولیس کی موجودگی میں ہونے والے اس سفاکانہ قتل کی کوئی تحقیقات نہیں اور نہ ہی عدالتوں کے فیصلے پر کسی قسم کی عمل آوری۔ دہلی کے چیف منسٹر سے سوال پوچھنے والی دو مسلم خاتون صحافیوں کو پولیس اسٹیشن لاکر مار پیٹ کی جاتی ہے۔ یوگی سے سوال کرنے والی غیر مسلم خاتون صحافی کو اس ٹی وی چینل سے نکال دیا جاتا ہے، جس کے لئے وہ کام کرتی رہی، اسے مسلسل دھمکیاں دی جاتی رہی ہیں۔ یاد رہے کہ 1994ء میں پنجاب کے ڈائریکٹر جنرل پولیس کے پی ایس گل کے باڈی گارڈس نے دی اسٹیٹسمین انگلش اخبار کے دو صحافیوں کو بری طرح سے مارا پیٹا تھا، کیونکہ انہوں نے کے پی ایس گل سے ہاکی فیڈریشن کے بارے میں سوال کیا تھا، جس کے وہ صدر تھے۔ کے پی ایس گل نے آپریشن بلو اسٹار کیا تھا اور ان کے خلاف کئی مقدمات درج تھے۔ حالات سے لگتا ہے کہ ذہنی طور پر کمزور سیاستدان ہو یا سرکاری عہدیدار، ان سے سوال کرنا خود کی شامت کو دعوت دینا ہے۔ اتر پردیش کے چیف منسٹر کا محاسبہ کرنے والا کوئی نہیں، کیونکہ وہ خود بھی وزیر اعظم کے عہدے کا دعویدار ہے۔ اس کا یہ خیال ہے کہ جتنا ظلم وہ مسلمانوں پر کرے گا، اتنا ہندو خوش ہوں گے۔ چنانچہ بلڈوزر کارروائی اس کا مزاج بن گئی ہے۔ غازی آباد کے لونی علاقے کے "حاجی سلمان" کے ساتھ جو کچھ کیا جارہا ہے، اس پر ساری دنیا مذمت کر رہی ہے۔ حاجی سلمان لونی، غازی آباد کی عوام کا چہیتا سوشل میڈیا انفلوئنسر ہے، کھاتے پیتے گھرانے کا ہے، مجاہدانہ صفات کا مالک ہے، اس لئے کسی سے ڈرتا نہیں۔ اس نے لونی کی ایک سڑک کی ویڈیو کلپ سوشل میڈیا پر شیئر کی، جس سے لونی کے ایم ایل اے نند کشور کی بدترین کارکردگی کا ثبوت ملتا ہے۔ جس پر حاجی سلمان کے گھر پر غنڈے بھیجے گئے۔ حاجی سلمان نے ویڈیو کلپ کے ذریعے ایم ایل اے کو چیلنج کیا، جس کے بعد ایف آئی آر درج کروا کے جیل بھیج دیا گیا، جہاں مبینہ طور پر 12 ستمبر کو بعض قیدیوں نے حاجی سلمان پر جان لیوا حملہ کیا۔ جو پہلے سے ہی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تھا۔ اندیشہ ہے کہ حاجی سلمان کو جیل میں نقصان پہنچایا جائے گا۔ ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ مسلمانوں کے حق میں حالات سازگار نہیں ہیں۔ امت مسلک کی جھڑپوں میں اور مسلکی اور سیاسی قیادت اپنے مفادات کے لئے آپس میں لڑ جھگڑ رہی ہے۔ اتنی طاقت، تعداد کے باوجود کوئی مقام نہیں۔ ہم ماضی کے سانحات کا غم منانے سے زیادہ ان سے سبق لیں اور موجودہ حالات میں خود کو مضبوط بنائیں۔ SIR کے نام پر لاکھوں مسلمان ووٹر لسٹ سے باہر ہوچکے ہیں۔ مستقبل میں وہ سرکاری مراعات اور بہت ممکن ہے کہ شہری حقوق سے محروم ہوجائیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ ایمانداری سے خود کا جائزہ لیں۔ ہم نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری اور اپنی قبر خود کھودی ہے۔ تمام سہولتیں اور مسائل ہونے کے باوجود ہم نے ووٹ کی قدر نہیں کی اور ہر الیکشن کے موقع پر 50 فیصد بالغ مسلم آبادی پولنگ بوتھ سے دور رہی۔ مذہبی سیاسی قائدین اپیل کرتے رہے کہ ہمارے ووٹ، ہمارے دستوری حقوق کے تحفظ کی ضمانت ہے، مگر ہم نے پرواہ نہیں کی۔ آج ہم میں سے اکثر اس دستوری حق سے محروم ہو رہے ہیں۔ اگر اب بھی اس نقصان کی تلافی کا موقع ہے تو وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ایک ایسے وقت جب ہمارا وجود خطرے میں ہے، ہماری نئی نسل گمراہی کا شکار ہے، مستقبل سے بے پرواہ ہے، جس کے ذمہ دار ان کے والدین اور سرپرست ہیں، جنہوں نے جانوروں کی طرح پیدا کرکے اولاد کو آوارہ گردی کے لئے سڑکوں پر چھوڑ دیا۔ ان کی بیہودگی، بے حیائی دیکھ کر کون ایک اچھے مستقبل کی امید کرے گا؟ موجودہ حالات میں صرف تعلیم اور ڈگری کافی نہیں ہے، ذہنی، فکری اور اخلاقی تربیت زیادہ ضروری ہے۔ ہم آج انفارمیشن ٹیکنالوجی کے عروج کے دور میں ہیں، نوجوان نسل کو اس میں دلچسپی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے عصری وسائل اور سوشل میڈیا کے تمام پلیٹ فارمز کا مثبت اور تعمیری انداز میں استعمال کریں۔ تو تو میں میں، نوک جھونک کی بجائے سنجیدگی سے دیگر برادرانِ وطن کو اسلام کی اصل تعلیم سے واقف کروایا جائے۔ ہمارا کردار، زبان، لب و لہجہ، معاملہ داری، ہماری پہچان ہے۔ اس میں اگر ہم کامیاب ہیں تو ہمارے دشمن آہستہ آہستہ دوست بن جائیں گے۔ بشرطیکہ ہماری دوستی غیر مذہب کی لڑکیوں سے نہ ہو، کیونکہ ہماری کمائی، بربادی کی وجہ یہ بھی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ماضی کی عظمت پر فخر کرنے کے ساتھ ساتھ حال کی حقیقتوں کا بھی بے لاگ جائزہ لیں۔ صرف اپنے تباہی کا ماتم کرنے سے حالات نہیں بدلیں گے، بلکہ علم، اتحاد، کردار، شعور اور اجتماعی ذمہ داری کے ذریعے اپنا مستقبل تعمیر کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنی نئی نسل کو تعلیم کے ساتھ فکری، اخلاقی اور دینی تربیت دینی ہوگی، اپنے حقوق اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا ہوگا اور اختلافات سے بالاتر ہوکر باہمی تعاون کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ حالات خواہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، مایوسی حل نہیں؛ بیداری، اصلاح اور مسلسل جدوجہد ہی آگے بڑھنے کا راستہ ہے۔ ماضی ہمارے لئے سبق ہے، حال ہماری ذمہ داری اور مستقبل ہماری امانت ہے۔

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
اپنے خورشید پہ پھیلا دیے سائے ہم نے...

9395381226

☆☆☆☆☆

یو پی آئی پر فیس: ڈیجیٹل انڈیا کے لیے بریک یا نیا بحران؟

ایڈوکیٹ طاہر حسین

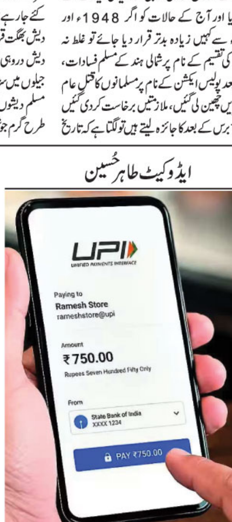

حکومتِ ہند اور نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (NPCI) کی جانب سے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) پر چارجز سے متعلق کی گئی پالیسی اصلاحات نے جہاں بینکنگ شعبے کو ریلیف دینے کی کوشش کی ہے، وہیں دوسری طرف ہندوستان کی ڈیجیٹل معیشت، عام شہری اور تاجروں کے لیے ایک نیا بحران کھڑا کر دیا ہے۔ 2,000 روپے سے زائد کی تاجرانہ ادائیگیوں پر 0.4% مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (MDR) کا نفاذ بظاہر ایک مالیاتی اقدام ہے، لیکن اس کے منفی اور بعید الرس نتائج پر صنعتی ماہرین اور تجارتی تنظیموں نے سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔

بھارت پے (BharatPe) کے سابق شریک بانی اشنیر گروور نے اس پالیسی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ایکس (X) پر لکھا کہ پانچ منٹ گوگل کرنے سے سچ سامنے آجاتا ہے۔ ان کے مطابق:

بینکوں اور حکومت کا منافع RBI: کی طرف سے حکومت کو 2.87 لاکھ کروڑ روپے کا سرپلس، بینکوں کا 4.11 لاکھ کروڑ روپے کا منافع اور NPCI کا 1,888 کروڑ روپے کا سرپلس ثابت کرتا ہے کہ UPI اس نئی پالیسی سے کس کا فائدہ ہو رہا۔

ہندوستان میں اے ٹی ایم (ATM) اور کیش لاجسٹکس پر سالانہ 30,500 کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں؛ لہٰذا UPI پر چارج لگانے کے بجائے کیش کے اخراجات کم کیے جائیں۔ گروور کا کہنا ہے کہ تاجروں پر لگایا جانے والا یہ MDR دراصل ایک ٹیکس" ہے، جس کا حتمی بوجھ گھوم پھر کر عام صارف ہی کی جیب پر پڑے گا۔ ریٹیلرز ایسوسی ایشن آف انڈیا (RAI) نے خبردار کیا ہے کہ یہ پالیسی سالوں کی محنت سے حاصل کی گئی ڈیجیٹل پیش رفت کو تباہ کرسکتی ہے۔ RAI کے سی ای او کمار راجا گوپالن کے مطابق، خاص طور پر تہواروں کے دنوں میں اکثر خریداریاں 2,000 روپیوں سے تجاوز کر جاتی ہیں، ایسے میں تاجروں کے لیے UPI پر رقم قبول کرنا دشوار ہوجائے گا۔ اگر تاجر نقد رقم کی طرف لوٹتے ہیں تو وہ رقم رسمی معیشت سے باہر ہوجائے گی، جس سے جی ایس ٹی کے نظام اور حکومت کے رسمی معیشت (Formalisation) کے مشن کو نقصان پہنچے گا۔ ریٹیل اور معاشی ماہرین کو خدشہ ہے کہ 0.4% کی فیس (جس کی زیادہ سے زیادہ حد 300 روپے ہے) سے بچنے کے لیے تاجر دو آسان راستے اختیار کریں گے:

1. کیش (Cash) کی طرف واپسی: تاجر گاہکوں کو ڈیجیٹل ادائیگی کے بجائے نقد رقم دینے پر مجبور کریں گے۔

2. بل کی تقسیم (Transaction Splitting): فیس سے بچنے کے لیے تاجر ایک ہی بڑے بل کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیں گے (مثلاً 4,000 روپئے کے بل کے لیے 2,000 روپے کے دو الگ الگ اسکین کروانا)، جس سے پورا ڈیجیٹل نظام تکنیکی اور انتظامی طور پر مفلوج ہوکر رہ جائے گا۔

عام آدمی اور چھوٹے تاجروں کا مستقبل:

اگرچہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ چھوٹے تاجروں اور عام صارفین کو استثنیٰ حاصل ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کم منافع (Razor-thin margins) پر کام کرنے والے تاجر اس 0.4% کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے اشیاء کی اصل قیمتیں بڑھا دیں گے۔ دیہی اور چھوٹے شہروں میں جہاں پہلے ہی ڈیجیٹل ساخداری کم ہے، وہاں اس فیس کے بعد اعتماد کا مزید بحران پیدا ہوگا۔ اگر حکومت اور NPCI نے اشنیر گروور اور RAI جیسے اداروں کی تجاویز پر غور نہ کیا اور اس فیصلے کو واپس نہ لیا، تو اندیشہ ہے کہ ہندوستان کی معیشت دوبارہ اسی نقد رقم (Cash Economy) کی طرف لوٹ جائے گی جس سے نکلنے کے لیے اتنی بڑی اصلاحات کی گئی تھیں۔

☆☆☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

وفات شہزادۂ اعظم موسیٰ مبرقع رحمۃ اللہ علیہ ابن امام محمد تقیؑ

سید سرفراز عباس کراروی

جناب سرکار موسیٰ مبرقع ؒ حضرت امام رضا ؑ کے پوتے، امام محمد تقی ؑ کے فرزند ارجمند اور امام علی نقی ؑ کے برادر خرد ہیں، آپ کی والدۂ گرامی جناب سمانہ خاتون ہیں جو حضرت عمار یاسر کی نسل سے تعلق رکھتی تھیں آپ کے متعلق علماء کا کہنا ہے کہ محترمہ بے حد متقی پرہیزگار اور نہایت حسین و جمیل تھیں (جنات الخلود، ص ۳۶ و سرور الفضواد، ص ۱۱۴ و دوائر المعارف، ص ۳۸ طبع بغداد)

آپ کا نام کنیت اور لقب: آپ کا اسم گرامی آپ کے پردادا امام موسیٰ کاظمؑ کے نام پر موسیٰ رکھا گیا کنیت آپ کی ابو احمد ہے اور لقب مبارک میں سید، زکی، طاہر اور ولی وغیرہ کو شمار کیا جا سکتا ہے البتہ شہرت عامہ مبرقع کو حاصل ہے علامہ سید مرتضیٰ حسینی ہندی تحریر فرماتے ہیں کہ " والمبرقع لقب موسیٰ بن محمد بن علی بن موسیٰ الکاظم علیہم السلام " مبرقع جناب موسیٰ ابن امام محمد تقی ابن علی رضا ابن موسیٰ کاظم علیہم السلام کا لقب ہے (تاج العروس جلد ۵، ص ۲۷۴ طبع مصر ۱۳۰۶ھ) یہی کچھ مرحوم ناصر الشریعہ نے مرقوم فرمایا ہے ان کی عبارت کا متن اس طرح سے ہے " موسیٰ پسر امام محمد تقی علیہ السلام کہ معروف است بہ موسای مبرقع " (تاریخ قم، ص ۱۱۶ مطبوعہ ایران)

لقب مبرقع کی وجہ تسمیہ: یوں تو آئمہ طاہرین علیہم السلام کی سبھی اولادیں نہایت زیبا خوبرو، صبیح المنظر اور کمال باطنی کے ساتھ جمال ظاہری سے بھی متصف و آراستہ تھیں لیکن خاص طور پر ان میں بعض شخصیتیں ایسی تھیں جن کے کمال حسن کا جواب ہی نہ تھا مثلاً اولاد امام حسنؑ میں جناب قاسم اولاد امام حسینؑ میں جناب علی اکبرؑ اور اولاد امام زین العابدین میں عبد اللہ باہر وغیرہ چنانچہ جب ذریت امام محمد تقی ؑ میں جناب موسیٰ مبرقع کو دیکھا جاتا ہے تو آپ بھی اپنے گزشتگان کی ہو بہو تصویر نظر آتے ہیں مؤرخین نے آپ کے احوال میں لکھا ہے کہ آنجناب نہایت خوبرو، خوبصورت، خوش شکل اور اعلیٰ درجہ کے حسین و جمیل تھے آپ کے روئے تاباں میں بلا کی صباحت و ملاحت اور غضب کی جاذبیت تھی جو بھی آپ کے چہرۂ انور کو دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا، آپ کے جمال باکمال سے کسی کو سیری ہی نہیں ہو پاتی تھی، اسی لئے لوگوں میں آپ یوسف عصر کہلانے لگے اور جب نوبت یہاں تک پہنچی کہ جس کوچہ و بازار سے آپ گزرتے تو زن و مرد پیر و جوان صغیر و کبیر اپنے مشاغل کو ترک کر کے آپ کے رخ نورانی کے دیدار میں یکسر محو ہونے لگے اور ان کو اپنے عواقب و انجام کی پرواہ نہ رہی تو آپ اپنے روئے منور پر نقاب ڈال کر چلنے لگے تا کہ عوام الناس کی نظریں آپ پر نہ پڑیں اور وہ اپنے امور کو حسب دستور جاری رکھ سکیں نیز آپ نظر بد سے محفوظ رہیں، علامہ خراسانی وغیرہ فرماتے ہیں کہ انہیں تمام وجوہات کی بنا پر آپ مبرقع کے لقب سے ملقب و مشہور ہو گئے ملاحظہ کیجئے، (منتخب التواریخ وجدی فروزاں، ص ۵۲ و کشف الکواکب جلد اول، ص ۴۹۷ و مستدرک عوالم العلوم جلد ۲۳، ص ۵۵۳ و ستارۂ درخشان آسمان ولایت، ص ۱۷ طبع ایران)

واضح رہے کہ نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال نے اپنی کتاب الفرع النامی من الاصل السامی، ص ۳۵ طبع بھوپال ۱۳۰۱ھ میں مبرقع کے بجائے مرقع تحریر فرمایا ہے جو درست نہیں ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت اور نشو ونما: تواریخ کا بیان ہے کہ امام محمد تقی ؑ کے دولتسرا میں ابھی آپ کے نور نظر و لخت جگر جناب امام علی نقی ؑ کی ولادت کو کچھ عرصہ گزرا ہوگا کہ ایک بار پھر سمانہ خاتون کے نخل تمنا میں بہار آئی اور مبدء فیاض و قادر متعال نے حضرت کو ایک پاکیزہ نیک سیرت اور خوبرو خوش منظر فرزند عنایت کیا امام علیہ السلام نے اپنے دادا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے نام نامی پر آپ کا نام موسیٰ رکھا جو بعد میں موسیٰ مبرقع کے نام سے مشہور ہوئے، موسیٰ مبرقع نے عصمت کی آغوش میں آنکھ کھولی اور ولایت و امامت کی نورانی فضاؤں میں تربیت پائی بچپن نہایت ناز و نعم اور ادب و تہذیب اسلامی سے آگندہ ماحول میں پروان چڑھا یہی وجہ تھی کہ آپ ابتدا سے ہی لہو لعب سے دور اور بری عادتوں سے کنارہ کش تھے آپ کی طبیعت میں دین و دینیات کا میلان اور مذہبی امور کی انجام دہی کا جذبہ بیدار تھا، جناب موسیٰ مبرقع رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۱۰ رجب المرجب ۲۱۷ھ کو مدینہ منورہ میں بطن سمانہ خاتون یاسری سے متولد ہوئے (شجرۂ سادات کراری، ص ۳ طبع لکھنؤ ۱۹۲۷ء)

والدئہ گرامی قدر سے مشابہت: امام المورخین علامہ مسعودی متوفیٰ ۳۴۵ھ اور محدث بزگوار حسین بن عبد الوہاب تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت امام محمد تقی ؑ نے مدینہ سے عراق روانہ ہونے کا قصد فرمایا تو آپ نے یہ کیا کہ نور نظر امام علی نقی ؑ کو زانو پر بٹھا کر ان کی امامت و جانشینی کی تصریح فرمائی پھر ان کو مخاطب کر کے پوچھا بیٹا عراقی تحائف میں سے کس چیز کو دوست رکھتے ہو آپ نے جواب میں فرمایا ایک ایسی تلوار چاہتا ہوں جو مثل شعلۂ آتش ہو پھر موسیٰ مبرقع کی طرف رخ کر کے فرمایا نور نظر تم کو کیا پسند ہے فوراً کہا گھر کے لئے فرش یہ منظر دیکھ کر امام محمد تقی ؑ نے ارشاد فرمایا " ابو الحسن اشبھنی و ھذا اشبہ بامہ " ابو الحسن مجھ سے اور موسیٰ اپنی ماں سے شباہت رکھتا ہے (اثبات الوصیہ، ص ۱۸۷ طبع نجف اشرف و عیون المعجزات، ص ۱۱۹ مطبوعہ عراق ۱۹۵۰ء) واضح ہو کہ اس موقع پر جناب موسیٰ مبرقع کی عمر مبارک ۷ سال کی تھی۔

عہد طفلی میں منصب تولیت کا شرف: حضرت امام محمد تقی ؑ جو علم امامت سے دینی و شرعی امور کے علاوہ ذاتی و خانگی ذمہ داریوں سے بھی بخوبی واقف تھے اپنی زندگی کے آخری دنوں اور حیات موسیٰ مبرقع کے ابتدائی ایام میں بعض گھریلو مسائل سے متعلق ایک اہم وصیت نامہ مرتب فرماتے ہیں، آپ نے اپنے وصیت نامہ میں اپنی جائیداد، اوقاف اور صدقات کا متولی و جانشین نیز اپنی بیٹیوں کا نگراں امام علی نقی ؑ ہی کی طرح سے نور چشم موسیٰ مبرقع کو بنایا ہے اور امام علی نقیؑ کی حیات ظاہری کے بعد بھی جناب موسیٰ کو تولیت کے عظیم منصب پر فائز قرار دیا ہے۔

آپ کا ایمان و عقیدہ: علامۂ دوراں حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ متوفیٰ ۴۱۳ھ اپنی کتاب الاختصاص، ص ۸۸ طبع ایران میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ مسائل علمی پوچھنے کے لئے امام علی نقی ؑ کی بارگاہ اقدس میں شرفیاب ہوئے تو قبل اس کے کہ آپ مسائل شروع کرتے فرماتے ہیں" جعلت فداک "یعنی برادرم میری جان آپ پر قربان ہو جائے قارئین محترم جناب موسیٰ مبرقع کے اس مختصر فقرہ کو اگر سرسری نگاہ سے نہ دیکھا جائے اور اس کی معنویت و اخلاص پر غور و خوض کر لیا جائے تو اسی ایک مختصر جملے سے عیاں ہو جاتا ہے کہ موسیٰ مبرقعؒ کی نظر میں امام علی نقی ؑ کی کیا عظمت و منزلت تھی، حقیقت یہ ہے کہ اس مقولہ نے آپ کے عقیدۂ امامت کے راسخ القلب اور ایمان ولایت کے کامل مستحکم ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

آپ کی وثاقت و عدالت: جاننا چاہئے کہ علماء فقہا اور محدثین کی ایک عظیم جماعت نے جناب موسیٰ مبرقعؒ کی عدالت دیانت اور ثقہ ہونے کا اعتراف کیا ہے اور احکام شریعت میں میراث خنثیٰ و دیگر مطالب کے ابواب میں آپ سے روایات و احادیث کو نقل فرمایا ہے مثلاً ثقۃ الاسلام کلینی، شیخ طوسی، شیخ حر عاملی، علامہ مجلسی اور محدث نوری وغیرہم، سید مصطفیٰ برقعی مرحوم کے عیون الفاظ اس طرح ہیں " جماعتی از بزرگان علمائے شیعہ بعدالت و وثاقت و دیانت حضرت موسیٰ مبرقع اعتراف و اذعان کردہ اند و در باب میراث خنثیٰ و مطالب دیگر از او نقل روایات کردہ اند " ۔(ستارۂ درخشان ولایت)

آپ سے روایت کرنے والے: جناب موسیٰ مبرقع سے براہ راست روایت کرنے والے حسن بن علی بن کیسان ہیں، علی بن کیسان سے عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن جعفر سے شیخ جلیل محمد بن یحییٰ العطار القمی نے میراث خنثیٰ کے باب میں کتاب تہذیب الاحکام و کافی میں روایت کی ہے، جناب مبرقع سے روایت کرنے والے مذکورہ راوی ایسے ہیں جنہوں نے کبھی بھی ضعفاء اور غیر ثقہ افراد سے روایت نہیں کی ہے (جدی فروزاں، ص ۲۱۳) یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان میں سے ہر ایک ذاتی طور پر موسیٰ مبرقع کی وثاقت و عدالت کا عقیدہ رکھتے تھے اور آپ کی روایتوں پر بھروسہ فرماتے تھے کیوں کہ اگر وہ لوگ آپ کو موثق و معتمد علیہ نہ سمجھتے ہوتے تو یقیناً آپ سے روایتوں کو نقل نہ کرتے۔

آپ کی مدینہ سے قم ہجرت: جناب موسیٰ مبرقع مدینہ میں پیدا ہو کر پلے بڑھے اور حد کمال کو پہنچے بالآخر ۳۸ سال کی عمر میں ۲۵۵ھ میں کوفہ آئے پھر وہاں سے قم منتقل ہو گئے، جب آپ قم تشریف لائے تو وہاں کے رؤسا نے آپ کے مستقل قیام کی مخالفت کی بہر حال آپ قم چھوڑ کر وہاں سے کاشان پہنچے، آپ کی نسلی عظمت اور تبلیغی سرگرمیوں کی شہرت کی وجہ سے وہاں کے باشندوں نے آپ کی بڑی آو بھگت کی۔ تاریخ کا بیان ہے کہ اہل کاشان آپ کے قیام کرنے سے بڑے خوش تھے اور آپ کے قیام کو سارے کاشان کی خوش قسمتی سمجھتے تھے لیکن اسی دوران میں جب قم والوں کو ہوش آیا اور انکے بعض معزز حضرات جو کہ باہر گئے ہوئے تھے، جیسے ابو الصید بن حسین وغیرہم جب قم پہنچے اور انہیں حادثہ اخراج کا علم ہوا تو وہ بے حد شرمندہ ہوئے اور ان لوگوں کی سخت مذمت کی جن کا ان کے اخراج میں ہاتھ تھا پھر ان معززین اور عرب کے رؤسا نے آپ کو واپس لانے کے لئے ایک جمعیت بھیجی جسنے عذر و معذرت کے بعد آپ کو قم واپس تشریف لانے پر آمادہ کر لیا چنانچہ آپ نہایت عزت و احترام کے ساتھ قم تشریف لائے ان حضرات نے آپ کے لئے ایک شان دار مکان اور بہت سی ضروری چیزیں خریدیں اور جائداد میں ان کو وافر حصہ دیا اور ۲۰ ہزار درہم سے نقد خدمت کی ملاحظہ کیجئے (سفینۃ البحار و منتہیٰ الآمال وغیرہ)۔

آپ کے کشف و کرامات: ۔ا سید مصطفیٰ برقعی مرحوم رقم طراز ہیں کہ ایک بار ایک ولئ خدا نے خواب میں حضرت امام علی رضاؑ کو دیکھا جو ان سے قم والوں کی شکایت کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے کہو کہ وہ میرے پوتے موسیٰ مبرقع کی زیارت کو کیوں نہیں جاتے (ستارۂ درخشان آسمان ولایت، ص ۲۴) جناب مبرقع کی اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت ہوگی کہ خود امام معصومؑ آپ کی زیارت کی طرف توجہ و رغبت دلا رہے ہیں حقیقت میں امام علیہ السلام کی یہ تاکید کج فہموں اور کور باطنوں کے لئے ایک تازیانۂ عبرت سے کم نہیں۔

۔۲ نیز تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مصنف نے جو کسی سید رضوی سے کچھ حساب و کتاب رکھتا تھا ایک کتاب لکھی جس میں جہاں بھی جناب موسیٰ مبرقع کا نام نامی و اسم گرامی آیا ہے تنقید کی ہے اس نے اپنے اس فعل قبیح سے آخر عمر میں توبہ کی اور ایک دوسری کتاب لکھ کر اپنی لاطائل اور فضول باتوں کی تردید کی اس کے باوجود وہ ایک ایسے جان لیوا مرض میں مبتلا ہوا جس سے گلو خلاصی ممکن نہ ہوئی۔

۔۳ عصر حاضر کے ایک شخص نے ایک کتابچہ تحریر کیا جس میں جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ کی شخصیت کو مجروح کرنے کے لئے شراب نوشی کی آپ کی طرف نسبت دی جس کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ ایک گاڑی سے اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ مدتوں ہسپتال میں زیر علاج رہا ایک روز اس کے ایک صمیمی دوست نے مجھ سے ملاقات کے دوران کہا " چقدر زود انتقام خود را دید و اثر و ضعی دشمنئی اہلبیت ظاہر گردید " کس قدر جلد اپنے کیئے کا بدلہ دیکھا اور اہلبیتؑ دشمنی کا وضعی اثر ظاہر ہو گیا، ہم کو چاہئے کہ جا کر اس سے کہیں کہ توبہ کر لے اور خاندان رسالت ﷺ سے عداوت کرنا چھوڑ دے (ستارۂ درخشان آسمان ولایت، ص ۸۶، ۸۷ طبع قم ایران)

آپ کی وفات حسرت آیات: افسوس صد افسوس کہ آپ ۸۰ سال سے زائد زندگی کے ایام گزار کر شب چہار شنبہ بتاریخ ۸ ربیع الثانی ۲۹۶ھ اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ فرما گئے۔ حضرت علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کے عیون الفاظ اس طرح ہیں " توفی لیلۃ الاربعاء ثامن ربیع الآخر ۲۹۶ھ " (بحار الانوار جلد ۱۲) یہی کچھ علامہ نوری طبرسی مرحوم نے بدر مشعشع، ص ۴ اور بلغۃ المجاور، ص ۳۲۸ طبع ایران ۱۳۲۷ھ میں تحریر فرمایا ہے۔

آپ کی نماز جنازہ: جناب سید موسیٰ مبرقعؒ کے انتقال کے بعد ان کی نماز جنازہ اس وقت کے حاکم و امیر جناب عباس بن عمرو غنوی نے پڑھائی تھی (تاریخ قم، ص ۲۱۶ و سفینۃ البحار جلد ۲، ص ۶۵۳)۔

آپ کا روضئہ مبارک و مطہر: جناب موسیٰ مبرقع ابن امام محمد تقی علیہ السلام کو اسی مکان میں جہاں آپ رہتے تھے دفن کیا گیا، ایک روایت کی بنا پر اسی جگہ محمد بن حسن ملقب بہ شنبولہ کا مکان تھا (منتہیٰ الآمال و گنجینۂ دانش مندان وغیرہ) فاضل کشمیری رقم طراز ہیں کہ جناب موسیٰ مبرقع کا روضہ مطہر شہر قم سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے، قبر مطہر پر ایک بڑا عالیشان گنبد سایہ فگن ہے جسے زائر چند میل کی دوری سے دیکھ سکتا ہے لوگ یہاں حوائج کی صورت میں آتے ہیں اور مرادوں کی شکل میں واپس جاتے ہیں (حاشیہ بدر مشعشع عربی، ص ۹۷ طبع نجف اشرف ۱۳۷۲ء) آج کل قم میں جہاں آپ کا روضہ بنا ہوا ہے اسے چہل اختران کہتے ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ: کتاب جدی فروزاں کے فاضل مصنف عباس بن محمد فیض قمی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۶۴ طبع ایران پر ایک بڑی افسوسناک اور حیرت انگیز بات تحریر کی ہے، وہ لکھتے ہیں" موسیٰ مبرقع بہ قم نیامدہ و در کوفہ از دنیا رفتہ است " جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ قم تشریف نہیں لے گئے تھے بلکہ کوفہ میں ہی رحلت فرمائی ہے۔ راقم الحروف کہتا ہے کہ جب کہ سارے علماء مؤرخین اور علمائے انساب جناب مبرقع کی قم تشریف آوری و رحلت پر متفق ہیں تو فرد واحد کے انکار سے مسئلہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

آپ کی ازواج و اولاد: جناب موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ کی ازواج میں ایک زوجہ بریہہ ام الولد کا کتب تواریخ میں سراغ ملتا ہے جو مقبرۂ چہل اختران قم میں مدفون و مقبور ہیں (مختار البلاد، ص ۱۲۲ طبع قم) علماء محققین نیز آئمہ انساب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جناب مبرقع کی اولاد امجاد میں دو لڑکے اور ۴ لڑکیاں تھیں جن کے نام یہ ہیں، سید ابو المکارم احمد و سید محمد، فاطمہ، زینب، میمونہ اور بریہہ ملاحظہ کیجئے (عمدۃ الطالب، ص ۲۰۱ و تحفۃ العالم جلد ۲، ص ۶۴ و اعیان الشیعہ جلد ۴۹، ص ۹۰، سر السلسلۃ علویہ، ص ۴۰ و تاریخ قم ص ۱۲۲)۔

سلسلئہ سادات رضویہ تقویہ: واضح ہو کہ دنیا بھر کے سادات رضوی تقوی ابوالفتحی، برقعی اور شریفی کا سلسلۂ نسب جناب موسیٰ مبرقع ؒ کے توسط سے حضرت امام محمد تقی ابن حضرت امام علی رضا علیہم السلام تک منتہی ہوتا ہے اور آپ ہی ان کے جد اعلیٰ ہیں تمام علماء انساب متفق ہیں کہ سید ابو المکارم احمد بن موسیٰ مبرقع کے فرزند سید محمد اعرج تھے اور محمد اعرج کے فرزند سید احمد نقیب قم تھے جن کی وجہ سے سید موسیٰ مبرقعؒ کی نسل پھلی پھولی اور آج تک جاری و ساری ہے، حضرت علامہ سید قاضی نور اللہ شوشتری شہید ثالث علیہ الرحمہ متوفیٰ ۱۰۱۹ھ رقم طراز ہیں " نسب سادات عظام رضویہ مشہد مقدس منورہ و سادات رضویہ قم مجموع با بی عبد اللہ احمد نقیب قم ابن محمد اعرج ابن احمد بن موسیٰ المبرقع بن الامام محمد تقی علیہ السلام منتھی می شود "مشہد مقدس (خراسان) اور شہر قم کے جملہ سادات رضوی کا شجرۂ نسب ابو عبد اللہ احمد نقیب قم ابن محمد اعرج بن احمد بن موسیٰ مبرقع ابن امام محمد تقی علیہ السلام (ابن امام علی رضا علیہ السلام) کے نام نامی و اسم گرامی تک پہنچتا ہے (مجالس المومنین، ص ۶۴ طبع ایران ۱۲۹۹ھ)۔

****

ایران نے امریکہ کی روایتی عسکری برتری آبنائے ہرمز میں غرق کر دیا

ڈاکٹر شجاعت حسین

جنگ میں فتحیابی کے لیے واضح سیاسی مقاصد، معاشی استحکام، ذہانت کے غلبے، اسلحہ، ہمت، استقامت اور حکمت عملی کے موافقت کے ساتھ ایک عظیم حکمت عملی میں ماسٹری کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاریخی طور پر، جیسا کہ سن زو سے لے کر کارل وان کلازوٹز تک فوجی حکمت عملیوں نے نوٹ کیا ہے، جنگ میں اعلیٰ فضیلت صرف وحشیانہ طاقت کے استعمال جیسے عام انسانوں کے قتل، بچے اور بچیوں کے اسکولوں پر بمباری، اسپتالوں کی مسماری، بنیادی سہولیات کی تباہی کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ دشمن کی مزاحمت کو توڑنے، دیرپا امن کو حاصل کرنے اور اہداف و مقاصد کے عبور کرنے کے بارے میں ہے۔

پوری تاریخ میں، کامیاب فوجی مہمات پانچ بنیادی ستونوں پر انحصار کرتی ہیں: 1۔ واضح، قابل حصول سیاسی مقصد کی وضاحت کریں جنگ سیاسی نتیجہ حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ بغیر کسی واضح مقصد کے چاہے وہ علاقے کا دفاع ہو، حکومت کی تبدیلی پر مجبور ہو، یا زمین پر دوبارہ دعویٰ کرنا ہو، فوجی لامتناہی، ناقابل شکست تنازعہ میں داخل ہونے کا خطرہ ہے۔

2۔ دشمن کی حکمت عملی پر حملہ کریں، ان کی طاقت پر نہیں جیسا کہ سن زو نے مشہور طور پر دی آرٹ آف وار میں لکھا ہے، جنگ کی اعلیٰ ترین شکل دشمن کے منصوبوں کو ناکام بنانا ہے اور ان کے اتحاد میں خلل ڈالنا ہے بجائے اس کے کہ لڑائی لڑیں۔ دشمن کی آبادی۔ دھوکہ دہی اور رفتار: دشمن کو مغلوب کرنے کے لیے دغابازی، غلط معلومات اور اچانک ہتھکنڈوں کا استعمال کریں اس سے پہلے کہ وہ موثر دفاع کر سکے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرح جھوٹے دعوے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

3۔ مکمل لاجسٹک اور اقتصادی برتری کو برقرار رکھیں شوقیہ مطالعہ کی حکمت عملی؛ پیشہ ور لاجسٹکس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ طویل المدتی کوششوں کو برقرار رکھنے کے لیے ملکی صلاحیت کے بغیر فوج جیت نہیں سکتی۔ سپلائی لائنز کو محفوظ بنائیں: اگلی صفوں میں ایندھن، خوراک، گولہ بارود اور طبی سامان کی مسلسل روانی کو یقینی بنائیں۔ اقتصادی لچک: مضبوط مینوفیکچرنگ بیس اور مالیاتی نظام کو برقرار رکھیں جو جدید ٹیکنالوجی جیسے گائیڈڈ گولہ بارود، وارڈ رو سسٹم، وار بر سسٹم، معلومات اور ذہانت پر غلبہ حاصل کریں تباہ کن غلط حسابات سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو اور اپنے دشمن کو جاننا ضروری ہے۔ دشمن کی حرکات اور اندرونی کمزوریوں کا پتہ لگانے کے لیے سیٹلائٹ جاسوسی، سائبر جاسوسی، سگنلز انٹیلی جنس اور مقامی انسانی اثاثوں کے امتزاج کا استعمال کریں۔

5۔ جنگ کے بعد امن جیتنا فوجی فتح بے معنی ہے اگر یہ ایک مستقل شورش کا باعث بنے۔ حقیقی فتح کے لیے شہری آبادی کے "دل اور دماغ" جیتنے، مستحکم حکمرانی قائم کرنے، اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ تنازع دوبارہ شروع نہ ہو۔

امریکہ و اسرائیل اور ایران جنگ کا مطالعہ و تجزیہ کریں تو امریکہ مندرجہ بالا نظریے سے مکمل طور پر ناکام رہا ہے بلکہ ہر لحاظ سے ایران نے سبقت و برتری حاصل کر لی ہے۔

امریکہ اور ایران جنگ کے بارے میں خیال کیا جا رہا تھا کہ ایران اسے چند دنوں، اگر گھنٹوں میں نہیں، ہار جائے گا، وہ اب سات ماہ سے زیادہ عرصے تک جاری رہ چکی ہے اور امریکہ کو اربوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ درست رقم سینکڑوں ارب ڈالر ہے۔ پینٹاگون کی ایک رپورٹ اور خطے میں موجود امریکی اڈوں پر تباہ شدہ سامان کی سامنے آنے والی حیران کن نئی تصاویر اب ایک ایسی کہانی بیان کر رہی ہیں جسے سرکاری بیانات نے اب تک چھپا رکھا تھا۔

پہلی نظر کی جائزہ رپورٹ کے مطابق، اب تک امریکہ کی لاگت سینکڑوں ارب ڈالر ہو چکی تھی۔ اس میں استعمال کیے گئے ہتھیاروں اور گولہ بارود، اضافی آپریشنل اخراجات اور آلات کے نقصان کی مد میں شامل ہیں۔

ان نقصانات میں درجنوں طیارے اور ڈرون بھی شامل ہیں۔ ان میں سے بعض کے ملبے کی تصاویر CBS News نے نامعلوم فیلڈ اہلکاروں سے حاصل کی ہیں۔ یہ تصاویر ظاہر کرتی ہیں کہ ایران کی جانب سے میزائلوں اور ڈرونز کی مہم نے مغربی ایشیا میں امریکی افواج کو سرکاری طور پر تسلیم کیے جانے سے کہیں زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اور مسلسل نقصانات کا سامنا ہے۔

مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ اس کے باوجود واشنگٹن کا مؤقف برقرار ہے کہ اس نے ایران کی فوجی صلاحیت کو بری طرح تباہ کر دیا ہے اور امریکہ کے پاس اب بھی جنگ جاری رکھنے کی صلاحیت موجود ہے۔

انسپکٹر جنرل کی رپورٹ میں خود کہا گیا ہے کہ ایرانی حملوں کے نتیجے میں کویت، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، عراق، عمان اور اردن میں موجود امریکی تنصیبات پر سینکڑوں عمارتوں اور دیگر ڈھانچوں کو نقصان پہنچا یا وہ تباہ ہو گئے۔ ان تنصیبات کی مرمت کے اخراجات اس رپورٹ میں شامل نہیں ہیں، کیونکہ پینٹاگون نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا کہ کیا کچھ دوبارہ تعمیر کیا جائے گا، کہاں تعمیر کیا جائے گا، یا ان اخراجات کو میزبان ممالک کے ساتھ کس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

سعودی عرب کے پرنس سلطان ایئر بیس پر موجود ایک Sentry Boeing E-3 طیارہ بھی بری طرح متاثر دکھائی دیتا ہے، جس کی دُم بظاہر ایک حملے میں الگ ہو گئی۔

ایک فوجی اہلکار نے اس نیٹ ورک کو بتایا،" یہ ہمارے اڈوں کو پہنچنے والا بہت بڑا نقصان ہے، جس کے بارے میں امریکی عوام کو نہیں بتایا گیا۔" ایک دوسرے اہلکار نے پینٹاگون کی اس اصطلاح کا حوالہ دیتے ہوئے، جس میں دفاعی نظام کو عبور کرنے والے میزائلوں کو "سکوئرٹرز (squirters)" کہا گیا ہے، کہا: "ہم وہاں کھڑے ہیں، آنکھیں بند کیے ہوئے، اور ہمارے چہرے پر گھونسے برسائے جا رہے ہیں۔"

ایران کی جانب سے امریکہ کو شدید نقصان پہنچانے کے انکشاف نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور وزیرِ دفاع پیٹ ہیگستھ کی جنگ کے ابتدائی دنوں کی یقین دہانیوں پر سوالات اٹھائے ہیں۔ ان دونوں کی جانب سے کہا گیا تھا کہ امریکہ نے ایران کو شکست دے کر جھکنے پر مجبور کر دیا ہے اور ہتھیاروں اور گولہ بارود کی کوئی کمی نہیں ہے، جیسا کہ میڈیا میں بھی رپورٹ کیا گیا تھا۔

ہیگستھ نے مارچ میں کہا تھا، "ہمارے دفاعی اور جارحانہ ہتھیاروں کے ذخائر ہمیں اس مہم کو جتنے عرصے تک ضرورت ہو، جاری رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا تھا کہ اگر ایران یہ سمجھتا ہے کہ امریکہ یہ جنگ جاری رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو وہ "بہت بڑی غلط اندازہ کاری" کر رہا ہے۔

جولائی تک، ہیگستھ کانگریس سے مزید 67 ارب ڈالر کی اضافی فنڈنگ کا مطالبہ کر رہے تھے اور خبردار کر رہے تھے کہ اضافی رقم کے بغیر پینٹاگون کو "اہم کمی کا سامنا ہو سکتا ہے"، جس سے فوجیوں کی تنخواہیں ادا کرنے، آلات اور گولہ بارود دوبارہ فراہم کرنے اور دنیا بھر میں فوجی کارروائیاں جاری رکھنے کی اس کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔

رپورٹ میں ٹھوس ایندھن والے راکٹ موٹرز، اعلیٰ معیار کے دھماکا خیز مواد، پروپیلنٹس اور ماہر مینوفیکچرنگ افرادی قوت کو اہم رکاوٹوں کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی دفاعی صنعتی شعبے کو پیداوار بڑھانے کے لیے "خاصا وقت" درکار ہے۔

دوسری جانب، جنگ کے ساتویں مہینے میں داخل ہونے کے باوجود امریکہ کی توجہ دوسری سمتوں میں بھی بٹ رہی ہے۔ وائٹ ہاؤس اب نومبر کے وسط مدتی انتخابات کے بعد جنگ ختم کرنے کی بات کر رہا ہے۔ دوسری طرف کانگریس میں بھی جنگ جاری رکھنے کو چیلنج کیا جا رہا ہے

اور پھر یمن کا معاملہ ہے، جہاں ایران کے حوثی اتحادیوں نے اسٹریٹجک بندرگاہ موچا (Mocha) پر قبضہ کر لیا ہے اور باب المندب کی جانب پیش قدمی کی ہے۔ اس سے آبنائے ہرمز کے بعد ایک دوسری اہم بحری گزرگاہ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

واشنگٹن کے خلیجی اتحادیوں کے لیے اس صورتِ حال نے ایک پریشان کن اسٹریٹجک سوال پیدا کر دیا ہے: اگر سات ماہ کی امریکی فوجی طاقت ایران کو آبنائے ہرمز میں اپنی مزاحمت جاری رکھنے سے نہیں روک سکی، اور نہ ہی اس کے حوثی اتحادیوں کو باب المندب میں پیش قدمی سے روک پائی، تو امریکی سکیورٹی چھتری کتنی دیرپا ہے؟

اب جو تصویر سامنے آ رہی ہے، اس کے مطابق امریکی فوجی کو شکست کا سامنا ہے۔ یہ ذلت آمیز شکست ہے۔ ایران کی دفاعی صلاحیتوں کا تمام دنیا نے واضح طور پر اعتراف کر لیا ہے۔

خود امریکہ اربوں ڈالر کے نقصانات برداشت کر رہی ہے، قیمتی گولہ بارود استعمال کر رہی ہے اور اس اسٹریٹجک صلاحیت کو دوبارہ بحال کرنے میں مشکلات کا سامنا کر رہی ہے جس کی بڑی طاقتوں کے درمیان مسابقت کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

ایوانِ نمائندگان نے ایک بار پھر جنگ ختم کرنے کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ تیسری مرتبہ امریکی ایوانِ نمائندگان نے ایران میں جاری جنگ ختم کرنے کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ ایوان نے ایک منظور کی ہے، جس کے تحت صدر ٹرمپ کی کانگریس کی منظوری کے بغیر مزید فوجی کارروائی جاری رکھنے کی صلاحیت ختم ہو جائے گی۔

امریکہ کے خلاف موجودہ کشیدگی اور جنگی صورتحال میں ایران کو اسٹریٹجک، معاشی اور جغرافیائی لحاظ سے کچھ نمایاں برتری حاصل رہی ہے، جس نے امریکی افواج اور معیشت کو شدید دباؤ میں ڈالا ہے۔

ایران کے ساتھ جاری کشیدگی اور طویل فوجی محاذ آرائی نے مشرقِ وسطیٰ میں امریکہ کی روایتی عسکری برتری اور سفارتی وقار کو شدید دھچکا پہنچایا ہے، جہاں آبنائے ہرمز پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے دعوے اور ابتدائی جنگی کامیابیوں کے باوجود واشنگٹن کو بالآخر ثالثوں کی وساطت سے عارضی جنگ بندی اور مذاکرات کی طرف لوٹنا پڑا۔ سفارت کاری اور خیالی وقار کو پہنچنے والے نقصانات کی بھرپائی اور بحران کا سامنا ہے۔ عسکری اہداف کا محدود نفاذ: امریکہ ایران کے عسکری ڈھانچے کو مکمل تباہ کرنے اور آبنائے ہرمز کو بغیر کسی شرط کے کھولنے کے ابتدائی دعوے کرنے میں ناکام رہا۔ عالمی تجارت اور تیل کی سپلائی کا متاثر ہونا: آبنائے ہرمز میں جاری تنازع اور بحری جہازوں کی نقل و حمل میں تعطل نے عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں کو غیر مستحکم کیا۔ ثالثی کا کردار: امریکہ کو اپنی براہِ راست طاقت کے بجائے پاکستان، قطر اور عمان جیسے علاقائی ممالک کی سفارتی کوششوں اور ثالثی پر انحصار کرنا پڑا۔ حکومتی تضاد: امریکی قیادت کی طرف سے کبھی جنگ ختم کرنے کے دعوے اور کبھی دوبارہ بمباری کی دھمکیوں نے بین الاقوامی سطح پر امریکی پالیسی کے تضاد کو ظاہر کیا۔

یہ فرعون اور یزید جیسے کرداروں کے لیے عبرت ہے کہ جھوٹ، فریب، غرور اور عسکری طاقت سے جنگ نہیں جیتی جا سکتی۔

7060888223

مغربی بنگال میں 37 لاکھ سے زائد ووٹر اپیلیں زیر التوا

ایس آئی آر کے بعد انتخابی فہرست پر سپریم کورٹ میں سماعت

نئی دہلی : مغربی بنگال میں ووٹر لسٹ کی خصوصی جامع نظرثانی یعنی (ایس آئی آر) کے بعد انتخابی فہرست میں نام حذف یا شامل کیے جانے سے متعلق 37 لاکھ سے زائد اپیلیں اب بھی زیر التوا ہیں۔ الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ میں داخل اپنے جواب میں یہ اعداد و شمار پیش کیے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے مطابق ایس آئی آر سے متعلق فیصلوں کے خلاف مجموعی طور پر 38,20,683 اپیلیں دائر کی گئیں ، جن میں سے اب تک صرف 1,02,231 اپیلوں کا فیصلہ کیا گیا ہے ، جبکہ 37,18,452 اپیلیں زیر التوا ہیں۔ یہ معاملہ سپریم کورٹ میں مغربی بنگال کانگریس کی ایس آئی آر کمیٹی کے چیئرمین پرسن جیت بوس کی جانب سے دائر درخواست کے سلسلے میں سامنے آیا ہے۔ درخواست میں انتخابی حلقہ وار تفصیلات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، خصوصاً ان ووٹروں کے دعووں اور اعتراضات سے متعلق جن کے نام ایس آئی آر کے دوران انتخابی فہرست سے خارج کیے گئے تھے۔ 17 جولائی کو چیف جسٹس آف انڈیا سوریا کانت، جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے معاملے کی سماعت کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سے جواب طلب کیا تھا۔ بعد ازاں 25 اگست کو سپریم کورٹ نے کمیشن کو ہدایت دی کہ وہ ایس آئی آر کے دوران انتخابی فہرست سے نام خارج یا شامل کیے جانے کے خلاف دائر اپیلوں کی تعداد، ان کے نمٹارے اور زیر التوا معاملات کی تفصیلات پیش کرے۔ عدالت نے اس بات پر بھی زور دیا تھا کہ ان اپیلوں کا فیصلہ مقررہ وقت کے اندر کیا جانا ضروری ہے اور الیکشن کمیشن سے پوچھا تھا کہ زیر التوا معاملات کو تیزی سے نمٹانے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں اور مزید کتنے ٹریبونلز کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ الیکشن کمیشن کے حلف نامے میں مجموعی تعداد تو بتائی گئی ہے ، تاہم یہ تفصیل واضح طور پر فراہم نہیں کی گئی کہ 37.18 لاکھ زیر التوا اپیلوں میں کتنی اپیلیں ان ووٹروں کی ہیں جن کے نام حذف کیے گئے اور کتنی اپیلیں انتخابی فہرست میں نام شامل کیے جانے کے خلاف ہیں۔ یہ تفریق اس لیے اہم ہے کہ نام حذف ہونے والے ووٹر اپنی انتخابی حیثیت بحال کرانے کے لیے اپیل کرتے ہیں ، جبکہ دوسری نوعیت کی

اپیلیں انتخابی فہرست میں نام شامل کیے جانے سے

صرف 1.02 لاکھ نمٹائی گئیں

متعلق ہوتی ہیں۔ درخواست گزار پرسن جیت بوس کے مطابق ایس آئی آر کے اینمیریشن مرحلے کے دوران 58 لاکھ سے زیادہ ووٹروں کو انتخابی فہرست سے باہر رکھا گیا تھا۔ دعویٰ اور اعتراضات کے مرحلے کے دوران نام شامل کرانے کے لیے فارم 6 اور 6A کے ذریعے تقریباً 9.64 لاکھ درخواستیں موصول ہوئیں، جبکہ نام حذف کرانے کے لیے فارم 7 کے ذریعے 99 ہزار سے زیادہ درخواستیں داخل کی گئیں۔ درخواست گزار کے مطابق حتمی انتخابی فہرست میں تقریباً 1.82 لاکھ نئے ناموں کا اضافہ ظاہر ہوا۔ یہ اعداد درخواست گزار کی جانب سے عدالت میں پیش کیے گئے دعووں سے متعلق ہیں۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے عدالت میں پیش کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق 17 دسمبر 2025 کو ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری ہونے سے 7 اگست 2026 تک فارم 6 کے ذریعے 34.13 لاکھ درخواستیں داخل کی گئیں۔ فارم 6 انتخابی فہرست میں نام شامل کرانے کے لیے استعمال ہونے والی قانونی درخواست ہے۔ اس میں پہلی مرتبہ ووٹر بننے والے افراد کے علاوہ وہ لوگ بھی شامل ہوسکتے ہیں جن کے نام ڈرافٹ مرحلے کی نظرثانی کے دوران خارج ہوگئے تھے اور وہ دوبارہ نام شامل کرانے کی درخواست دے رہے تھے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد مغربی بنگال ، اڑیسہ اور جھارکھنڈ سے تقریباً 700 عدالتی افسران کو دعووں اور اعتراضات سے متعلق معاملات سے نمٹنے کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ اس وقت تقریباً 60 لاکھ دعووں اور اعتراضات سے متعلق بوجھ موجود تھا۔ بعد ازاں سپریم کورٹ کی ہدایت پر کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے 19 اپیلیٹ ٹریبونلز قائم کیے، جن کی سربراہی سابق ہائی کورٹ چیف جسٹسز اور ججوں کو سونپی گئی ، تاکہ SIR سے متعلق اپیلوں کا فیصلہ کیا جاسکے۔ الیکشن کمیشن کے تازہ اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے کہ ایس آئی آر سے متعلق اپیلوں کا ایک بہت بڑا حصہ ابھی فیصلہ طلب ہے۔ 38.20 لاکھ اپیلوں میں سے صرف 1.02 لاکھ کے نمٹارے اور 37.18 لاکھ کے زیر التوا ہونے کی تفصیل اب سپریم کورٹ کے سامنے ہے۔ اب عدالت کے سامنے اہم سوال یہ ہے کہ زیر التوا اپیلوں کو کس رفتار سے نمٹایا جائے گا ، حذف کیے گئے ووٹروں کی اپیلوں کو کس طرح ترجیح دی جائے گی اور انتخابی فہرست سے متعلق اعتراضات کا حتمی طور پر فیصلہ کرنے کے لیے ٹریبونلز کی موجودہ تعداد کافی ہے یا مزید انتظامات کی ضرورت ہوگی۔

65 سالہ ملزم کو ضمانت کے باوجود رہائی نہیں

مقامی ضامن کی شرط میں تبدیلی کے لیے بامبے ہائی کورٹ میں عرضداشت

ممبئی 18/ستمبر۔ دہشت گردی کے الزامات کے تحت گذشتہ پندرہ سالوں سے جیل میں مقید ایک 65 سالہ ضعیف شخص ابتک بامبے ہائی کورٹ سے ضمانت حاصل کرنے کے باجود جیل سے رہا نہیں ہوسکا ہے کیونکہ بامبے ہائی کورٹ نے اسے بطور ضامن کسی مقامی شخص کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا تھا۔ ملزم کفیل احمد کی گذشتہ سال بامبے ہائی کورٹ نے طویل قید اور مقدمہ کی سماعت میں ہونے والی تاخیر کی بنیاد پر ضمانت منظور کی تھی۔ بامبے ہائی کورٹ کی دورکنی بینچ کے جسٹس اے ایس گڈکری اور جسٹس آر آر بھونسلے نے کفیل احمد کی ضمانت منظور کرتے ہوئے اسے مقامی ضامندار پیش کرنے کی شرط پر جیل سے رہا کیئے جانے کا حکم جاری کیا تھا۔ بامبے ہائی کورٹ میں کفیل احمد کے مقدمہ کی پیروی ایڈوکیٹ مبین سولکر نے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کے توسط سے کی تھی۔ ملزم کفیل احمد کا تعلق بہار سے ہے اور اس کی ضمانت لینے کے لیئے مہاراشٹر میں کوئی موجود نہیں ہے لہذا آج بامبے ہائی کورٹ میں ضمانت کی شرط میں تبدیلی کی عرضداشت صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ قاسمی کی ہدایت پر ایڈوکیٹ متین شیخ نے داخل کی ہے۔ گذشتہ ہفتہ ملزم کفیل احمد کے لڑکے نے مولانا حلیم اللہ قاسمی سے ملاقات کرکے اس کے ضعیف والد کی جیل سے رہائی کی درخواست کی تھی جس کے بعد بامبے ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کی گئی۔ ملزم کفیل احمد کے خلاف دہلی میں بھی ایک مقدمہ زیر سماعت ہے جہاں اسے ضمانت مل چکی ہے اور دہلی کی عدالت نے کفیل احمد کو کسی بھی صوبے سے تعلق رکھنے والے شخص کو بطور ضمانتدار پیش کرنے کی اجازت دی تھی۔ ایڈوکیٹ متین شیخ کی جانب سے داخل پٹیشن میں تحریر ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے ایک سال قبل ضمانت منظور ہوجانے کے باوجود ملزم کی ابتک جیل سے رہائی نہیں ہوسکی ہے کیونکہ مقامی ضامن دار کی جو شرط عدالت نے تجویز کی ہے ملزم اسے پورا کرنے میں ناکام ثابت ہوا ہے کیونکہ ملزم کا تعلق صوبہ بہار سے ہے اور مہاراشٹر میں اس کا کوئی جاننے والا نہیں ہے جو اس کی ضمانت لے سکے۔ عرضداشت میں مزید تحریر ہے کہ جس طرح سے دہلی کورٹ نے ملزم کو بیرون ریاست سے تعلق رکھنے والے ضامندار کو پیش کرنے کی اجازت دی ہے بامبے ہائی کورٹ بھی ملزم کو ایسی سہولت دے تاکہ پندرہ سالوں سے جیل میں مقید ملزم کی رہائی عمل میں آسکے۔ ملزم کفیل احمد کی عرضداشت پر اگلے ہفتے کسی دن سماعت متوقع ہے۔ واضح رہے کہ ملزم کفیل احمد پر عروس البلاد ممبئی کے تین مختلف مقامات پر ہوئے بم دھماکہ معاملہ بنام 13/7 ممبئی سلسلہ وار بم دھماکہ میں دیگر ملزمین کے ساتھ ملوث ہونے کا الزام ہے۔ ملزم کفیل احمد سمیت دیگر تمام گیارہ ملزمین کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعات

B-120,109,379,324,325,326,307,302,

اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون، دھماکہ خیز مادہ کے قانون اور مکوکا قانون کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ چارج فریم کیا تھا۔ اس معاملے کا سامنا کررہے ملزمین نقی احمد وصی احمد، ندیم اختر اشفاق شیخ، ہارون عبدالرشید نائیک، کفیل احمد محمد ایوب انصاری،، اسعد اللہ اختر جاوید اختر عرف ہڈی، سید اسماعیل آفاق علیم لنکا، صدام حسین فیروز خان، زین العابدین عبدالرزاق کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی قانونی امداد فراہم کررہی ہے۔ سیشن عدالت میں ملزمین کے دفاع میں ایڈوکیٹ عبدالوہاب خان، ایڈوکیٹ شریف شیخ، ایڈوکیٹ حسنین قاضی و دیگر پیش ہورہے ہیں۔

ٹی ایم سی تنازعہ پر تیجسوی یادو کا طنز

'اب پارٹیوں کے نام، نشان اور بینک کھاتے بھی لوٹے جا رہے ہیں'

پٹنہ: بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے نام اور انتخابی نشان سے متعلق تنازعہ پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور الیکشن کمیشن کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ کو توڑنے کے بعد اب اپوزیشن جماعتوں کے نام، انتخابی نشان اور بینک کھاتے بھی لوٹے جا رہے ہیں۔ تیجسوی یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ آئین، جمہوری روایات اور جمہوری اقدار کو 'تار تار' کرتے ہوئے پہلے اپوزیشن جماعتوں کے ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمنٹ کو توڑا گیا، پھر وزرائے اعلیٰ سمیت حکومتیں 'چوری' کی گئیں اور اب اپوزیشن جماعتوں کے نام، انتخابی نشان اور بینک کھاتوں کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے لکھا، "ان کی جمہوری چوری اور ڈکیتی کی بھوک اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب اپوزیشن پارٹیوں کے نام، انتخابی نشان اور بینک کھاتے بھی لوٹے جا رہے ہیں۔"

تیجسوی یادو نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی کی رہنمائی اور الیکشن کمیشن کی ہدایت پر شیوسینا، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) اور لوک جن شکتی پارٹی (ایل جے پی) کے بعد اب ٹی ایم سی کے ساتھ بھی وہی کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو ادارے جمہوریت کے رکشک (محافظ) ہونے چاہئیں، وہی اب بھکشک (تباہ کرنے والے) کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ تیجسوی کا یہ بیان ٹی ایم سی کے نام اور اس کے روایتی انتخابی نشان 'پھول اور گھاس' کو آئندہ ضمنی انتخابات کے لیے فریز کیے جانے کے پس منظر میں آیا ہے۔ دریں اثنا، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بھی ٹی ایم سی کے معاملے پر الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے ایکس پر کہا کہ پہلے شیوسینا، پھر این سی پی اور اب ترنمول کانگریس، ہر بار ایک ہی طریقہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی اور الیکشن کمیشن مل کر ایک پارٹی کو توڑتے ہیں اور پھر اس کا انتخابی نشان چھین لیا جاتا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ جب پوری پارٹی 'چوری' کی جاسکتی ہے تو کروڑوں ہندوستانیوں کے ووٹ 'چوری' ہونا بھی حیرت کی بات نہیں۔ انہوں نے 'ووٹ چوری، حکومت چوری، اب پارٹی چوری' کا حوالہ دیتے ہوئے اسے جمہوری زوال کی علامت قرار دیا۔

گیسٹ ٹیچر کے اعزازیہ کے لیے 18.42 کروڑ روپے جاری

رائے پور، 18 ستمبر (یواین آئی) چھتیس گڑھ حکومت نے ریاست کے 25 اضلاع میں کام کرنے والے 1,535 گیسٹ ٹیچر کو چھ ماہ کے اعزازیہ کی ادائیگی کے لیے 18.42 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ جمعہ کو ڈائریکٹوریٹ آف پبلک انسٹرکشن کی طرف سے جاری ایک حکم نامے کے مطابق یہ رقم مالی سال 27-2026 کے لیے منظور کی گئی ہے۔ گیسٹ ٹیچر کا اعزازیہ 20,000 روپے ماہانہ مقرر کیا گیا ہے۔ آرڈر کے مطابق بلرام پور ضلع میں سب سے زیادہ 220 گیسٹ ٹیچر کے لیے 2.64 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ کونڈا گاؤں میں 141 اساتذہ کے لیے 1.69 کروڑ 20 لاکھ روپے، بستر میں 133 اساتذہ کے لیے 1.59 کروڑ 60 ہزار روپے، سورج پور میں 130 اساتذہ کے لیے 1.56 کروڑ روپے، کنکیر میں 126 اساتذہ کے لیے 1.51 کروڑ 20 لاکھ روپے جاری کیے گئے ہیں۔

اردو صحافت کانکلیو میں زبان و صحافت کے فروغ پر اہم گفتگو

اردو ہندوستانی تہذیب، شائستگی اور مشترکہ ورثے کی امین قرار

نئی دہلی: بھارت ایکسپریس نیوز نیٹ ورک کے زیر اہتمام بزم صحافت کے تحت اردو صحافت کانکلیو کا انعقاد انڈیا انٹرنیشنل سینٹر، نئی دہلی میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کے اشتراک سے یک روزہ 'اردو صحافت کانکلیو' کا انعقاد کیا گیا۔ اس کانکلیو میں صحافت اور ادب سے وابستہ معزز و موقر شخصیات نے شرکت کی اور اردو زبان و صحافت کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔ افتتاحی اجلاس میں بحیثیت مہمان خصوصی، مرکزی وزیر برائے اقلیتی و پارلیمانی امور، حکومت ہند کرن رجیجو نے شرکت کی۔ مہمانان اعزازی میں بی جے پی کے سابق مرکزی وزیر اور قومی ترجمان سید شاہنواز حسین، راجیہ سبھا کے سابق رکن پارلیمنٹ و سینئر صحافی شاہد صدیقی اور قومی کمیشن برائے اقلیتی تعلیمی ادارہ جات کے کارگزار چیئرمین پروفیسر (ڈاکٹر) شاہد اختر شامل رہے۔ کلیدی خطبہ بھارت ایکسپریس نیوز نیٹ ورک کے ڈائریکٹر اینڈ گروپ مینیجنگ ایڈیٹر رادھے شیام رائے نے پیش کیا۔ جبکہ تعارفی کلمات این سی پی یو ایل کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے پیش کیا۔ بھارت ایکسپریس اردو کے ایڈیٹر ڈاکٹر خالد رضا خان نے استقبالیہ کلمات پیش کیا جبکہ نظامت کی ذمہ داری بھارت ایکسپریس اردو کے چیف سب ایڈیٹر ڈاکٹر نثار احمد خان نے نبھائی۔

مہمان خصوصی کرن رجیجو نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ہوئے کہا کہ یہ کانکلیو اس اعتبار سے بے حد اہم ہے کہ اس میں اردو زبان اور اس کی خدمات کے تعلق سے گفتگو کی جارہی ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس زبان کی شیرینی کا گہرا احساس ہے۔ اس زبان کا واقف شخص بہت ہی ثروت مند ہوتا ہے۔ یہ زبان شخصیت کو سنوارنے کے ساتھ زندگی گزارنے کے آداب بھی سکھاتی ہے۔ انھوں نے اردو زبان کے تاریخی حقائق اور اس کی قدامت پر بھی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ خالص ہندوستان کی زبان ہے۔ تقسیم کے بعد گرچہ ہمارے پڑوسی ملک نے اسے اپنی زبان کے طور پر قبول کیا، لیکن وہ لوگ بھی ہندوستان ہی کے تھے۔ اس لیے اردو کی جائے پیدائش اور اس کا خمیر ہندوستانی ہے، اسے کسی مذہب یا فرقے سے قطعی نہیں جوڑا جاسکتا۔ مہمان اعزازی سید شاہنواز حسین نے اردو زبان کی خصوصیات اور لفظوں کی تاثیر پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو مشترکہ تہذیبی وراثت کی امین ہے۔ مختلف زبانوں سے آنے والے الفاظ اسے ہر طبقے کے لئے مقبول بناتے ہیں۔ مہمان اعزازی سابق ایم پی اور سینئر صحافی شاہد صدیقی نے اردو زبان کی شناخت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو کی شناخت تہذیب، شائستگی اور محبت سے ہے، یہ عوام کی زبان ہے، یہی وجہ ہے کہ فلموں میں اس کا استعمال کثرت سے کیا گیا ہے۔ انھوں نے مصنوعی ذہانت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اردو زبان کو وسیع پیمانے پر فروغ دینے کے لیے اے آئی کو بھی کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر شاہد اختر نے کہا کہ ہندوستان، زبانوں کا مرکز ہے، جس میں اردو زبان کی منفرد شناخت ہے، وزیر اعظم نے جس وکست بھارت 2047 کا خواب دیکھا ہے اس میں ہندوستانی زبانوں بالخصوص اردو کا بہت ہی اہم کردار ہوگا، اس لیے کہ یہ اتحاد، مشترکہ تہذیب اور محبت کی نمائندگی کرتی ہے۔

جامع مسجد میں عالمی امن کے لیے خصوصی دعا

میر واعظ نے کی سماجی اصلاحی اقدام کے لیے عوامی حمایت کی اپیل

سرینگر (پرویز الدین): سرینگر کی تاریخی جامع مسجد میں ایران، فلسطین، لبنان، یمن اور یوکرین کے ساتھ ساتھ دنیا کے دیگر تنازعات سے متاثرہ حصوں میں امن اور مصائب اور معصوم جانوں کے ضیاع کے خاتمے کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اٹھائے ہوئے ہاتھوں اور نم آنکھوں سے اللہ تعالیٰ سے ان تمام لوگوں کے لیے رحمت، امن، انصاف اور راحت کی دعا کی جو جنگ کے درد اور تباہی کو برداشت کررہے ہیں۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے میر واعظ کشمیر مولوی محمد عمر فاروق نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ متحدہ مجلس علمائے جموں و کشمیر کی طرف سے حال ہی میں اپنائے گئے سماجی اصلاحی اقدامات کی حمایت اور فعال طور پر حصہ لیں۔ حالیہ علماء کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے میر واعظ نے کہا کہ مختلف خطوں اور مکاتب فکر کے علماء نے معاشرے کو درپیش چند اہم ترین چیلنجز پر غور کیا جن میں منشیات کی لت، خودکشی اور نوجوانوں میں جذباتی پریشانی، سوشل میڈیا کا غلط استعمال، خاندانی بندھن کا کمزور ہونا، ماحولیاتی انحطاط اور معاشرے میں ہم آہنگی کو مضبوط کرنے کی ضرورت شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف کانفرنسز اور قراردادیں تبدیلی نہیں لاسکتیں جب تک کہ لوگ خود اس کوشش کا حصہ نہ بنیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات کا مقصد خاندانوں، مساجد، محلوں اور برادریوں میں تشویش اور بحث کو عملی اقدام میں بدلنا ہے۔ میر واعظ نے قرآنی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ "بے شک اللہ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے اندر کی چیز کو نہ بدلیں"۔

مولوی باقر تفتیشی صحافت کی داغ بیل ڈالنے والے پہلے صحافی تھے

نئی دہلی، 18 ستمبر (یواین آئی) اردو صحافت کو بابائے صحافت قرار دیتے ہوئے مقررین نے کہا کہ دہلی اردو اخبار کے مدیر مولوی باقر نہ صرف پہلے شہید صحافی تھے بلکہ باضابطہ صحافت کا داغ بیل ڈالنے والے پہلے صحافی تھے۔ یہ بات مقررین نے پریس کلب آف انڈیا میں مولوی محمد باقر کی 169 ویں برسی کی تقریب پر منعقدہ ایک پرگرام میں کہی۔ سابق چیف انفارمیشن کمشنر وجاہت حبیب اللہ نے مولوی باقر کی جنگ آزادی صحافت کے حوالے سے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں دہلی اردو اخبار کے ذریعے جنگ آزادی میں روح پھونکنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے انگریزوں کے مظالم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے لوگوں تک انگریزوں کے مظالم کی خبریں پہنچائیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ حقِ اطلاعات (آر ٹی آئی) ایکٹ میں ترامیم اور اس کی رسائی محدود کرنے کی کوششوں کے باوجود یہ قانون شفافیت، جواب دہی اور شراکتی جمہوریت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آر ٹی آئی نے عام شہریوں کو سرکاری اداروں سے معلومات حاصل کرنے اور انہیں جواب دہ بنانے کا عملی اختیار دیا ہے۔ سابق مرکزی وزیر مانی شنکر ایئر نے مولوی باقر کو مدیر کے ساتھ ساتھ ایک فعال فیلڈ رپورٹر قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ 1857 کے ہنگامہ خیز دور میں واقعات کی خود عینی شہادت حاصل کرنے کے لیے دہلی کی گلیوں میں جاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ باقر کی صحافت میں مختلف مذہبی برادریوں کو متحد کرنے والے ہندوستانی قوم پرستی کے تصور کی جھلک بھی ملتی ہے۔ فیڈریشن آف پریس کلبس آف انڈیا کے صدر گوتم لہری نے مولوی باقر کی قربانی کو صحافیوں کے لیے تحریک کا ذریعہ قرار دیا۔ انہوں نے پریس کلب آف انڈیا کی مینجنگ کمیٹی میں اردو صحافیوں کو مزید نمائندگی دینے اور آزادیٔ صحافت کو درپیش خطرات سے نمٹنے کے لیے پریس تنظیموں کی مشترکہ کوششوں پر زور دیا۔ پریس کلب آف انڈیا کی صدر سنگیتا بروآ پشر وتی نے کہا کہ تاریخی دستاویزات صحافیوں کو اپنے عہد کے واقعات، زبان اور ماحول کے ریکارڈ کے طور پر دیکھنے میں مدد دیتی ہیں۔ انہوں نے صحافتی ورثے کی زیادہ سے زیادہ دستاویز بندی اور 1857 کے واقعات سے متعلق تاریخی ذمہ داری اور جواب دہی کے سوالات کا جائزہ لینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انڈیا ٹومارو کے چیف ایڈیٹر سید خلیق احمد نے کہا کہ مولوی محمد باقر کو ہندوستانی صحافت کی تاریخ میں ان کا جائز مقام نہیں ملا۔ انہوں نے صحافت کے نصاب میں باقر کی زندگی اور خدمات پر الگ باب شامل کرنے اور ان پر ہونے والی تحقیق کو انگریزی، ہندی اور دیگر ہندوستانی زبانوں میں منتقل کرنے کی اپیل کی۔ تقریب کی نظامت سینئر صحافی اے یو آصف نے کی اور کہا کہ مولوی باقر گراونڈ رپورٹنگ اور تفتیشی صحافت کے بانی تھے۔ انہوں نے گلی گلی محلے محلے جاکر اس وقت رپورٹنگ کی جب اس کا تصور تک نہیں تھا۔ انہوں نے تفتیشی صحافت کی داغ بیل ڈالی اور وعام کو بے باک صحافت سے روبرو کرایا۔ انہوں نے مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ آرکائیز دہلی اردو اخبار کی نقل میڈیا ہاوس اور میڈیا کی تعلیم سے متعلق ادارے میں رکھی جائے تاکہ صحافت کی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ نہ صرف اس سے روبرو ہوں گے بلکہ اس سے استفادہ بھی کریں گے۔

راہی معصوم رضا نے اپنی تحریروں کے ذریعے مشترکہ ہندوستانی ورثے کو زندہ کیا: گورنر

گورنر سید عطا حسنین

پٹنہ، 18 ستمبر (یواین آئی) بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید عطا حسنین نے کہا کہ راہی معصوم رضا نے ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی وراثت کو اپنی تحریروں میں زندہ رکھا اور عام لوگوں کی زندگی، رشتوں اور تجربات کو ادب میں مؤثر انداز میں پیش کیا۔ مسٹر حسنین نے جمعرات کو ڈاکٹر رضا کی صد سالہ پیدائش کی تقریبات کے موقع پر بہار میوزیم، پٹنہ میں منعقد پٹنہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ راہی معصوم رضا شاعر، ناول نگار اور فلمی مکالمہ نگار ہونے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کو سمجھنے اور سمجھانے والے بہترین ادیب تھے۔ ان کے الفاظ کتابوں سے نکل کر لوگوں کی زندگی اور یادوں کا حصہ بن گئے۔ گورنر نے کہا کہ ڈاکٹر رضا نے ہندوستان کو عام لوگوں کی نظر سے دیکھا اور اسے اپنی تخلیقات میں پیش کیا۔ ان کی تحریروں میں گاؤں، گھر، خاندان، دوستی اور رشتوں کی گہری تصویر نظر آتی ہے۔ آدھا گاؤں میں گنگولی صرف کہانی کا پس منظر نہیں ہے بلکہ خود کہانی کا ایک اہم حصہ بن جاتا ہے۔ انہوں نے تقسیم کے درد کو بھی عام لوگوں کے رشتوں اور زندگی کے ذریعے سامنے رکھا۔ مسٹر حسنین نے کہا کہ راہی معصوم رضا کی زبان عام ہندوستانی زبان تھی، جس میں ہندی، اردو، بھوجپوری اور بول چال کے الفاظ قدرتی طور پر گھلے ملے تھے۔ وہ اپنی شناخت کے مختلف حصوں کو ساتھ لے کر چلتے تھے۔ غالب اور میر کے ساتھ کبیر اور تلسی بھی ان کی مشترکہ وراثت کا حصہ تھے۔

انل کپور کے ساتھ دیکھیے اور کھیلئے بھارت کا سب سے بڑا گیم شو

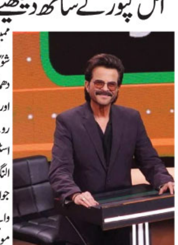

ممبئی۔: معروف بالی ووڈ اداکار انیل کپور آج رات اسٹار پلس کے نئے اور شاندار گیم شو "انڈیا کے ٹاپ 1٪ دی انیل کپور شو" کے گرینڈ پریمیئر کے ساتھ ٹیلی ویژن پر دھماکے دار واپسی کے لیے تیار ہیں۔ اس شو میں 100 مقابلہ کنندگان اپنی حاضر دماغی اور عام فہم (کامن سینس) کے بل بوتے پر ٹاپ 1 فیصد میں جگہ بنانے اور 1 کروڑ روپے تک کا نقد انعام جیتنے کے لیے مقابلے میں اتریں گے۔ اس کھیل کا سنسنی صرف اسٹوڈیو کے اسٹیج تک محدود نہیں رہے گا۔ جیو ہاٹ اسٹار (JioHotstar) کے "پلے النگ" (Play Along) فیچر کے ذریعے ناظرین بھی گھر بیٹھے لائیو سوالات کے جوابات دے کر اس کھیل کا حصہ بن سکتے ہیں۔ یہی نہیں، بہترین کارکردگی دکھانے والے ناظرین کے پاس اسمارٹ فونز اور اسمارٹ ٹی وی جیسے قیمتی انعامات جیتنے کا بھی موقع ہوگا۔ میزبانی کے دوران انیل کپور نے ممبئی کے علاقے تلک نگر میں گزرے اپنے پرانے دنوں کی ایک مزے دار یاد شیئر کی۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے بتایا: "ہم چیمبور کے تلک نگر میں رہتے تھے، جہاں اکثر شادیاں ہوا کرتی تھیں۔ میں اور میرے دوست بغیر کسی دعوت کے ان شادیوں میں بن بلائے پہنچ جاتے تھے۔ مفت کی چیز آخر کسے پسند نہیں ہوتی؟ چاہے کھانا ہو یا تحفہ، لوگ چلے ہی جاتے ہیں!"

این ایس یو آئی نے ڈوسو انتخابات میں چاروں سیٹوں پر جیت کا دعویٰ کیا

نئی دہلی، 18 ستمبر (یواین آئی) دہلی یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین (ڈوسو) انتخابات 27-2026 کے لیے ووٹنگ کے پہلے مرحلے کے مکمل ہونے کے بعد نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) نے طلباء کے درمیان سماجی انصاف، مساوات اور جمہوری اقدار کی حمایت کا دعویٰ کیا ہے۔ تنظیم نے کہا کہ دہلی یونیورسٹی کے طلباء نے جوش و خروش کے ساتھ ووٹ ڈالے اور این ایس یو آئی تمام چاروں سیٹوں پر جیت درج کرنے کے سلسلے میں پرامید ہے۔ این ایس یو آئی کے قومی صدر ونود جاکھڑ نے کہا کہ یونیورسٹی انتظامیہ، پولیس اور پورے نظام کے دباؤ کے باوجود این ایس یو آئی کارکنان انتخابات کے دوران مضبوطی سے ڈٹے رہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ طلباء نے سماجی انصاف اور مساوات کے لیے اپنی حمایت واضح کردی ہے اور تنظیم کو چاروں سیٹوں پر جیت ملنے کا پورا بھروسہ ہے۔ مسٹر جاکھڑ نے کہا کہ دہلی یونیورسٹی کے طلباء نفرت، تقسیم اور ڈرانے دھمکانے کی سیاست کو مسترد کرکے سب کے لیے شمولیت پر مبنی کیمپس کے حق میں ووٹ دے رہے ہیں۔

جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر میں شعری نشست کا انعقاد

مونگیر۔ بعد نماز عشاء جناب مولانا محمد ارباز ندوی صاحب کی تلاوت کلام اللہ کے ذریعہ اس تقریب کا آغاز ہوا ، جس کی صدارت جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر کے استاذ حدیث وفقہ و نائب ناظم تعلیمات برائے امور طلبہ جناب مولانا سیف الرحمن سیف ندوی نے کی اور مولانا مفتی نشاط احمد قاسمی ندوی مشرف و استاذ دارالحکمت جامعہ رحمانی مونگیر نے اپنی خوب صورت آواز میں نعتیہ کلام پیش کر کے محفل کو زینت بخشی۔ نعتیہ کلام کے بعد سب سے پہلے مولانا محمد شاہد سنگار پوری (رکن فکر و نظر ٹی وی و استاذ جامعہ رحمانی مونگیر) نے اپنا کلام پیش کیا اور سامعین سے داد و تحسین وصول کی۔ پھر جامعہ رحمانی کے استاذ مولانا محمد مزمل رحمانی صاحب نے سادگی کے ساتھ اپنا کلام پیش کیا جس سے سامعین خوب محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد ریسرچ ٹیم امارت شرعیہ کے رکن ڈاکٹر حفظ الرحمٰن حفیظ نے اپنا کلام پیش کیا جو نہایت ہی عمدہ تھا ، پھر جامعہ رحمانی کے استاذ فقہ و فلسفہ و عربی زبان و ادب مفتی زبیر احمد قاسمی ثانی نے اپنا کلام پیش کیا جسے سامعین نے بھرپور پزیرائی سے نوازا، اور چھوٹی بحر میں عمدہ کلام پر سراہا۔ بعد ازاں، جامعہ رحمانی کے استاذ اور امارت شرعیہ کی ریسرچ ٹیم کے ذمہ دار مفتی قیام الدین قاسمی (کاوش سیتامڑھی) نے اپنا کلام پیش کیا، جو بہت ہی معنی خیز اور سنجیدہ تھا۔ اخیر میں اس ادبی و شعری نشست کے صدر نے اپنا کلام پیش کیا جس سے سامعین کافی متاثر ہوئے۔ بزم کے اختتام سے قبل تمام شرکاء کے اتفاق سے ایک شعری و ادبی بزم بنام" بزم کلیم عاجز" کا قیام عمل میں آیا اور یہ طے پایا کہ ہر ماہ اس بزم کے تحت ایک شعری نشست کا انعقاد ہوگا ان شاءاللہ۔ حاضرین میں جامعہ رحمانی کے چند معزز و مؤقر اساتذہ کرام جناب مولانا مفتی شمشیر حیدر قاسمی، مولانا رستم رحمانی، مولانا عبد الاحد رحمانی ازہری، مولانا عبد العلیم رحمانی ازہری، مولانا محمد مشاہد حسین ندوی، مولانا محمد اکرام الدین قاسمی، مولانا محمد راغب رحمانی، مولانا محمد اوصاف اشاعتی اور مولانا نہال رحمانی وغیرہ شریک رہے، اختتام پر نشست کے کنوینر مفتی قیام الدین قاسمی نے تمام شعراء و حاضرین کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

فرضی بی ایس اے افسر بن کر پہنچا پرائیوٹ اسکول

کانپور دیہات: 18 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے کانپور دیہات ضلع میں ایک فرضی بی ایس اے افسر کی کرتوتوں کا پردہ فاش ہوا ہے۔ ملزم نوجوان نے خود کو بی ایس اے آفیسر ظاہر کرتے ہوئے سب سے پہلے ایک پرائیوٹ اسکول پر چھاپہ مارا۔ اس نے پرنسپل کے دفتر سے 25,500 روپے کی نقدی چوری کی اور موقع سے فرار ہو گیا۔ پرنسپل کی شکایت کی بنیاد پر گجنیر پولس اسٹیشن میں کیس درج کیا گیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔ یہ پورا واقعہ گجنیر تھانہ علاقے کے نبی پور میں واقع آر پی ایس ماڈرن پبلک اسکول میں پیش آیا۔ 14 ستمبر کو ایک نوجوان بی ایس اے افسر کے روپ میں پہنچا۔ اس کے بعد اس نے پرنسپل سے اسکول کی شناخت سے متعلق دستاویزات طلب کیں۔ اس دوران اس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پرنسپل کے ڈیسک کے ریک سے 25 ہزار روپے چوری کر لیے اور فرار ہو گئے۔ نقالی کے جانے کے بعد، پرنسپل کو اس واقعے کا پتہ چلا جب اس نے اپنی میز کا ریک کھولا۔

گونڈہ: 50 کروڑ کے ہتکِ عزت مقدمے پر برج بھوشن سنگھ کا بابا رام دیو پر جوابی حملہ

گونڈہ: 18 ستمبر (پی این ایس) گونڈہ ضلع میں سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ نے پتنجلی کی طرف سے 50 کروڑ روپے کا ہتک عزت کا مقدمہ دائر کرنے کے بعد جوابی حملہ کیا ہے۔ انہوں نے بابا رام دیو سے سوال کیا کہ ان کی گائیں کہاں پالی جاتی ہیں۔ سابق ایم پی نے اصرار کیا کہ ہر ایک کے پاس موبائل فون ہے۔ کوئی اسے دکھائے کہ یہ رام دیو کی گائے ہیں۔ اگر آپ رام دیو کی دکان پر جائیں تو آپ کو 10-20 یا 50 کلو نہیں بلکہ ایک ٹن گھی مل سکتا ہے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ وہ اسے کینیڈا کا کچرا لا کر، اسے صاف کر کے اور سنگاپور اور دوسرے ممالک سے درآمد کیے گئے دیگر اجزاء کے ساتھ ملا کر فروخت کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ "چرچا پرچہ، خرچہ سیاست کی پہچان ہیں، اب ہم ہمیشہ چرچا میں رہتے ہیں، ہم چند مسائل کی وجہ سے خبروں میں رہتے تھے، اور اب بابا جی کی بدولت نقلی گھی کی خبروں میں واپس آ گئے ہیں، اس میں میرا نقصان کہاں ہے؟

میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں، عدالت مجھے سزا دے، عدالت مجھے جیل بھیجنے کا حکم دے۔ دیش کی خاطر۔

غور طلب ہے کہ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں پتنجلی کے 50 کروڑ کے ہتک عزت کے مقدمے کی سماعت آج ہونے والی ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے برج بھوشن سنگھ نے بابا رام دیو پر ایک بار پھر حملہ کرتے ہوئے پوچھا، رام دیو جی کی گائیں کہاں ہیں؟ انہیں دکھائیں، یہ بہت آسان ہے۔ یہ خاص طور پر سچ ہے کیونکہ مسئلہ 10-20 کلو یا 50 کلو کا نہیں ہے۔ ان کے کسی بھی اسٹور پر جائیں، اور اگر آپ 100 ٹن 50 ٹن چاہتے ہیں تو خرید لیں۔ انہوں نے کہا، کون نہیں جانتا کہ وہ کینیڈا کا فضلہ لا رہے ہیں، اسے صاف کر رہے ہیں، اس میں ملاوٹ کر رہے ہیں جو وہ سنگاپور سے لاتے ہیں اور اس طرح کی چیزیں؟ ہم نے خبروں میں رہنے کے لیے کچھ نہیں کیا، جہاں تک بات ہے، چرچا، پرچہ، اور خرچہ کرنا سب سیاست کی نشانیاں ہیں۔ اب، ہم ہمیشہ خبروں میں رہتے ہیں، بابا کا شکریہ کہ کچھ واقعات سے پہلے ہم خبروں میں تھے۔ اب ہم نقلی گھی کی وجہ سے خبروں میں ہیں اس میں میرا نقصان کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں، عدالت مجھے سزا سنائے، عدالت مجھے قید کرنے دے، میں ضمانت نہیں مانگوں گا، میں ملک کی خاطر جیل جاؤں گا، کم از کم اس سے پورے ملک میں بیداری پھیلے گی، نقلی مٹھائیاں، نقلی ماوا، نقلی کھویا، نقلی دہی اور نقلی تیل ہر گاؤں اور شہر میں فروخت ہو رہا ہے، اگر اس کے بارے میں بیداری پھیلائی جائے تو ہم اس کو پھیلانا چاہتے ہیں۔ عوام میں ایک لہر پیدا کرے گی، اور لوگ نقلی اشیاء بیچنے والوں کو ماریں گے۔

جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ میں ششماہی امتحان مکمل

سہارنپور (احمد رضا) جامعہ اسلامیہ عربیہ گلزار حسینیہ اجراڑہ میرٹھ میں گزشتہ ایک ہفتہ سے جاری ششماہی تحریری و تقریری امتحانات کا سلسلہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا ہے امتحانات میں جامعہ کے مختلف شعبہ جات درسِ نظامی، افتاء، حفظ و ناظرہ اور تجوید کے طلبہ نے بھرپور شرکت کی اور اپنی تعلیمی تیاری، محنت اور علمی استعداد کا مظاہرہ کیا امتحانات کا پہلا مرحلہ تحریری امتحانات پر مشتمل تھا جس میں مختلف درجات اور شعبہ جات کے طلبہ نے اپنے مقررہ نصاب کے مطابق امتحانات دیے۔ عربی و فارسی کے طلبہ کے علاوہ حفظ و ناظرہ اور تجوید کے طلبہ نے بھی تحریری امتحانات میں شرکت کی مختلف درجات کے طلبہ سے عربی، فارسی، اردو، دینیات، حفظ و ناظرہ، تجوید اور دیگر ضروری عصری مضامین کے پرچے لیے گئے درسِ نظامی، حفظ و تجوید کے تمام اساتذہ نے بھی طلبہ کے اردو، املا اور دینیات کے امتحانات لیے۔ اس طرح امتحانات میں طلبہ کی دینی و تعلیمی استعداد کے مختلف پہلوؤں کو جانچنے کا اہتمام کیا گیا تحریری امتحانات کے دوران جامعہ کے تمام اساتذہ نے امتحانی نگرانی میں اپنی ذمہ داریاں انجام دیں اور امتحان کے عمدہ نظم و ضبط کو برقرار رکھنے کے ساتھ طلبہ کی نگرانی بھی بہتر طور سے کی، امتحانات کے ذریعے طلبہ کی سالِ رواں کے دوران ہونے والی تعلیمی پیش رفت، نصابی تیاری، یادداشت اور علمی استعداد کا جائزہ لیا گیا تحریری امتحانات کے بعد تقریری امتحانات کا مرحلہ منعقد ہوا، جس میں مختلف جماعتوں اور شعبہ جات کے طلبہ نے اپنے مقررہ نصاب کے مطابق زبانی و تقریری امتحانات دیے۔ اس مرحلے میں طلبہ کی سبق کی تیاری، یادداشت، فہمِ مضمون، زبان و بیان اور اعتماد کا جائزہ لیا گیا امتحانات کے لیے اہلِ علم و ماہر اساتذہ کو بطور ممتحن مدعو کیا گیا، جن میں مولانا معین اختر الحسینی، مولانا عبد الواحد الحسینی، مولانا محمد اقبال الحسینی، مولانا مفتی محمد شہزاد قاسمی، مولانا عبد الرزاق، قاری ضیاء الرحمن ندوی، قاری وکیل الرحمن قاسمی، قاری مومن الحسینی، قاری محمد آزاد قاسمی اور حافظ محمد معراج الحسینی شامل تھے۔ ممتحنین نے طلبہ کے تحریری و تقریری امتحانات لیے اور ان کی تعلیمی تیاری، علمی استعداد اور مجموعی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

کیریئر کے اہداف طے کر لینے سے کامیابیوں کی راہیں قابل حصول ہو جاتی ہیں: ایس مسعود حسین

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): سپر 72 کوچنگ اینڈ گائیڈنس (رہائشی) سینٹر، علی گڑھ کے کانفرنس ہال میں طلباء و طالبات کو مخلص، باکمال، اور شہرت یافتہ منٹر ایس مسعود حسین، سابق چیئرمین، مرکزی آبی کمیشن، حکومت ہند، نئی دہلی نے ہونہار 40 طلباء و طالبات کو مخاطب کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ ابتدائی مراحل پر کیریئر کے اہداف طے کر لینے سے کامیابیوں کی راہیں، ہموار، قابل حصول و آسان نظر آتی ہیں اور یہ بھی بتایا کہ خواب ہمیشہ عظیم ہونے چاہیے۔ ایس مسعود حسین صاحب کی گفتگو تعلیمی ہدف، کیریئر ہدف اور زندگی کے ہدف پر محیط رہی اور اس کے حصول کے لیے اپنے تجربوں اور دستیاب مواد و مثال بیان کیا۔ مسعود حسین صاحب نے کہا کہ تعلیمی ہدف ایک وسیع، وسیع مقصد یا مطلوبہ نتیجہ ہوتا ہے جو سیکھنے کے عمل کی رہنمائی کرتا ہے۔ علم، ہنر، یا ذاتی ترقی کی وضاحت کرتا ہے جو ایک سیکھنے والا یا ادارہ ایک مدت میں حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے۔ وہ تعلیمی کامیابیوں، عملی مہارت کی نشوونما، تنقیدی فکر، یا ذاتی اقدار کا احاطہ کر سکتے ہیں۔ نیا علم حاصل کرنے کے لیے مسلسل تجسس اور جذبے کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ اس ہدف کے ذریعہ پیچیدہ مسائل کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا اور تعلیمی اہداف بمقابلہ تعلیمی مقاصد اہداف ایک تعلیمی پروگرام کے وسیع ارادے یا عمیق خواہشات ہیں۔ کیریئر کے اہداف قابل پیمائش پیشہ ورانہ اہداف یا سنگ میل ہیں جو آپ کی ترقی کی رہنمائی کرتے ہیں، آپ کے کام کی سمت دیتے ہیں، اور آپ کو اپنے پیشے میں آگے بڑھنے میں مدد دیتے ہیں۔ کیریئر کے اہداف کی اقسام ہیں: مختصر مدت کے اہداف: چند مہینوں میں حاصل کیے جانے والے فوری اقدامات، جیسے کہ نیا سافٹ ویئر ٹول سیکھنا، سرٹیفکیٹ حاصل کرنا، یا روزانہ کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا۔ طویل مدتی اہداف تک پہنچنے کے لیے کئی سال یا طویل مدتی اہداف حاصل کرنا۔ قائدانہ کردار کو حاصل کرنا، نئی صنعت میں منتقل ہونا، یا تنخواہ کی ایک مخصوص سطح کو حاصل کرنا۔ اپنے اہداف کو اپنی ذاتی اقدار اور طویل مدتی وژن کے ساتھ ترتیب دیں۔ زندگی کے اہداف وسیع، طویل مدتی اہداف اور بڑی خواہشات ہیں جنہیں ایک فرد اپنی زندگی کے دوران پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ روزمرہ کے معمولات یا قلیل مدتی کاموں کے برعکس، زندگی کے اہداف ان اہم فیصلوں کی تشکیل کرتے ہیں جو آپ سالوں یا دہائیوں میں کرتے ہیں۔ زندگی کے اہداف کے کلیدی شعبے کیریئر اور تعلیم: پیشہ ورانہ سنگ میل تک پہنچنا، کاروبار شروع کرنا، یا نئی مہارت میں مہارت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ زندگی کے اہداف کیوں اہمیت دیتے ہیں اس کی اہم وجہ ہے کہ وہ آپ کو وہ راستہ دکھاتے ہیں جہاں سے آپ مستقبل میں بننا چاہتے ہیں۔ وہ آپ کے روزمرہ کے خوابوں کو جوڑنے کی عادت ڈالتے ہیں۔ وہ وقت کے ساتھ ساتھ ذاتی ترقی اور کامیابیوں کو ٹریک کرنے میں آپ کی مدد کرتے ہیں۔ سید مسعود حسین صاحب کی اس گفتگو میں سپر 72 کے طلباء و طالبات کی کل تعداد تقریباً 40 رہی جو قابل اطمینان و ستائش ہیں۔ اس کا مقصد طلباء کو اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے اور MBBS/BTech کے اپنے فوری مقصد میں کامیاب ہونے کی ترغیب دینا اور اس کے بعد بڑا مقصد رکھتے ہوئے اس مقصد کو جلد طے کرنے کی صلاح و مشورے کے لیے انعقاد کیا گیا۔ یہ واقعی طلباء کے ساتھ ایک بہت ہی دلچسپ اور مفید بات چیت تھی۔ یقیناً متمنی امیدوار اس سے مستفید ہوں گے۔

وِبھاکر شاستری اور وِراج شاستری نے طبی کیمپ لگا کر وزیر اعظم کی سالگرہ منائی

خدمت عہد مہم کے تحت ساتوں دھرم پور میں مفت طبی کیمپ کا انعقاد

فتح پور۔ خدمت عہد مہم کے تحت وزیر اعظم نریندر مودی کی سالگرہ کے موقع پر لال بہادر شاستری میموریل فاؤنڈیشن کے تعاون سے جن کلیان مہا سمیٹی فتح پور کی جانب سے ترقیاتی بلاک ہسوا کے گاؤں ساتوں دھرم پور میں مفت طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ کا افتتاح مہمان خصوصی وِبھاکر شاستری نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر وِراج شاستری اور کنسلٹنٹ نشیت بھی موجود رہے۔ کیمپ میں بڑی تعداد میں دیہی باشندوں نے پہنچ کر اپنا طبی معائنہ کرایا۔ منتظمین کے مطابق مجموعی طور پر 610 افراد کا رجسٹریشن کیا گیا۔ اس دوران شوگر، ہیموگلوبن، بلڈ پریشر، آنکھ، کان، ایچ آئی وی اور سفلس کی جانچ کی گئی۔ فزیشن نے مریضوں کو ضروری طبی مشورے دیے اور ضرورت کے مطابق مفت ادویات بھی تقسیم کی گئیں۔ کیمپ میں 318 آنکھوں کے مریضوں کا معائنہ کیا گیا، جن میں سے 180 افراد کو مفت چشمے فراہم کیے گئے۔ موتیا بند یا آنکھوں سے متعلق دیگر مسائل میں مبتلا مریضوں کو مزید علاج کے لیے ضلع اسپتال فتح پور ریفر کیا گیا۔ کان سے متعلق مسائل میں مبتلا پانچ افراد کو سماعت کی مشین بھی فراہم کی گئی۔ مہمان خصوصی وِبھاکر شاستری نے دیہی باشندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خدمت کے عزم کے ساتھ انسانی خدمت کی یہ کوشش سماجی خدمت کی ایک اہم مثال ہے۔ دیہی سطح پر بزرگوں، خواتین اور دیگر ضرورت مند افراد کو طبی سہولیات فراہم ہونے سے انہیں علاج کے لیے دور نہیں جانا پڑے گا۔ ادارے کے سکریٹری بی پی پانڈے نے کہا کہ صحت کی خدمت ہی حقیقی سماجی خدمت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ادارے کی جانب سے ایسے بزرگوں اور خواتین تک طبی سہولیات پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے، جنہیں اسپتال تک پہنچنے میں دشواری ہوتی ہے۔ کیمپ کے کنوینر اور سینئر بی جے پی لیڈر دھیریندر سنگھ چندیل (لال سنگھ)، وکاس سنگھ، نیتو مشرا اور ڈاکٹر آدتیہ پانڈے نے مہمانوں کا استقبال کیا اور گاؤں میں کیمپ کے انعقاد میں تعاون کے لیے سب کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی نے پانچ ٹی بی مریضوں میں غذائی پیکٹ بھی تقسیم کیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر رتنک گپتا، ڈاکٹر نیتو سنگھ، ڈاکٹر آدتیہ کمار، ڈاکٹر پون ترپاٹھی، سوربھ سنگھ، فارماسسٹ وینیتا مشرا، مشیر نگما، ریانکا سنگھ، اسٹاف نرس شریا، آدرش مشرا، مایا دیوی، رویندر کمار، راگھویندر، مان سنگھ، امیت یادو، منوج شریواستو (سابق کونسلر)، نیرج سنگھ چندیل، دھیرج سنگھ گور، بھونیشور سنگھ، ششی کرن سنگھ، سومو سنگھ سمیت کئی دیگر افراد موجود رہے۔

آگرہ: یو جی سی رول بیک کو لے کر جھڑپ اور احتجاج

پولیس اور نوجوان آمنے سامنے، رکاوٹیں لگا کر روکا

آگرہ: 18 ستمبر (پی این ایس) اونچی ذات برادری نے یو جی سی کے رول بیک پر ضلع ہیڈ کوارٹر کا گھیراؤ اور احتجاج کا اعلان کیا تھا۔ پولیس اور انتظامیہ نے صبح کئی اعلیٰ ذات اور کسان رہنماؤں کو گھروں میں نظر بند کر دیا۔ مزید برآں، پولیس اور انتظامیہ نے اعتماد پور، کبیر پور اور رام باغ سمیت کئی سڑکوں پر بیرکیڈنگ کھڑی کر دیں۔ ضلع ہیڈ کوارٹر کے تمام داخلی راستوں پر پولیس اور پی اے سی کے اہلکار تعینات کیے گئے تھے اور ڈرون سے نگرانی رکھی گئی تھی۔ اعتماد پور، آگرہ میں، نوجوان اونچی ذات کے لوگ جمع ہوئے اور پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں، جس سے پولیس اور انتظامیہ کے اہلکار خوف و ہراس میں مبتلا ہو گئے۔ تاہم اے سی پی نے بھیڑ کو پرسکون کیا اور ٹریکٹروں کو آگے بڑھنے دیا۔ احتیاط کے طور پر جائے وقوعہ پر ایک فورس تعینات ہے۔ واضح رہے کہ اونچی ذات برادری یو جی سی رول بیک کے خلاف اتر پردیش سمیت ملک بھر کی کئی ریاستوں میں احتجاج کر رہی ہے۔ آگرہ میں اونچی ذات برادری پہلے بھی کئی بار یو جی سی کے خلاف احتجاج کر چکی ہے۔ حال ہی میں، آگرہ میں اعلیٰ ذات برادری اور کسان رہنماؤں نے 18 ستمبر کو آگرہ ضلع ہیڈ کوارٹر تک ٹریکٹر مارچ کا اعلان کیا۔ 50,000 سے زیادہ کا ہجوم جمع ہونے کی اطلاع ہے۔ ضلعی انتظامیہ اور پولیس نے مظاہرے اور ناکہ بندی کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جمعہ کی صبح سے ہی بھاری نفری تعینات کر دی گئی تھی۔ پولیس نے کئی کسان لیڈروں کو گھر میں نظر بند بھی کر دیا۔ 5000 ٹریکٹر ٹرالیوں کی آمد کے اعلان کے بعد ضلع میں دفعہ 144 (بی این ایس ایس کی دفعہ 163) نافذ کر دی گئی ہے۔ اعتماد پور پولیس اسٹیشن نے شاہراہوں اور دیگر سڑکوں پر پولیس تعینات کر دی۔ سنوائی گاؤں میں ایک ہزار سے زائد لوگ جمع ہوئے۔ نوجوان ٹریکٹر پر آگرہ کلکٹریٹ پہنچنے کے لیے نکلے تھے۔ تاہم، جب پولیس اور پی اے سی نے گاؤں سے تقریباً 200 میٹر کے فاصلے پر بیرکیڈنگ کھڑی کیں، تو نوجوانوں نے ضلع ہیڈ کوارٹر جانے پر اصرار کیا۔ جس کے بعد پولیس اور مظاہرین کے درمیان زبردست جھگڑا اور ہاتھا پائی ہوئی۔ پولیس اور پی اے سی نے طاقت کے ساتھ کارروائی کی اور ہجوم کو منتشر کیا۔ جس کے بعد دوپہر کو پولیس اور نوجوانوں میں پھر جھڑپ ہوئی۔ پولیس نے لوگوں کو آگے بڑھنے سے روکتے ہوئے رکاوٹیں اور کرین لگا کر سڑک کو بند کر دیا۔ تاہم اس دوران پولیس اور نوجوانوں کے درمیان ہاتھا پائی اور دھکے مارنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی این ایس ایس اکائی کے زیر اہتمام دماغی صحت اور کھیلوں سے متعلق پروگرام منعقد

علی گڑھ، 18 ستمبر: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کی این ایس ایس اکائی کے زیر اہتمام ذہنی صحت اور کھیلوں سے متعلق بیداری پروگرام اور تقسیم انعامات تقریب منعقد کی گئی۔ این ایس ایس کے نصب العین "میں نہیں بلکہ آپ" کی روح کے مطابق منعقدہ اس پروگرام میں صحت مند اور متوازن طرز زندگی برقرار رکھنے میں ذہنی صحت، جسمانی تندرستی اور کھیلوں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف کھیلوں میں این ایس ایس رضا کاروں کی نمایاں کارکردگی کو بھی سراہا گیا۔ علی گڑھ کی ضلعی کھیل افسر پونم لتا راج تقریب کی مہمان خصوصی تھیں، جبکہ شعبہ فزیکل ایجوکیشن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد ارشد باری نے مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی۔ مہمانوں اور شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے این ایس ایس کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر محمد محسن خان نے نوجوانوں میں سماجی ذمہ داری، صحت سے متعلق بیداری اور ہمہ جہت شخصیت سازی میں این ایس ایس کی سرگرمیوں کے اہم کردار کا ذکر کیا۔ ڈاکٹر محمد ارشد باری نے ذہنی صحت کے موضوع پر خصوصی لیکچر دیا، جس میں جسمانی سرگرمی، کھیلوں اور ذہنی بہبود کے باہمی تعلق کو اجاگر کیا گیا۔ تقسیم انعامات تقریب میں بیڈمنٹن کے مختلف مقابلوں کے فاتحین اور رنر اپ کھلاڑیوں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ بوائز سنگلز کے فاتح امان انصاری اور رنر اپ تنویر عالم، گرلز سنگلز کی فاتح تحریم جمال اور رنر اپ پرگیا شرما، بوائز ڈبلز کے فاتح امان انصاری اور فہیم اور رنر اپ تنویر عالم اور محمد حسان ہاشمی اور گرلز ڈبلز کی فاتح عائزہ عروج بھٹ اور پرگیا شرما اور رنر اپ سمیہ شبیر اور ایم طارق کو انعامات پیش کئے گئے۔ پروگرام افسر محمد عمران خان نے کلمات تشکر ادا کئے۔ پروگرام افسر ڈاکٹر فوزیہ فریدی نے تقریب کی نظامت کی۔ اس موقع پر پروگرام افسران ڈاکٹر عبد الجبار، ڈاکٹر محمد ارسلان، ڈاکٹر ناہید اکبری اور مسٹر نعیم احمد سمیت دیگر افراد موجود رہے۔

ہمیر پور میں جمعیۃ علماء کی تنظیمی سرگرمیوں کا جائزہ

نشہ مخالف مہم، سدبھاؤنا کمیٹی اور اصلاح معاشرہ پروگراموں پر زور

ہمیر پور، 18 ستمبر (پریس ریلیز): جمعیۃ علماء اتر پردیش کے سکریٹری قاری عبد المعید چودھری نے ضلع ہمیر پور کے ذمہ دارانِ جمعیۃ علماء سے ملاقات کر کے ضلع میں تنظیمی، اصلاحی اور سماجی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور آئندہ کے لائحۂ عمل پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔ قاری عبد المعید چودھری کو ضلع ہمیر پور کے تنظیمی و کارکردگی امور کی نگرانی کی ذمہ داری بھی حاصل ہے۔ یہ ملاقات اس وقت ہوئی جب قاری عبد المعید چودھری اور جمعیۃ علماء وسطی زون اتر پردیش کے کنوینر و جمعیۃ علماء شہر کانپور کے سکریٹری مولانا مفتی اظہار مکرم قاسمی ضلع مہوبہ میں جمعیۃ علماء کی ضلعی یونٹ کے قیام کے سلسلے میں روانہ تھے۔ راستے میں مودھا با بڑے چوراہے پر جمعیۃ علماء ضلع ہمیر پور کے صدر مولانا شکیل الدین ندوی، جنرل سکریٹری انوار احمد، خزانچی محمد ارشد خان، کلیم چودھری، حافظ محمد اویس اور دیگر ذمہ داران سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے دوران ضلع ہمیر پور میں مسلمانوں کی موجودہ صورتِ حال، جمعیۃ علماء کے پلیٹ فارم سے جاری سرگرمیوں اور مستقبل کے منصوبوں پر گفتگو ہوئی۔ قاری عبد المعید چودھری نے نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے نشے کے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے نشہ مخالف بیداری مہم، ریلی اور خصوصی پروگرام منعقد کرنے کی تجویز پیش کی اور اس سلسلے میں جلد مؤثر اقدامات پر زور دیا۔ انہوں نے ضلع میں سدبھاؤنا کمیٹی کی جلد تشکیل کی ضرورت بھی اجاگر کی، تاکہ باہمی رواداری، امن، بھائی چارے اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے منظم انداز میں کام کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اصلاحِ معاشرہ کے عنوان سے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ پروگرام منعقد کرنے اور مساجد میں درسِ قرآن کا نظم قائم کرنے پر بھی زور دیا گیا۔ قاری عبد المعید چودھری نے ضلع ہمیر پور کی چاروں تحصیلوں میں جلد از جلد جمعیۃ علماء کی یونٹس قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مضبوط تنظیمی ڈھانچے کے ذریعے عوامی و ملی مسائل کو مؤثر انداز میں اٹھایا اور ان کے حل کے لیے منظم کوششیں کی جا سکتی ہیں۔ اس موقع پر ضلع کے ذمہ داران نے تنظیمی سرگرمیوں کو مزید فعال بنانے، اصلاحی پروگراموں میں تسلسل پیدا کرنے اور آئندہ کے منصوبوں کو منظم انداز میں عملی شکل دینے کے عزم کا اظہار کیا۔

دیو بند عدالت نے مجرم کو عمر قید اور 40 ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی

دیو بند، 18 / اگست (ڈاکٹر فیروز خان) بیوی کو گلا گھونٹ کر قتل کرنے والے شوہر کو دیو بند عدالت نے عمر قید اور 40 ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں مجرم کو چھ ماہ اضافی جیل کی سزا کاٹنی ہوگی۔ سرکاری وکیل دیوی دیال شرما نے بتایا کہ دیو بند تحصیل علاقہ کے گاؤں سلیم پور کے رہنے والے جینندر کی شادی تلہیڑی خورد گاؤں کی رہنے والی منجو کے ساتھ ہوئی تھی، شادی کے بعد دونوں کے ایک بیٹا لوی پیدا ہوا، جینندر نشہ کا عادی تھا، جینندر کے بڑے بھائی جتندر کے یہاں کوئی اولاد نہیں تھی اور وہ اپنے بھتیجے لوی کو گود لینا چاہتا تھا، جینندر بھی اس پر راضی تھا لیکن اس کی بیوی منجو اس کی مخالفت کر رہی تھی جس کے سبب آٹھ اپریل 2020 کو جینندر نے اپنی بیوی منجو کا رسی سے گلا گھونٹ کر قتل کر دیا تھا، منجو کے والد تیجپال نے تھانہ ناگل میں بیٹی کے شوہر کے خلاف مقدمہ درج کرا دیا تھا۔ جس کی سماعت دیو بند کی عدالت میں ہو رہی تھی، مذکورہ معاملہ میں اپر ضلع جج دیویندر ناتھ سنگھ نے جینندر کو قتل کا مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔

جامعہ طبیہ میڈیکل کالج میں وزیر اعظم کا یوم پیدائش عزت و احترام سے منایا گیا

دیو بند، 18 / اگست (ڈاکٹر فیروز خان) ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی کے 76 ویں یوم پیدائش کے موقع پر جامعہ طبیہ دیو بند کے سکریٹری ڈاکٹر انور سعید نے ادارہ میں مریضوں کو پھل تقسیم کر کے یوم پیدائش منایا۔ اس موقع پر ڈاکٹر انور سعید نے بتایا کہ وزیر اعظم کے یوم پیدائش کو پورے ملک میں خدمت ماہ کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ان کے یوم پیدائش کی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے درازی عمر کی دعاء کی۔ ڈاکٹر انور سعید نے وزیر اعظم کی مدت کار میں ترقیاتی امور عوامی بہبود اور ملک کے بنیادی ڈھانچہ کو مضبوط کرنے کی سمت میں کئے جانے والے اقدامات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرکز میں جس وقت سے نریندر مودی اقتدار میں آئے ہیں اسی وقت سے آیوش پدھتی کو بھی فروغ مل رہا ہے۔ جس کی وجہ سے آیوش پدھتی نے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ عالمی سطح پر شہرت حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت میں ملکی سطح پر ترقی اور عوامی بہبود کے میدان میں قابل ذکر امور انجام دیئے گئے ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر ناصر علی خاں، ڈاکٹر محمد اعظم عثمانی، ڈاکٹر نوید اختر، ڈاکٹر ریحانہ علوی، ڈاکٹر رفعت علی میر، ڈاکٹر عبد الحسیب، صبا تبسم، محمد بلال صدیقی، غازی واجدی اور جاوید وغیرہ موجود رہے۔

بچیوں کی تعلیم و تربیت میں ماؤں کا کردار

بچیوں کی تعلیم کیوں ضروری ہے۔ جامعہ عائشہ الصدیقہ نسواں کالج امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت میں ان کی والدہ کا کردار۔ امام شافعی محمد بن ادریسؒ سے کون ناواقف ہوگا، ان کے علمی مقام کا اعتراف موافقین اور مخالفین سب کو ہے، لیکن یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ ان کی تعلیم و تربیت اور شخصیت سازی میں ان کی والدہ فاطمہ بنت عبد اللہ کا کتنا بڑا کردار تھا، چنانچہ علامہ ابن منظورؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے: ترجمہ: "ان کی والدہ ہی انہیں یمن لائی تھیں اور ان کو ادب سکھلایا تھا۔" امام شافعیؒ بہت چھوٹے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا، چنانچہ ان کی والدہ نے اکیلے ہی ان کی کفالت و پرورش کی اور تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دی، اور پھر جب وہ کچھ بڑے ہوئے تو ان کی والدہ کو اندیشہ ہوا کہ اہلِ علم سے دور رہ کر کہیں ان کے بیٹے کو علمی نقصان نہ ہو، چنانچہ ان سے کہا: "الحق بأہلک فتکون مثلہم"، یعنی "اپنے رشتہ داروں (قریش، جو اہل علم تھے) سے جا کر ملو، تاکہ تم بھی ان جیسے ہو جاؤ۔" (٦) مالی حالات ان کے کافی کمزور تھے، یہاں تک کہ امام شافعیؒ کی والدہ کے پاس معلم کو دینے کے لیے بھی کچھ نہیں تھا، جیسا کہ امام شافعیؒ نے ذکر کیا ہے: ترجمہ: "میں اپنی والدہ کی پرورش میں یتیم تھا، اور ان کے پاس معلم کو دینے کے لیے کوئی چیز بھی نہیں تھی۔" لیکن آفرین ہو اس ماں پر، اپنے بیٹے کے تعلیمی سفر کے اخراجات پورے کرنے کی خاطر اپنا گھر گروی رکھ دیا، چنانچہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: ترجمہ: "میری والدہ کے پاس مجھے دینے کے لیے کچھ نہیں تھا، جسے میں سفر پر لے جاتا، چنانچہ انہوں نے سولہ ١٦ دینار پر اپنا گھر گروی رکھا، اور وہ رقم مجھے دے دی۔" پھر دنیا نے دیکھا کہ اس تعلیم و تربیت کا نتیجہ ایک بہت بڑے فقیہ اور امام کی صورت میں نکلا، جس کی تعلیمات سے امت آج تک مستفید ہو رہی ہے۔

ضلعی سطح کے اعلیٰ افسران نے بلند شہر ڈسٹرکٹ جیل اور بچہ جیل کا معائنہ کیا

حکام نے بیرکوں کا دورہ کر کے قیدیوں سے بات کر کے ضروری معلومات حاصل کیں

بلند شہر 18 ستمبر (پریس ریلیز) آج ضلع جج سنجے سنگھ، ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے مشترکہ طور پر ضلع جیل کا اچانک معائنہ کیا اور وہاں بند قیدیوں کے لیے جیل انتظامیہ کی طرف سے کیے گئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ مذکورہ افسران نے بیرکوں کا دورہ کر کے قیدیوں سے بات کر کے ضروری معلومات حاصل کیں۔ اس دوران قیدیوں کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں بتائی گئی۔ جیل معائنہ کے دوران چیف جوڈیشل مجسٹریٹ مسز اسماء سلطانہ، جیل سپرنٹنڈنٹ مسز کومل منگلانی، جیلر اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔ اس کے بعد مذکورہ تمام افسران نے مشترکہ طور پر گورنمنٹ کمیونیکیشن ہوم (جووینائل) کا معائنہ کیا اور بچہ قیدیوں کو فراہم کی جا رہی سہولیات کا جائزہ لیا، انہوں نے باؤنڈری وال کے کام کا بھی معائنہ کیا اور متعلقہ کو ضروری ہدایات دیں۔ اس موقع پر سی ڈی او مسز نشا گریوال، چیف جوڈیشل مجسٹریٹ مسز اسماء سلطانہ، ایڈیشنل سول جج (سینئر ڈویژن) مسز ارچنا سنگھ، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی بلند شہر کے سکریٹری وکاس چودھری، پرنسپل مجسٹریٹ جووینائل جسٹس بورڈ نو دیتا سنگھ فرسٹ، ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر جے پرکاش یادو، ایگزیکٹو انجینئر پی ڈبلیو ڈی راہل شرما، جیل سپرنٹنڈنٹ رمیش یادو موجود تھے۔

طلباء ملک کا مستقبل ہیں اور ان کا مستقبل سنوارنا ہماری ذمہ داری ہے: قدیم عالم

سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت 'میرے سپنوں کا بھارت' موضوع پر پینٹنگ مقابلے کا انعقاد

بلند شہر 18 ستمبر (پریس ریلیز) سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت "میرے سپنوں کا بھارت" موضوع پر چڑاوک گاؤں کے اپر پرائمری اسکول میں طلباء کے ذریعہ ایک پینٹنگ مقابلہ منعقد کیا گیا۔ طلباء نے مختلف پینٹنگز کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ طلباء ہمارے ملک کا مستقبل ہیں۔ ان کا مستقبل سنوارنا ہماری ذمہ داری ہے۔ مذکورہ جذبات کا اظہار بی جے پی اقلیتی مورچہ مغربی اتر پردیش کے نائب صدر اقدیم عالم (ایڈووکیٹ) نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش پر چلائے جا رہے سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت طلباء کو اعزاز دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قومی اور ریاستی حکومتیں پرائمری اور ہائیر سیکنڈری اسکولوں میں ایل بی ڈی لیب، آئی سی ٹی لیب، ڈیجیٹل لائبریری، فلکیاتی لیب، وائی فائی، ڈش ٹی وی، سی سی ٹی وی کیمرے، دوربین، اسمارٹ بورڈ اور سائنس لائبریری جیسی سہولیات فراہم کر رہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نے ملک کے طلباء کے مستقبل کو سنوارنے کے لیے متعدد اسکیمیں شروع کی ہیں، جنہیں یوگی حکومت مؤثر طریقے سے نافذ کر رہی ہے۔

این سی آر کی فضائی آلودگی کم کرنے کو یوگی حکومت کا بڑا منصوبہ

دھول کی صفائی مشینوں سے، پرانی گاڑیوں اور صنعتی اخراج پر بھی توجہ

لکھنؤ۔لکھنؤ میں فضائی معیار کے انتظام کو لے کر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر ماحولیات بھوپیندر یادو کی میٹنگ ہوئی۔ این سی آر کے آٹھ اضلاع میں آلودگی روکنے کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ دھول کی مشینی صفائی، پرانی گاڑیوں، الیکٹرک بسوں، صنعتی اخراج اور کچرے کے انتظام کو لے کر ایکشن پلان تیار کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر ماحولیات، جنگلات و موسمیاتی تبدیلی بھوپیندر یادو نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر فضائی معیار کے انتظام کو لے کر اعلیٰ سطحی میٹنگ کی۔ اس میں اتر پردیش کے این سی آر سے وابستہ نوئیڈا، ہاپوڑ، غازی آباد، میرٹھ اور بلند شہر سمیت آٹھ اضلاع میں فضائی آلودگی کی روک تھام کے اقدامات اور ایکشن پلان کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر بھوپیندر یادو نے بتایا کہ گاڑیوں سے ہونے والی آلودگی کے تحت پرانی گاڑیوں، نئی ای وی پالیسی، الیکٹرک بسوں، آلودگی سرٹیفکیٹ کی لازمی شرط اور ایگریگیٹر گاڑیوں سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ صنعتی آلودگی کے جائزے کے دوران بتایا گیا کہ تقریباً 80 فیصد صنعتوں میں اوسی ای ایم ایس (آن لائن مسلسل اخراج نگرانی نظام) اور ایئر پالیوشن ڈیوائسز نصب کیے گئے ہیں۔ باقی صنعتوں میں بھی انہیں نافذ کرنے کی کارروائی یقینی بنائی جا رہی ہے۔ مرکزی وزیر نے بتایا کہ میٹنگ میں دھول کی آلودگی پر مشینی اور ڈیپ کلیننگ کے ایکشن پلان پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اور کنسٹرکشن اینڈ ڈیمولیشن ویسٹ مینجمنٹ رولز کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے مختلف محکموں اور متعلقہ فریقوں کے ساتھ مشاورتی پروگرام چلانے پر بھی اتفاق ہوا ہے۔ این سی اے پی کے تحت ملک کے 130 شہروں کے صاف ہوا سروے میں لکھنؤ نے پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ آگرہ سمیت ریاست کے دیگر شہروں کی کارکردگی بھی قابل تعریف رہی ہے۔ مرکزی وزیر نے 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت ہدف سے زیادہ شجرکاری کے لیے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو مبارکباد دی۔ انہوں نے بتایا کہ ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی اور دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے بعد وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے۔ اب راجستھان اور پنجاب کے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ بھی میٹنگ کر کے آلودگی پر قابو پانے کی کوششوں کو آگے بڑھایا جائے گا۔ پرالی کے انتظام کو لے کر ریاستوں کے وزرائے زراعت کے ساتھ مرکزی زراعت کی وزارت کی سطح پر بھی تال میل کیا جا رہا ہے۔ این سی آر میں فضائی آلودگی پر قابو پانے کو لے کر گزشتہ دسمبر سے اب تک 30 سے زیادہ میٹنگیں ہو چکی ہیں۔ 63 چھوٹے شہروں کے مقامی اداروں اور عوامی نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کر کے نوڈل افسر مقرر کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ اس مہم کو کامیاب بنانے میں عوام کے تعاون اور میڈیا کی بیداری کا بھی اہم کردار ہے۔ اس میٹنگ میں فضائی معیار انتظام کمیشن کے چیئر مین راجیش ورما اور اتر پردیش کے مختلف محکموں کے اعلیٰ افسران بھی موجود رہے۔

جانوروں کی بیماری پر قابو پانے کی اسکیم کے لیے 235 کروڑ منظور

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ اتر پردیش کی حکومت نے رواں مالی سال میں ریاست میں درج فہرست ذاتوں کے لیے خصوصی جزوی منصوبے کے تحت جانوروں کی بیماری پر قابو پانے کی اسکیم کے لیے 2352250000 کی رقم کو منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اینمل ہسبنڈری نے ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا ہے اور ڈائریکٹر آف ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ، اینیمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ کو اس اسکیم سے متعلق ضروری ہدایات فراہم کی ہیں۔ یہ اسکیم 60 فیصد مرکزی اور 40 فیصد ریاستی فنڈ ڈ ہے۔ حکومتی حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ ڈائریکٹر، ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ، اینیمل ہسبنڈری ڈپارٹمنٹ، مرکزی اسپانسر شدہ اسکیموں کے بارے میں حکومت ہند کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کیے گئے سرکاری احکامات/رہنمائی خطوط کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار ہوں گے۔ منظور شدہ فنڈز ریاستی حکومت اور حکومت ہند کے منظور کردہ ایکشن پلان کے مطابق خرچ کیے جائیں گے، جبکہ اسکیم کے رہنما خطوط کی تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا۔ فنڈز صرف ان اشیاء پر خرچ کیے جائیں گے جن کے لیے فنڈز کی منظوری دی جا رہی ہے۔

ورنداون میں منی بس سروس کے نئے روٹ کے لیے حکومت کی منظوری

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ حکومت اتر پردیش کے ٹرانسپورٹ سیکشن 4 نے موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کے سیکشن 68 کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے آگرہ ڈویژن میں ایک نئے منی بس روٹ کو چلانے کی اطلاع دی ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق، ورنداون میں ملٹی لیول پارکنگ سے پریم مندر چوراہے تک 1.23 کلومیٹر کا منی بس روٹ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ راستہ بڑے مذہبی اور عوامی مقامات سے گزرے گا، جس میں ہرنی کنج چوراہا، ہنومان مندر چوراہا، رنگجی مندر، کاتیانی مندر، اٹلہ چونگی، 100 بستروں والا اسپتال، پانیگاؤں چوراہا، داروک پارکنگ، اور چیتنیا وہار کالونی شامل ہیں۔ اس نئی منی بس سروس کا آپریشن ورنداون آنے والے عقیدت مندوں، سیاحوں اور مقامی باشندوں کو آسان، محفوظ اور منظم عوامی نقل و حمل فراہم کرے گا۔ اس سے بڑے مذہبی مقامات کے درمیان رابطے کو بہتر بنانے اور ٹریفک کے انتظام کو مضبوط بنانے میں بھی مدد ملے گی۔ حکومت کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کی تعمیل کرتے ہوئے متعلقہ محکموں اور ٹرانسپورٹ افسران کو ضروری کارروائی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

یوپی آئی چارجز اور اسمارٹ اسکول منصوبے پر مایاوتی کی تنقید

حکومت سے عوامی فلاح اور بنیادی سہولیات پر توجہ دینے کا مطالبہ

لکھنؤ، 18 ستمبر (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی نے 15 اکتوبر سے نافذ ہونے والے نئے یو پی آئی چارجز اور اتر پردیش حکومت کے 14429 پرائمری اسکولوں کو اسمارٹ اسکول بنانے کے منصوبے پر حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی اور بے روزگاری سے دوچار عام لوگوں پر اضافی مالی بوجھ ڈالنے کے بجائے حکومت کو عوامی فلاح کی پالیسیوں پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ محترمہ مایاوتی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ پہلے یو پی آئی کے ذریعے ڈیجیٹل لین دین کو فروغ دینے کے بعد اب اس پر چارجز عائد کرنے کے نظام سے لوگوں میں بے چینی اور ناراضی پیدا ہونا فطری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو عوام پر اضافی مالی بوجھ ڈالنے والے نظام کو قبول کرنے سے پہلے اس کے اثرات پر غور کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ نئے ضابطے کے تحت 15 اکتوبر سے 2000 روپے سے زیادہ کے مخصوص کاروباری یو پی آئی لین دین پر 0.4 فیصد مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ (ایم ڈی آر) نافذ ہوگا۔ وزارت خزانہ کے مطابق یہ فیس صارفین سے نہیں لی جائے گی اور ذاتی سطح پر ہونے والے یو پی آئی لین دین کے ساتھ تقریباً 96 فیصد مرچنٹ لین دین اس چارجز سے مستثنیٰ رہیں گے۔ سرکاری وضاحت کے مطابق ایم ڈی آر حکومت یا این پی سی آئی کی جانب سے وصول کیا جانے والا ٹیکس یا فیس نہیں ہے بلکہ ادائیگی کے نظام سے وابستہ اداروں، بشمول بینکوں اور ادائیگی کی ایپ فراہم کرنے والوں، کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ ملک کی بڑی آبادی مہنگائی، غریبی اور بے روزگاری سے متاثر ہے۔ ایسے میں حکومت کی پالیسیاں ایسی ہونی چاہئیں جن سے عام لوگوں کو راحت ملے اور ان کی معاشی مشکلات کم ہوں۔ انہوں نے اتر پردیش حکومت کے 14429 پرائمری اسکولوں کو اسمارٹ اسکول بنانے کے منصوبے پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 300 کروڑ روپے کے اس منصوبے کے تحت بچوں کو ڈیجیٹل سہولیات فراہم کرنے سے پہلے اسکولوں میں بنیادی سہولیات یقینی بنائی جانی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکولوں میں بچوں کے سر پر چھت، بیٹھنے کے لیے بینچ اور کرسیاں، کتابیں، بیت الخلا، کھیل کا میدان اور صفائی ستھرائی جیسی بنیادی سہولیات مکمل طور پر دستیاب ہونی چاہئیں۔ مایاوتی نے حکومت سے اس پہل پر ہمدردانہ غور کرنے کا مطالبہ کیا۔ اتر پردیش کابینہ نے منگل کو 14429 پرائمری اسکولوں کو اسمارٹ اسکول کے طور پر تیار کرنے کی تجویز کو منظوری دی تھی۔ اس کے لیے 300 کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور ہر اسکول کے لیے تقریباً 2.07 لاکھ روپے کی رقم مقرر کی گئی ہے۔ منصوبے کے تحت انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی اور اطلاعات و مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی سہولیات فراہم کرنے کی بات کہی گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ گاؤں اسکیم کے تحت پانچ سڑکوں کے لیے 1.94 کروڑ جاری

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ اتر پردیش حکومت نے چیف منسٹر ولیج اسکیم کے تحت مختلف اضلاع میں پانچ سڑکوں پر منظور شدہ اور جاری کاموں کے لیے 19439000 کی بقیہ رقم جاری کی ہے۔ محکمہ تعمیرات عامہ نے اس سلسلے میں ضروری سرکاری حکم نامہ جاری کر دیا ہے۔ جاری کردہ سرکاری حکم نامے میں متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ مختص کردہ فنڈز معیارات اور وضاحتوں کے مطابق خرچ کیے جائیں اور اسے کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کام کو معیار کے ساتھ، مقررہ معیارات کے مطابق مکمل کیا جانا چاہیے، اور یہ کہ یوٹیلیٹی سرٹیفکیٹ اور تصاویر حکومت کو فراہم کی جائیں۔

آر ڈی ایس او میں ریلوے سروس ضابطۂ اخلاق اور مفادات کے ٹکراؤ پر تعاملی اجلاس

لکھنؤ۔ تین ماہ کی ستوکرتا بیداری مہم کے تحت، جو مرکزی ستوکرتا کمیشن (سی وی سی) کی رہنمائی میں 17 اگست سے 16 نومبر 2026 تک آر ڈی ایس او اور اس کی فیلڈ یونٹس میں چلائی جا رہی ہے، آر ڈی ایس او ستوکرتا کی جانب سے 18 ستمبر 2026 کو "ریلوے سروس ضابطۂ اخلاق اور مفادات کا ٹکراؤ" کے موضوع پر آف لائن-کم-آن لائن تعاملی اجلاس منعقد کیا گیا۔ آر ڈی ایس او کے ڈائریکٹر جنرل شری پربھاس دنسانا کی قیادت میں یہ تین ماہ کی مہم "پروبٹی فار پراسپیریٹی سچائی سے خوشحالی" کی وسیع تر تھیم کے تحت چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے تحت زیر التوا شکایات اور معاملات کے تصفیے، صلاحیت سازی، ڈیجیٹل اقدامات اور معاہدہ جاتی انتظام پر خصوصی توجہ مرکوز کی جا رہی ہے۔ اجلاس میں شری اجول آنند، آئی آر پی ایس، 2009 بیچ، مشرق وسطی ریلوے کی جانب سے ریلوے سروس (ضابطۂ اخلاق) کے اہم التزامات اور سرکاری امور میں مفادات کے ٹکراؤ کی شناخت اور اس کے مناسب حل کی اہمیت کے بارے میں شرکا کو بیدار کیا گیا۔ اجلاس میں آر ڈی ایس او کے دفاتر اور فیلڈ یونٹس کی جانب سے فعال شرکت رہی۔ 70 سے زائد افسران نے آف لائن، جبکہ 222 افسران و ملازمین نے آن لائن ذریعہ سے اجلاس میں شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر ایک تعاملی سوال و جواب کا اجلاس بھی منعقد کیا گیا، جس میں شرکا کی جانب سے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیے گئے۔ اجلاس کا اختتام سرکاری امور میں اخلاقی طرزِ عمل، شفافیت، غیر جانب داری، دیانت داری اور جواب دہی برقرار رکھنے پر زور دیتے ہوئے کیا گیا۔

کاکوری میں خاتون کے قتل کا 24 گھنٹے میں انکشاف، سابق شوہر گرفتار

لکھنؤ۔ کاکوری کے گوہراموٗ گاؤں میں گزشتہ جمعرات کو خاتون کے قتل کے معاملے میں پولیس نے محض 24 گھنٹے کے اندر ہی پوری گتھی سلجھا لی ہے۔ پولیس کے مطابق، اس واردات کے پیچھے مقتولہ کا اپنا سابق شوہر ہی تھا، جس نے اپنے نابالغ بیٹے کی مدد سے پوری سازش رچی تھی۔ گوہراموٗ کے رہنے والے پردیپ یادو نے پولیس کو دی گئی تحریر میں بتایا تھا کہ اس کی بیوی پریما دیوی (35) کا گلا ریت کر قتل کر دیا گیا ہے۔ اس تحریر کی بنیاد پر تھانہ کاکوری میں مقدمہ درج کر کے سیمراموٗ کے رہنے والے راجو یادو اور اس کے بیٹے رتیش کے خلاف قتل کا کیس درج کیا گیا۔ واقعے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے سینئر افسران نے خود جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور دو پولیس ٹیمیں تشکیل دے کر ملزمان کی تلاش شروع کروا دی۔ پولیس کے مطابق، موصولہ اطلاع پر ٹیم نے گزشتہ جمعرات کو گلریا کھیڑا گاؤں میں ایک مندر کے پیچھے سے ملزم راجو یادو (40) اور اس کے نابالغ بیٹے کو گرفتار کر لیا۔ پوچھ گچھ کے دوران راجو نے پولیس کو بتایا کہ پریما نے اسے دھوکا دے کر اپنے عاشق پردیپ یادو سے شادی کر لی تھی، جس سے سماج میں اس کی کافی بدنامی ہوئی اور لوگ اس پر طنز کرنے لگے تھے۔ اسی بات سے دلبرداشتہ ہو کر اس نے پریما کو سبق سکھانے کا ارادہ کر لیا۔ پولیس کے مطابق، راجو نے اپنے بیٹے کے موبائل سے پریما کو فون کر کے ملاقات کے بہانے گاؤں کے قریب نہر کی پٹری کے کنارے باغ کے پاس بلایا۔ وہاں پہنچتے ہی راجو اور اس کے بیٹے نے پریما کو پکڑ کر زمین پر گرا دیا اور بانکا نامی دھار دار ہتھیار سے اس کا گلا ریت کر قتل کر دیا۔ واردات کو انجام دینے کے بعد دونوں موقع سے فرار ہو گئے تھے۔ پولیس ٹیم نے ملزم کی نشاندہی پر واردات میں استعمال کیا گیا ہتھیار بانکا بھی برآمد کر لیا ہے۔ ابتدا میں قتل کی دفعہ کے تحت درج معاملے میں اب مشترکہ نیت سے متعلق دفعہ کے ساتھ ساتھ غیر قانونی ہتھیار رکھنے سے متعلق آرمس ایکٹ کی دفعات بھی بڑھا دی گئی ہیں۔

پسماندہ طبقات کے حقوق کے علمبردار شیودیال چورسیہ کو خراجِ عقیدت

سماج وادی پارٹی نے برسی پر مختلف مقامات پر پروگرام منعقد کیے

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر لکھنؤ میں آج پسماندہ اور محروم طبقات کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والے بابو شیودیال سنگھ چورسیہ کی برسی منائی گئی۔ اس موقع پر دار الحکومت سمیت ریاست کے تمام اضلاع میں سماج وادی پارٹی کے ضلع اور عظیم شہری دفاتر میں بھی پروگرام منعقد کیے گئے۔ سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور سابق کابینی وزیر شری راجندر چودھری نے سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ شری اکھلیش یادو کی جانب سے مرحوم چورسیہ جی کی تصویر پر گل پوشی کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ بابو شیودیال سنگھ چورسیہ نے سائمن کمیشن کے سامنے پسماندہ طبقے کی رپورٹ پیش کی تھی اور آزادی کے بعد کاکا کالیلکر کمیشن کے رکن کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دی تھیں۔ اس موقع پر منیش جگن اگروال، قومی صدر، ٹریڈرس سیل، پردیپ جیسوال، ریاستی صدر، ٹریڈرس سیل، اور رام لکھن چورسیہ، سابق وزیر نے پھول چڑھا کر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ دیگر ساتھیوں میں وجے جیسوال، سورج پرکاش چورسیہ، سنجے یادو، اجے چورسیہ، سوربھ چورسیہ، ابھیشیک گپتا، روی ورما، آریان جیسوال، روی چورسیہ، ریتو گوئل، رام بابو چورسیہ، راہل چورسیہ، انیل نشاد، امیت چورسیہ، انوراگ چورسیہ، رام نریش چورسیہ، امن جیسوال، ستانش کیسروانی، ڈاکٹر محمد اعظم لاری اور ورکرانت اپادھیائے وغیرہ نے بھی عقیدت کے پھول نچھاور کر کے انہیں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ سابق رکنِ راجیہ سبھا شیودیال چورسیہ کی برسی سماج وادی پارٹی کے لکھنؤ عظیم شہری دفتر میں بھی منائی گئی۔ پروگرام کی صدارت لکھنؤ عظیم شہر کے صدر فاخر صدیقی نے کی، جبکہ نظامت لکھنؤ عظیم شہر کے جنرل سکریٹری گورو سنگھ یادو نے کی۔ پروگرام میں لکھنؤ کے صدر فاخر صدیقی سمیت رام نریش چورسیہ، پارشد، دیپک چورسیہ (مرحوم شیودیال چورسیہ کے پوتے)، ہریش چورسیہ، ریاستی سکریٹری، پسماندہ طبقہ، ویریندر کمار چورسیہ، رام جیون چورسیہ، پردیپ کنوجیا، سدھا جیسوار اور راج کمار موریہ، منیش شرما، اشوک چورسیہ، پنٹو چورسیہ وغیرہ نے ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام میں خصوصی طور پر ریاستی سکریٹری انیس احمد لاری، سینئر رہنما اپیندر کمار سنگھ، فرزان حیدر، عظیم شہر کے خزانچی راج ویر سنگھ، عظیم شہر کے نائب صدر ستیش راوت، گجیندر رمشرا، عظیم شہر کے سکریٹری نوینت تیواری، فیض صدیقی، صبیحہ سلطانہ، ارون یادو، محمد زبیر، عظیم شہر کی رکن شمشاد بیگم، عظیم شہر پسماندہ طبقہ سیل کے صدر جتیندر شرما، فوجی سیل کے سکریٹری رادھے شیام یادو، رونک تیواری، کلو خان، ہیمنت کمار پانڈے، ابھیشیک بھٹ، آکاش لودھی، پروین زیدی، اوم پرکاش ساہو وغیرہ سمیت بڑی تعداد میں کارکنان موجود رہے۔ سماج وادی پارٹی کے ضلع دفتر، 6 لاجپت رائے بھون، قیصر باغ، لکھنؤ میں سماج وادی نظریات کے حامل سابق رکنِ راجیہ سبھا شیودیال چورسیہ جی کی تصویر پر پھول چڑھا کر ان کی برسی منائی گئی۔ پروگرام کی صدارت ضلع صدر جے سنگھ 'جے نت' نے کی، جبکہ نظامت ضلع جنرل سکریٹری شبیر احمد خان نے کی۔ اس موقع پر سابق رکنِ اسمبلی گومتی یادو، راجندر یادو، سابق وزیر رام سنگھ رانا، ریاستی سکریٹری وجے سنگھ یادو، دنیش سنگھ، سابق ضلع پنچایت صدر وجے بہادر یادو، رنجیت یادو، پریتی تیواری، لیش ویر لودھی، اشوک 'ڈیو'، دیوی بخش سنگھ، ریاستی سکریٹری پسماندہ طبقہ سیل ہریش چورسیہ، بلاک پرمکھ اوشا سین، چیئرمین گنیش راوت، وجے یادو، متین صدیقی، مہیش چورسیہ، ضلع نائب صدر بچان سنگھ یادو، انیل پاسی، پارشد رام نریش چورسیہ، ضلع پنچایت رکن ارون راوت، پرویش یادو، دیپک چورسیہ، سوربھ چورسیہ 'رنگیلا'، برج راج موہن یادو، گووند یادو، تری بھون سنگھ، دیپک دیپ چورسیہ، شیوم 'گولو'، مہیش چورسیہ سمیت دیگر پارٹی کارکنان موجود رہے۔

یوپی ایس ایس ایس سی امیدواروں کی ویٹنگ لسٹ کی مانگ جائز: اکھلیش یادو

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ شری اکھلیش یادو نے یوپی ایس ایس ایس سی امیدواروں سے کہا کہ ملازمت کے لیے انتظار کرتے کرتے تھک چکے آپ سب بے روزگاروں کی یہ مانگ جائز ہے کہ یوپی ایس ایس ایس سی کی تمام بھرتیوں میں ویٹنگ لسٹ کا نظام نافذ کیا جانا چاہیے، تاکہ اگر کوئی منتخب امیدوار اپنی نشست چھوڑ دے تو اس کے بعد کسی دوسرے کو وہ نشست مل سکے۔ اس فیصلے سے لاکھوں امیدواروں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور بی جے پی پر 'مہا بے روزگاری' پھیلانے کا جو داغ لگا ہے، وہ بھی کچھ کم ہو سکتا ہے، لیکن بی جے پی حکومت یہ کام کبھی نہیں کرے گی، کیونکہ ملازمت بی جے پی کے ایجنڈے میں ہے ہی نہیں۔ شری اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ آپ سب نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی بے پناہ توانائی ملک کی تعمیر کے کام میں صرف ہونے کے بجائے، اپنے لیے کام، روزگار اور ملازمت حاصل کرنے کی فریاد اور دہائی دینے میں ضائع ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یوپی ایس ایس ایس سی کے آپ سبھی امیدواروں کی آواز میں اپنی آواز ملا کر آپ کی ہر مانگ کی حمایت میں ہر حال، ہر صورت میں آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہمیشہ کھڑے رہیں گے۔ ہم نئی حکومت بنانے پر اس مانگ کو پورا کرنے کے لیے پابندِ عہد ہیں۔ آپ سب نے اتنے سال جدوجہد کر کے دیکھ لیا ہے کہ بے حس اور سنگ دل بی جے پی والوں سے 'تکلیف' کے علاوہ اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ اب آپ بھی متاثرین کے زمرے میں شمار کیے جا رہے ہیں، اسی لیے آپ بھی پی ڈی اے ہی ہوئے، کیونکہ ہم ہمیشہ کہتے ہیں اور آج پھر کہہ رہے ہیں: جو متاثر، وہ پی ڈی اے۔ شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی جائے گی، تبھی ملازمت آئے گی۔ امیدوار کہیں: آج کا، نہیں چاہیے بی جے پی۔

سیلاب کے درمیان مودی کی سالگرہ پر اجے رائے کے سوال

یوپی آئی چارج، بے روزگاری اور ٹیکسوں پر بھی حکومت کو گھیرا

لکھنؤ۔ ریاستی کانگریس صدر اجے رائے نے سیلاب کی تباہ کاری کے درمیان وزیر اعظم نریندر مودی کی دھوم دھام سے سالگرہ منانے پر سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں دیے جلائے گئے اور سرکاری رقم برباد کی گئی۔ سیلاب کی تباہ کاری سے گاؤں کے گاؤں کٹ گئے ہیں اور ملک میں تباہی مچی ہوئی ہے۔ لوگوں کو کھانا، پانی اور دوا نہیں مل رہی اور مودی اپنی سالگرہ منا رہے ہیں۔ وزیر اعظم کے پارلیمانی حلقے وارانسی میں 500 موٹر سائیکلیں دی گئیں اور سودا کیا گیا کہ روزانہ موٹر سائیکل چلانے والوں کو 700 روپے دینے ہوں گے۔ پارٹی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے شری رائے نے کہا کہ ملک بھر میں کروڑوں دیے جلائے گئے۔ ایک دیا جلانے میں کم از کم 5 روپے خرچ ہوئے۔ کئی ویڈیوز وائرل ہیں، جن میں دیکھا جا سکتا ہے کہ جلائے گئے دیوں سے بچا ہوا تیل بچے جمع کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک ویڈیو دکھائی، جس میں ایک بچی کہہ رہی ہے کہ وہ اس سے رات کا کھانا بنائے گی۔ شری رائے نے کہا کہ وزیر اعظم کو شرم آنی چاہیے کہ بچوں کے گھروں میں کھانا پکانے کے لیے تیل نہیں ہے اور آپ سالگرہ پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ غریب لوگوں کے پاس دوا کے پیسے نہیں ہیں۔ درحقیقت آپ کو ان کے گھروں میں دیا جلانا چاہیے۔ انہوں نے مدھیہ پردیش میں زہریلی شراب سے بڑی تعداد میں لوگوں کی موت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہاں طویل عرصے سے بی جے پی کی حکومت ہے۔ اسے دیکھنا چاہیے۔ شری رائے نے یو پی آئی ادائیگی پر چارج کو وزیر اعظم کی سالگرہ کا تحفہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پہلے اسے مفت بتا کر عادت ڈالی گئی اور اب اس پر ٹیکس عائد کر دیا گیا۔ چھوٹی دکان سے لے کر ٹیکسی تک کیو آر کوڈ چل رہا ہے اور لوگ اسے ادائیگی کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اس ٹیکس سے عام اور غریب آدمی پوری طرح برباد ہو جائے گا۔ آمدنی میں اضافہ نہیں ہوا اور مرکزی حکومت ٹیکس پر ٹیکس لگاتی جا رہی ہے۔ انہوں نے حکومت کی جی ڈی پی نمو پر کہا کہ جی ڈی پی کہاں بڑھی؟ ملک و ریاست میں نہ روزگار ہے اور نہ ہی ملازمت۔ مودی حکومت نے ملک کو برباد کر دیا ہے۔ محنت کش لوگ محنت کر کے آگے بڑھتے تھے اب پریشان ہو رہے ہیں۔ اس لیے حکومت کو اسے واپس لینا چاہیے۔ پریس کانفرنس کے دوران ڈاکٹر سی۔ پی۔ رائے، میڈیا محکمہ کی وائس چیئرپرسن پریانکا گپتا، ترجمان سدھی شری، سچن راوت، امر حبیب اللہ سمیت دیگر عہدیداران موجود تھے۔

درجنوں افراد نے کانگریس کی رکنیت اختیار کی

لکھنؤ۔ کانگریس کی پالیسیوں میں اعتماد اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت پر بھروسے کا اظہار کرتے ہوئے مختلف اضلاع کے درجنوں افراد نے ریاستی صدر اجے رائے کے سامنے کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔ ریاستی ہیڈکوارٹر میں جوائننگ انچارج جتن شرما نے پارٹی میں شامل ہونے والوں کو باقاعدہ پارٹی کی رکنیت دلائی۔ پارٹی کی رکنیت حاصل کرنے والوں میں خاص طور پر ہردوئی کے گڈو، بھدوہی کے شمس الدعا، بہرائچ کے شیرے رضا اور عمران، بریلی کے شعیب رضا، یوسف، جالون کے شعبان، نعیم ایڈووکیٹ، توصیف خاں نے اپنے حامیوں سمیت کانگریس کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر اجے رائے نے کہا کہ ملک و ریاست میں بی جے پی کی عوام مخالف پالیسیوں سے ہر طبقہ پریشان ہے۔ یوگی حکومت عوام مخالف حکومت ہے، جسے عوامی مسائل سے کوئی مطلب نہیں۔ نظم و نسق پوری طرح تباہ ہو چکا ہے۔ کانگریس کا تیزی سے بڑھتا قافلہ 2027 کے انتخابات میں یقینی طور پر بی جے پی حکومت کو اقتدار سے بے دخل کرے گا۔

حج کمیٹی آف انڈیا نے حج 2027 کے لیے سرکلر-14 جاری کیا

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ حج 2027 کے لیے، حج کمیٹی آف انڈیا نے 2026/09/16 کو سرکلر 14 جاری کیا ہے، جس میں محرم زمرے میں خواتین کے لیے 500 نشستیں مختص کی گئی ہیں۔ وہ خواتین جو اپنے محرم کے ساتھ وقت پر پاسپورٹ جاری نہ ہونے جیسی وجوہات کی وجہ سے درخواست نہیں دے سکیں، اور جن کا محرم حج 2027 کے لیے منتخب کیا گیا ہے، وہ مذکورہ سہولت کے تحت اپنے محرم کے کور میں شامل ہونے کے لیے درخواست دے سکتی ہیں۔ ایسی خواتین درخواست گزاروں کے لیے ضروری رہنما اصول حسب ذیل ہیں: خاتون درخواست گزار کو پہلے حج کمیٹی یا حج گروپ آرگنائزر کے ذریعے حج نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ایسی خواتین کو حج کمیٹی آف انڈیا، ممبئی کی ویب سائٹ www.hajcommittee.gov پر آن لائن درخواست دینا ہوگی۔ آن لائن درخواستیں 23 ستمبر 2026 سے 7 اکتوبر 2026 تک قبول کی جائیں گی۔ آف لائن، ہاتھ سے لکھی یا ٹائپ شدہ درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ درخواست دہندہ کے پاس درخواست کی تاریخ سے پہلے جاری کردہ ایک درست مشین ریڈایبل پاسپورٹ ہونا چاہیے جو 31 دسمبر 2027 تک درست ہونا چاہیے۔ درخواست دیتے وقت، درخواست دہندہ کو اپنے پاسپورٹ کا پہلا اور آخری صفحہ، پاسپورٹ سائز کی تصویر، رہائشی پتہ کا ثبوت اور محرم کے ساتھ تعلق کا ثبوت اپ لوڈ کرنا ہوگا۔ پانچ سے زیادہ درخواستیں قبول نہیں کی جائیں گی بشمول وہ کور جس میں عورت درخواست دے رہی ہے۔ اگر سیٹوں کی تعداد 500 سے زیادہ ہے تو انتخاب ڈیجیٹل رینڈم سلیکشن (آن لائن لاٹری) کے ذریعے کیا جائے گا۔

ٹیکہ لگاتا تھا، لگاتا ہوں، اور آخری سانس تک لگاتا رہوں گا: ڈپٹی سی ایم کیشو

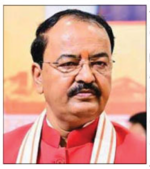

پریاگ راج: 18 ستمبر (پی این ایس) نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ، جنہوں نے آفسیٹ پرنٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے ناردرن ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف پرنٹنگ ٹکنالوجی میں منعقدہ ایک تقریب میں شرکت کی، صحافیوں سے بات چیت میں اپوزیشن کے بیانات کا جواب دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش پر آشیرواد کا دیا جلانے کے بارے میں کانگریس قائدین کے تبصروں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک وزیر اعظم کو محبت اور نیک تمناؤں کی بارش کر رہا ہے۔ اگر کانگریس پارٹی یہ بات ہضم نہیں کر پا رہی ہے تو خدا انہیں عقل سلیم دے۔ انتخابی نشانات اور پارٹیوں کے تنازعہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کئی پارٹیاں بھی کانگریس پارٹی سے ناطہ توڑ چکی ہیں۔ پارٹی کی تقسیم یا انتخابی نشان کے حوالے سے تنازعہ کی صورت میں متعلقہ فریق کو الیکشن کمیشن کی ہدایت پر اپیل کرنے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کے پاس بی جے پی کے خلاف کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے سہارنپور مسجد واقعہ سے متعلق کسان لیڈر راکیش ٹکیت کے بیان پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے یو جی سی سے متعلق احتجاج سے متعلق ایک سوال کا جواب دیا۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو کے بجلی کے نظام پر سوال اٹھانے کے بارے میں نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ان کی حکومت تھی، اندھیرا تھا۔ آج، شہروں اور دیہاتوں میں، امیر اور غریب، ہر گھر میں بجلی دستیاب ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ لوگوں کو 16، 18 اور 24 گھنٹے بجلی تک رسائی حاصل ہے۔ ایس پی لیڈر اندرجیت سروج کے ان کے ٹیکہ لگانے پر تبصرہ کے بارے میں، کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر بولنے کے لیے آزاد ہیں۔ وہ پہلے بھی ٹیکہ لگاتے تھے، آج بھی لگاتے ہیں اور آئندہ بھی لگاتے رہیں گے۔ وہ سیاست میں آنے سے پہلے بھی ٹیکہ لگاتے تھے اور آخری سانس تک لگاتے رہیں گے۔

گورنمنٹ انٹر کالج نشاط گنج میں بچوں کے حقوق اور بچوں کے تحفظ سے متعلق قانونی بیداری پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ: 18 ستمبر۔ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی لکھنؤ نے آج گورنمنٹ انٹر کالج نشاط گنج میں بچوں کے حقوق اور بچوں کے لیے دوستانہ قانونی خدمات اور ان کے تحفظ کے بارے میں ایک بیداری پروگرام کا انعقاد ضلع جج اور چیئرمین مسٹر ملکھان سنگھ کی رہنمائی اور انچارج سکریٹری محترمہ شوبھا بھاٹی کی ہدایت پر کیا۔ پروگرام کی نظامت پیرالیگل رضا کار مسٹر دیارام موریہ نے کی۔ پی ای ایس مسٹر سوربھ پرتاپ سنگھ، پرنسپل مسز رینو مشرا، اساتذہ، اور 54 طلباء نے حصہ لیا۔ مسٹر دیارام موریہ نے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد طلباء میں ان کے قانونی اور آئینی حقوق، مفت قانونی امداد اور بچوں کے تحفظ کے قوانین کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ NALSA کی چائلڈ فرینڈلی لیگل سروسز اور چائلڈ پروٹیکشن اسکیم کی کلیدی دفعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔